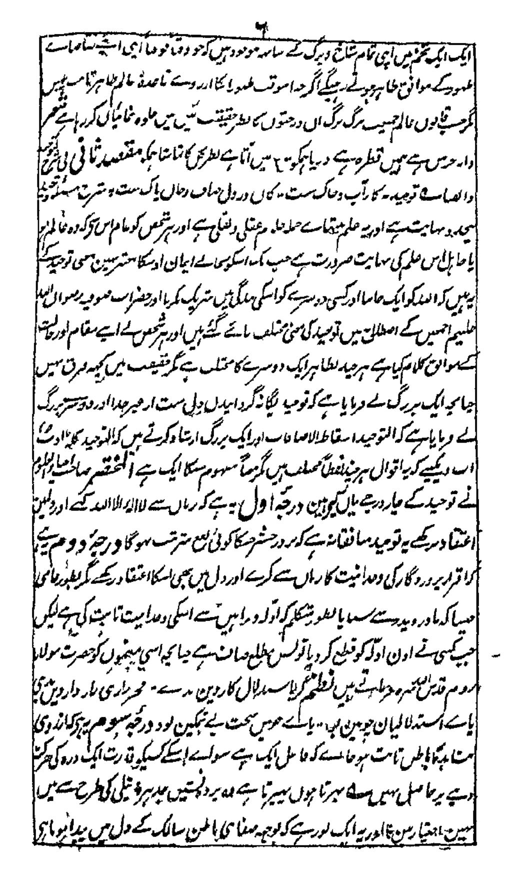
میری یہ التجا ہے کہ جو صاحب اسے ملاحظہ فرمائین مجھے بدعا سے مرنی و مدارج ایمان
اور اگر کہین نقص پائین بے تکلف پھر اصلاح قلم اوٹہائین مصرعہ کہ ہیچ نوع بشر خالی از خطا
اور اس کے مین نے چند مقاصد پر تقسیم کیا ہے **مقصد اول** در اثبات وحدت وجود یعنے
جملہ وجود واحد ہے کما قال اللہ تعالے شانہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن انہ بکل شئی علیم
جیسا کہ اس حدیث شریف سے بہی ثابت ہوتا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس
محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علے اللہ۔ اب سمجھنا چاہیے کہ بحکم شان اولیت
خدای قدیم سب سے اول ہے یعنی اسوقت وہ موجود تہا کہ جسوقت ظہور اس عالم ظاہر کا اوسکے
علم سے خارج ہوا تہا اور آخر سے یہ مراد ہے کہ جب یہ کائنات جو اوسکے دریاے قدرت کا ایک
قطرہ ہے واصل دریا ہوجائیگی تب بہی وہی باقی رہیگا اور والظاہر کے یہ معنی ہین کہ ظاہر ہونیوالا
بپردہ صفات ہے اور والباطن سے یہ مراد ہے کہ اپنی ذات کا چہپانے والا بصورت مخلوقات
ہے ایک بزرگ نے آیہ احسن کما احسن اللہ الیک کے تفسیر مین یہ بیان فرمایا ہے کہ جسطرح
اللہ صاحب نے آپکو چہپایا اور تمکو ظاہر کیا ہے اسیطرح تمکو ضرور و لازم ہے کہ تو خود فانی ہو
اور اوسکو ظاہر کر کیا مزے کی بات ہے کہ جب اول بہی وہی ہے اور جب کچہہ نرہیگا تب بہی
وہی رہیگا اور جو اب سب کچہہ موجود ہے اسوقت بہی وہ موجود ہے تو بس ثابت ہو گیا ہمارا
دعوی کہ سب کچہہ وہی ہے فاینما تولوا فثم وجہ اللہ واقعی کوئی زمانہ از منہ ثلاثہ میں اوس سے
خالی نتہا اور نہ ہے نرہیگا اور یہ جو اشیا ہماری نظر مین ہین اور آیندہ کو آئینگی اوسکے بیرنگ
کے یہ تبدل صور جلوہ نمائیان ہین کل یوم ہو فی شان **شعر** یک چراغ است درین بزم کہ از پرتو آن
ہر کجا می نگرم انجمنے ساختہ اند۔ جسطرح سے عالم کثرت کے لیے فاعل درکار ہے ویسے ہی
... بہی درکار ہے کیونکہ فاعل کا حاکم عدم محض نہین ہوسکتا بس وجود کسی
... ممکن کا بے قابل ممکن نہین اور یہ امر تسلیمی ہے کہ جب کچہہ نتہا تو وہی تہا تو اب جاننا
ہے کہ یہ سب کچہہ جو ظہور پذیر اوسکے حکم سے ہوا تو کس مادی سے بنا اور کہان سے آیا کوئی
... سوائے اوس ذات واجب کے تو موجود نہ تہی لامحالہ یہی کہنا پڑیگا کہ اصل ہر شئی کی وہی ہے
پس جب اصل ہر شئی کی وہی ٹہرا تو کوئی شئی غیر اللہ ثابت نہین ہوتی **شعر** بہر رنگی کہ خواہی جامہ میپوش

می پوستہ ہم ہمہ اندر قطرات ہامی شناسم رہا حق تا بیہ حدیث جسم و اتحاد وحدات
ملکے ہمہ معدن و حیوان و نبات ہمہ یک ذات صفات منقوح موادات ہ این کثرت وہمی شئون است
و صفات و الرحمٰن کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جسکی زبان پر یہ کلمہ حق جاری ہو سوا مذہب
آن گل جمال چہ رنگ بود دارد۔ کہ صرح ہر جیسے گفتگو ہے او دارد ہ اور کوئی لیس الیہا شیٔ
کہ جسکی ذات میں بحکم الاصول یسری الی الفروع یہ سب ساری ہو تو ظاہر با ہر کہ ہیست
عزیزم کہ کیست او۔ گوید کہ این رہمہ رقیم اسمائے ما است۔ مگر یہ جو ہماری سمجھ میں تیا
آتا اپنی فہم کا قصور ہے اور ان سب اولہ دلائل میں سے مصرح اور بشرح زیادہ محکم کلام
الملوک ملوک الکلام یہ کلام پاک ہے اللہ نور السموات والارض یہ نور ہو الظاہر و الطہور و الظاہر
ہو الوجود اب فرمائے کہ کون کہہ سکتا ہے کہ عالم جدا اللہ ہے کیونکہ نور کا حمل آیت میں ذات
حق پر ہے اور تاویلات کا باب مفتوح ہے ؛ دوسرا امر ہے اور مرتبہ تفصیل میں تفسیر
اس آیت کے اول من نورالحق ۰ الخلق کلہم من نوری حدیث سے ظاہر ہے لیکن اسکا
بڑا خیال رکھنا چاہیے کہ اوس ذات واحد نے جس مقام پر جس صورت مین تجلی فرمائی تو
وہاں پر اوسے نام سے پکار یا ہی فرض کر دیا ہے شعر در تلاطم موج ما است در قضا عدا بحر
در ترا کم ابر باشد در تقاطر ماستے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عالم کا نام عالم اسمائی ہے لہذا
ہر تجلی کا نام جدا گانہ ہے مگر حقیقت میں وہی ذات واحد ہے اور جب بحکم انا للہ وانا الیہ
راجعون ہر ذرات کائنات کو اپنی اصل کی طرف رجوع ہوگی تو پھر وہی عالم ہو ہی اور یہ امر
کچھ تعجب خیز نہیں ہے بلکہ اوس عالم اسباب خاکی میں جتنی چیزیں کہ ہماری نظر آتی ہیں جسکی اصل
خاک ہے کہ جسکا نام ارض اللہ ہے مثلاً آہن و سیم و زر و سنگ و چوب والماس و یاقوت ہر
صورتاً ایک دوسرے سے مختلف ہے بلکہ مزاج ہر ایک کا علیحدہ ہے مگر اصل دیکھی جسکی وہی خاک
ہو کہ جس سے ہار ہو یاراں لطیف الطبع کسقدر اجتناب کرتے ہیں کہ اگر کبھی ہوا سے گرد آگیں طینی
ہر تو فوراً آنکھ محفوظ میں مخفی ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہی تو ایک روز ہمارا فرش
استراحت ہوگا اور اسی کی طرف تو ایک روز ہماری رجعت ہوگی اور یہی تو ایک روز ہمارا مسکن ہوگا
لگی اور جس روز تمام امراء اتر ادبے گھر سے باہر کر دینگے یہی اپنی آغوش شفقت میں جگہ دیگا

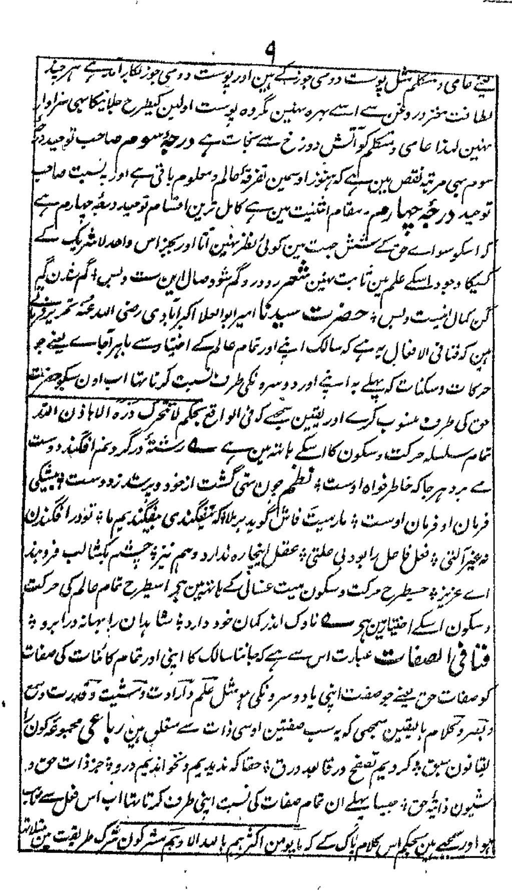
اور جب روز تمام احباب و اصحاب ترک صحبت و رفاقت کرینگے یہی دادر فاقت دیگی غرضکہ جب جو
چیز اس خاک کی آغوش شفقت مین آئی بعد چندے ہمہ تن خاک ہوگئی سونا ہو یا چاندی لعل ہو یا ہیرا
حیوان ہو یا انسان اسیطرح سے جب اس تمام کائنات کو رجعت اپنے اصل کی طرف ہوگی تو ہر ایک
اپنی صورت اصلی کو قبول کریگی لیکن حسب تقاضای عالم اسباب فرق مراتب ضرور ہے ع آن بردہ گمان کہ
صاحب تحقیقے * وانند ز معنت صدق ولیس حقیقے * ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد * گر حفظ مراتب نکنی زندیقے * قطرہ چو
از ابر بارد قطرہ خوانندش مہ * چون بہ بحر انداخت خود را نام او دریا شود * مثلاً انسان ارسرتا پا وجود واحد ہے
اور اسی وجود مجموعی پر اطلاق انسان کا ہوتا ہے پس اگر کوئی شخص مجرد گوشت یا ہڈی کو انسان کہنے لگے تو اسکو
اہل عقل دیوانہ کہینگے یا فرزانہ حالانکہ وہ گوشت و ہڈی کیا ہر سر موی بدن اور تمام اعضا عالم جمعیت
مین انسان تہا مگر اس صورت مین اب گوشت کو گوشت اور ہڈی کو ہڈی ہے کہینگے نہ انسان مثلاً
تخم کہ تمام شاخ و برگ و گل و ثمر سب وہی ہے مگر جب تک کہ عالم جمعیت مین ہے ہر چند شجر کا تخم ہے
سب ہے جب تک کہ عالم احدیت مین ہے جملہ برگ و شاخ و ثمر سب وہی ہے اور جب وہ تخم عالم احدیت
سے نزول کرکے عالم وحدت یعنی حقیقت محمدی مین پہونچا یعنی تخم نے بمدد قوت نامیہ کہ جسکو جذب
عشق کہہ سکتے ہین نمو اختیار کیا اور شاخ اوس سے ظاہر ہوئی تو اب کوئی دانشمند اوس شاخ کو تخم نہین
کہہ سکتا اور جب یہ تخم کہ بشکل عالم وحدت مین اگر بصورت شاخ جلوہ گری کی ہے نزول کرکے تمام
واحدیت مین ظہور کیا تو نام اپنا برگ قرار دیا اب اس مقام پر کوئی برگ کو شاخ نہین کہہ سکتا حالانکہ
از روے حقیقت شاخ و برگ دونون تخم ہی ہین مگر چونکہ قاعدہ قدرت مقرر کردیا گیا ہے کہ حکم
صورت پر کیا جاے لہذا وہان پر شاخ نام ہوا اور یہان پر برگ پہر جب اسی تخم نے عالم واحدیت
سے نزول رابع کیا اور قدم ناز عالم ارواح مین رکہا تو یہان باسم گل مسمی ہوا اب بظاہر بحکم
قانون عالم اسما کوئی ذی شعور گل کو تخم یا برگ نہین کہہ سکتا مگر اسمین بہی شک نہین کہ یہ امر تسلیمی ہے
کہ حقیقتاً کل موجودات وجود واحد ہے گو صورتاً فرق بین ہے لیکن ہر مقام پر یہ امر بہی مان لیا
گیا ہے کہ حکم صورت ہی پر ہوگا شعر آدمی را بچشم حال نگر * از خیال بدی ودی بگذر * اب جو اُس
تخم نے عالم ارواح سے عالم مثال مین ظہور فرمایا تو بصورت ثمر جلوہ گری کے اب وہ ثمر کہ جسمین
صدہا تخم مندرج ہین بحیثیت حقیقت دیکھئے تو ایک دوسری کائنات ہے اور ایسے ایسے ہزارہا درخت



ایک ایک تخم میں اپنی تمام شاخ و برگ کے ساتھ موجود ہیں کہ جو وقتاً فوقتاً اپنی اپنے سامان
نمود کے موافق ظاہر ہوتے رہینگے اگرچہ اوس وقت نمود اونکا از روے قاعدۂ عالم ظاہر نہیں ہے پس
لیکن حسب قانون عالم حسب برگ برگ ان درختوں کا نظر حقیقت میں ہمہ اوست نمایاں کر رہا ہے **شعر**
دل ہر قطرہ ہے دریا ہمکو جزو میں آتا ہے نظر کل کا تماشا جبکہ **مقصد ثانی** بیچ شرح توحید
والصفات توحید۔ کار آب و خاک نیست۔ کار دل در دل صاف رحمان پاک ست و شرح مسئلۂ توحید
بہت نہایت ہے اور یہ علم مثل سائر علوم عقلی و نقلی ہے اور ہر شخص کو عام اس سے کہ وہ عالم ہو
یا جاہل اس علم کی نہایت ضرورت ہے جب تک اسکو سمجھے ایمان اوسکا معتبر نہیں معنی توحید کے
یہ ہیں کہ اللہ کو ایک جانا اور کسی دوسرے کو اسکی مالکی میں شریک نکرنا اور حضرات صوفیہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے اصطلاح میں توحید کی معنی مختلف بیان کئے گئے ہیں اور ہر شخص نے اپنے مقام اور حالت
کے موافق کلام کیا ہے ہرچند بظاہر ایک دوسرے کا مخالف ہے مگر حقیقت میں کچھ فرق نہیں
چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ توحید یگانہ گردانیدن دل ست از غیر جدا اور دوسرے بزرگ
نے فرمایا ہے کہ التوحید اسقاط الاضافات اور ایک بزرگ ارشاد کرتے ہیں کہ التوحید کلہ حادث
اب دیکھیے کہ یہ اقوال ہرچند لفظاً مختلف ہیں مگر معناً مفہوم سبکا ایک ہے **الغرض** صاحب احیاء العلوم
نے توحید کے چار درجے بیان کیے ہیں **درجۂ اول** یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہے اور دل مین
اعتقاد نرکھے یہ توحید منافقانہ ہے کہ روز حشر جسکا کوئی نفع مترتب ہوگا **درجۂ دوم** یہ ہے
کہ اقرار پروردگار کی وحدانیت کا زبان سے کرے اور دل میں بھی اسکا اعتقاد رکھے مگر بطور عامی
جیسا کہ ماں باپ وغیرہ سے سنا یا بطور متکلم کہ اوس دلائل سے اسکی وحدانیت ثابت کی ہے لیکن
جب کسی نے اون دلائل کو قطع کر دیا تو بس مطلع صاف ہے چنانچہ اسی مضمون کو حضرت مولانا
روم قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں **نظم** گر باستدلال کار دین بدے۔ فخر رازی راز دار دین بدے
پاے استدلالیان چوبین بود۔ پاے چوبین سخت بے تمکین بود **درجۂ سوم** یہ ہے کہ انوار
مشاہدہ باطن ثابت ہو جاوے کہ فاعل ایک ہے سوا اسکے کسیکو قدرت ایک ذرہ کی حرکت
دینے پر حاصل نہیں ہے جو ہوتا ہے وہ ہوتا ہے وہ یہ دیکھتیں جیسے کٹھ پتلی کی طرح سے میں
نہیں اختیار نہیں ہے اور یہ ایک نور ہے کہ بوجہ صفائی باطن سالک کے دل میں پیدا ہوتا ہے

اور یہ مثل متقدمین اور متکلمین کی نہین ہے مقلد کی مثال یہ ہے کہ باپ دادا سے سن لیا ہے کہ اسی
مکان مین فلان خواجہ رہتا ہے بس اسی پر قناعت ہے متکلم کی یہ مثال ہے کہ چونکہ غلام اور
اسپ خواجہ کا دروازہ پر دیکھا ہے اس دلیل سے جانتا ہے کہ خواجہ اس مکان مین ہے مگر عدم
رویت خواجہ مین دونون برابر ہین اور مثال عارف کے یہی کہ وہ خواجہ کو مکان کے اندر جا کر
مشاہدہ کیا ہے لہذا یہ خواجہ کو پہچانتا ہے اسی وجہ سے نام اسکا عارف ہے مگر فرق آئین اٰہی
کہ ہنوز لفظ عارف و معروف درمیان مین ہے رباعی اکبر کیسا معروف اور کیسا مجہول ؛
کیا چیز ہے دال اور کیا شے مدلول ؛ جب تک ہے سو وہ ہے اور جو وہ ہے سو تو مین حرف صحیح چھوڑ
علت معلول ؛ درجہ چہارم رباعی در بحر فنا گداختم چون نمک ؛ نے کفر نہ ایمان نہ یقین ماند
نہ شک ؛ اندر دل من ستارہ پیدا شد ؛ گم گشت درو ستارہ ہفت فلک ؛ توحید درجہ چہارم
یہ ہے کہ اسقدر لمعات تجلیات ربانی بوارق انوارات سبحانی سالک کے نظر مین جلوہ گر ہون کہ
تمام کائنات اور بالکل ذرات وجود اسکی نظر سے پوشیدہ ہو جائین جیسے کہ ذرے یا ستارے فروغ
نور آفتاب سے نامعلوم ہو جاتے ہین اور سوا ے خورشید تابان کے کچھ نظر نہین آتا حالانکہ وجود
ذرون اور ستارون کا علی حالہ موجود رہتا ہے مگر آفتاب کے سامنے ناپیدا ہے نظم دیدہ باشی
کہ در باغ و راغ ؛ بتابد بہ شب کرمکی چون چراغ ؛ یکی گفتش اے کرمک شب فروز ؛ چہ بودت کہ
بیرون نیائے بروز ؛ ببین کاتشین کرمک خاکزاد ؛ جواب از سر روشنائی چہ داد ؛ کہ من روز و شب
جز بصحرا نیم ؛ و لے پیش خورشید پیدا نیم ؛ فی الواقع کرمک شب تاب کہ جسکو ہماری زبان مین جگنو
کہتے ہین روز و شب موجود ہے مگر روز روشن کو بوجہ غلبہ نور آفتاب اوسکا وجود عدم معلوم ہوتا ہے
نہ یہ کہ وہ کرمک شب تاب آفتاب ہو گیا ہو یا یہ کہ آفتاب کرمک شب تاب ہو گیا ہو اسطرح سے
بوقت طلوع نیر تجلیات الہی اوصاف بشریت متوارے و نامعلوم ہو جاتے ہین نہ یہ کہ
بندہ خدا ہو جاتا ہے یا خدا بندہ ہو جاتا ہے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا مثال دیگر یا جیسے
کہ کسی آدمی پر تسلط پری کا ہو جاتا ہے اور فرض کرو وہ آدمی مطلق جاہل ہے اور زبان عربی یا فارسی
مین بفصاحت تمام گفتگو کرنے لگے بے شبہ دیکھنے والون کو کمال حیرت ہوگی کیونکہ کلام عرب
یا عجم اوسی خلاف عادت پر سرزد ہوا ہے لیکن کوئی تعجب کی جگہ نہین ہے کہ اسوقت اوس کی صفات

حضرت صمدیہ اور صفت اوسی چیز کی ہر جگہ دیکھیے تو وجود شخصی اسکا اپنی حالت پر ہے اور روے
صفات اسپر حکم بری کا ہوسکتا ہے۔ اور روے ذات لفظ ہم چوں ۔ ی حالت تو دیسرا آدمی ہم سو
اروے صفات مردمی۔ چوں بری را ایمیں قانون بود۔ خالق خود آں بری لیس چوں تو دل مثال
سوم مثلاً آہن کو آگ میں ڈالکر سرخ کیا واقعی آہن تو آگ سے باہر آیا تو تا سر آگ اوسکی اثر ایں
سرایت کی ہوئی ہے اب گویا ایسا سمجھنا چاہیے کہ اسوقت یا آہن مہش آتش سوزندہ ہے کہ جو کام
آگ کا ہے وہ یہ کرسکتا ہے اب اگر آہن سے صداے انا النار بلند ہو تو بجا ہے کیونکہ اسوقت
آہن حلیہ آگ کا ہے اور آگ آہن کے مستلف ہے حلیہ کو اپنی مستلف کے ساتھ نسبت اتحاد ہے
مگر لفظ خلیفہ مستلف ہی چاہتا ہے کہ خلیفہ کے درمیان میں کوئی سر عظیم واقع ہے کہ جسکا اسم
ذات اتحاد جسیم ہے شعر قلم لنگ سیاہی ریزہ کاغذ سوز دم درکش۔ حسن ایں قصہ عشق ا
در دفتر نمی گنجد ۔ نظم مبیں توحید او حیہ کسہ چہ بود ست ﴿ ہمہ ہیچ اند ہیچ اوست کہ اوست۔ کسے بود یا
رہا جانا ماندہ ۔ س و تو رفتہ و خدا ماند ﴿ دیکھو جب تو آئینہ دیکھتا ہے آئینہ نظر نہیں آتا
کیونکہ تو ہمہ تن مستغرق اپنے نظارہ جمال کا ہے حالانکہ آئینہ موجود ہے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا
کہ آئینہ عکس میں فنا ہوگیا یا یہ کہ وہ عکس سراسر آئینہ بنگیا ہو مگر دیکھیا قدرت کا معتقد و رتہیں
بلا تفاوت اسیطرح اس عالم میں مقرر کردیا گیا ہے حضرات صوفیہ کے یہاں نام اسکا
فناے توحید ہے صاحب احیاء العلوم ۔ مثال توحید اربع کی یوں تحریر فرماتے ہیں
کہ مثال اسکی عالم محسوسات میں جو رتبہ ہے یعنی توحید منافقانہ ۔ مشابہ ہے پوست اول کے
جوز سے کہ اگر کوئی اسے کھاے تو تلخ بدمزہ ہو اور اگر معدہ میں موج جاے تو سوزش معدہ پیدا کرے
اور اگر جلائیں تو بدبو ہو اور دھواں اوسکا آگ کو بجھادے اور اگر اسکو مکان میں رکھیں تو معتاد کرے
جگہ روکے مگر جوز کو اسیقدر فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک وہ لب اوسکے محفوظ رہسکتا ہے
اسیطرح صاحب توحید منافقانہ اس عالم میں اپنی گردن کو تیغ اہل اسلام سے بچا سکتا ہے
مگر جب یہ قالب فنا ہوگیا اور جان باقی ہی تو اب وہ توحید کچھ فائدہ نہیں دیسکتی جیسے کہ
پوست اول جوز بعد خشک ہونے کے سواے جلانے کے اور کسی کام کا نہیں صاحب
توحید منافقانہ بھی بجز آتش دوزخ کے اور کسی مقام کا سزاوار نہین اور صاحب توحید ثانی



یعنے عامی و متکلم مثل پوست دوسری جوز کے ہین اور پوست دوسری جوز لکہا ہے ہر چند
لطافت مغز در وغن سے اسے بہرہ نہین مگر وہ پوست اولین کیطرح جلانیکا بہی سزاوار
نہین لہذا عامی و متکلم کو آتش دوزخ سے نجات ہے **درجۂ سوم** صاحب توحید درجۂ
سوم بہی مرتبۂ نقص ہین ہے کہ ہنوز اوسمین تفرقہ کالم و معلوم باقی ہے اور یہ نسبت صاحب
توحید **درجۂ چہارم** مقام اثنینیت ہین ہے کامل ترین اقسام توحید درجۂ چہارم ہے
کہ اسکو سواے حق کے شش جہت مین کوئی نظر نہین آتا اور بجز اس واحد لاشریک کے
کسیکا وجود اسکے علم مین ثابت نہین **شعر** رو در وگم شو وصال این ست و بس + گم شدن گم
کن کمال انیست و بس + **حضرت سیدنا** امیر ابو العلا اکبر آبادی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے
ہین کہ فنافی الافعال یہ ہے کہ سالک اپنے اور تمام عالم کے اختیار سے باہر آجاے یعنے جو
حرکات و سکنات کہ پہلے یہ اپنے اور دوسرونکی طرف نسبت کرتا تہا اب اون سکو حضرت
حق کی طرف منسوب کرے اور یقین سمجھے کہ فی الواقع بحکم لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ
تمام سلسلہ حرکت و سکون کا اسکے ہاتہ مین ہے ے رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست + **نظم** چون ستی گشت از خود و پیدا زدوست + پیشگی
فرمان او فرمان اوست + مارمیت اذ رمیت فاش گو بد ہر بلا کہ تیغ گندی بفگندیم ما + تو دران افگندن
نہ غیر آلتی + فعل فاعل را بود بی علتی + عقل اینجا رہ ندارد وہم نیز + چشم بکشا لب فرو بند
اے عزیز + جسطرح حرکت و سکون میت غسال کے ہاتہ مین ہی اسیطرح تمام عالم کی حرکت
و سکون اسکے اختیار مین ہی ے ناوک اندر کمان خود دارد + شاہدان را بہانہ در ابرو +
فنافی الصفات عبارت اس سے ہے کہ جاننا سالک کا اپنی اور تمام کائنات کی صفات
کو صفات حق یعنے جو صفت اپنی یا دوسرونکی ہو مثل علم و ارادت و مشیت و قدرت و سمع
و بصر و کلام بالیقین سمجہی کہ یہ سب صفتین اوسی ذات سے متعلق ہین **رباعی** محبوبہ کون را
لقانون سبق + کردیم تصفح ورقا بعد ورق + حقا کہ ندیدیم و نخواندیم دروہ + جز ذات حق و
شئون ذاتیہ حق + جیسا پہلے ان تمام صفات کی نسبت اپنی طرف کرتا تہا اب اس فعل سے تائب
ہو اور سمجہے ہین بحکم اس کلام پاک کے کہ ما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون شرک طریقت مین مبتلا تہا

اور اب ان جملہ صفات کو اس جامع جمیع اسماء و صفات کی طرف منسوب کرے کہ ایمان اس مقام
یہی ہے ع یکو گوی یکو گفت است بالذات - کہ التوحید اسقاط الاضافات **رباعی** ای دل
دل بو ہزار اشکال رہے مشکل ستود آسودہ ترا دل نرہے - چون تنزیہ کو دل است حاصل رہے دل را
سکیے سیار و گسل رہے **فنا فی الذات** اسے کہتے ہیں کہ باتفاق تلامذہ سالک کہ یہ امر ثابت ہوجائے
کہ میری ذات اور تمام عالم کی ذات عین ذات حق ہے اور اس سے پہلے جانتا تھا کہ میں میں ہوں
اور عالم عالم ہے اب اس ظلمت سے توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو اور سمجھے کہ یہ سب حق ہے کہ حضرت
حبیب المعرفت نے مرتبہ اطلاق سے نزول فرما کر ان صور مشہودہ اور اشکال مختلفہ میں تجلی فرمائی ہے
مہر رو ز الی ابد الاباد بحکم کل یوم ہو فی شان وہ ہر رنگ ایک نئے شان میں ہے اور جب اسی طرح
اس تصور کو کامل اور نصب العین کر لے تیا ملک کہ یہ صفت سالک کے ملکہ ہو جائے اور سوائے
اسکے کوئی موجود نظر نہ آئے **رباعی** ہر چہ بینی یار ہست اغیار نیست ٭ غیر او جز وہم و جز پندار نیست
از جمال ہو بسکہ جلوہ ہا ست ٭ لیک ہر کس قابل دیدار نیست ٭ تا وقتیکہ انسان کو بحکم من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ اپنا عرفان حاصل نہیں ہوتا عرفان خدا کا حاصل ہونا ممکن نہیں **رباعی**
اے بیخبر از معنی خود ہیچو کتاب ٭ در جلد تو آیات الٰہی بحجاب ٭ حق در تو نہان است و لے بیخبری ٭ چون
شیشہ کہ محروم شد از بوئے گلاب ٭ **المقصد الثالث فی معرفت الانسان رباعی**
گر شکوہ فتنہ ہست جہ کہ آن ست این ٭ ور دعوی ہستی ست ہمہ بہتان ہست این ٭ ای حضرت انسان
تحیر انجام خود را نشناختی چہ عرفان ست این ٭ مطابق حکم محکم آیۃ لقد خلقنا الانسان فی احسن
تقویم انسان اشرف المخلوقات و بنای تخلیق تمام کائنات سے ظہور عالم عالمیان اسی کے
ظہور پر منحصر تھا نور عصمت و طہارت جس ملائکہ پر اسی کیواسطے سے دیکھے چمکا یا گیا کسکو جوم ہی جان
پائی ملائکہ سے علم علم الادم عطا ہوا کسکے سے ہی ہے کے انکار سے فرشتہ مقرب منکر بارگاہ احدیت قرار پایا
کون مستحق خلافت حضرت باریتعالے ہوا کس صفوف ملائکہ میں سرکش منصب و سجود اور
کون جامع جمیع اسماء صفات حضرت حق ہے کون مظہر اسرار رب مطلق ہے کسکا ماستیہ طاعت
ملائکہ کے دوش پر رکھا گیا کسے خلعت الانسان سری و انا سرہ اوس مسند نشین اقلیم لاہوتکی
حضور سے پایا کسنے تاج سے بہائے لولاک لما خلقت الافلاک کا رب عرق مبارک فرمایا کسکی ذات

تو ذاتِ امام کے وقت رحمت عام ہوئی کسکا شوق دیدار اس خلوت نشین کنت کنزا کو کاشانۂ باطن
سے ہمہ تن صورت تمنا بناکر باہر کھینچ لایا کسکی تمنا سے وصال مین پروردگار نے اپنی خواہش کو
بصورت بابات بناکر زیور شوق و اشتیاق سے آراستہ کرکے تحفۂ پیشکش کیا کسکے گنجینۂ قلب کو
گوہر اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی سے مملو کیا اگر فرع کو اپنے اصل سے دوئی اور غیریت نہین
تو والشمس وضحیٰ میں قسم بالسر وہ ہم مین حقیقتاً مبالغہ ہماری نعت وثنا مین کیا جاسکے بجا ہے اور حقیقی
تعلیمان ہم کرین حق تو یہ ہے کہ ہمکو زیبا ہے بس جسنے اسکو نہ پہچانا وہ کل سے محجوب رہا واضح ہو
کہ انسان کامل حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہے کیونکہ حضرت حق جل وعلا فرماتا
ہے کہ انسان کو ہمنے نیک ساعت مین پیدا کیا اور خاصیت نیک ساعت کی یہ ہے کہ جو چیز اس ساعت
مین بنائی جاسے تمامت عیوب سے بری اور حسن سے مملو ہو پس اگر آدم کیطرف یہ نسبت کیجاتی ہے
تو حقہ گندم نے پہلی بسم اللہ غلط کردی وہ جو تمام حسن ہوا در عیوب سے بری ہو آدم اسکے
سزاوار نہین ہوسکتے مگر بچشم غور دیکھیے تو سوائے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور کوئی پایا نہین جاتا اور یہ شان صمدیت اور کسی مین نظر نہین آتی ہے تو با این جمال وخوبی سطور
اگر خرامی بنواز سنے بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی * اپنی ادراک کا سر تو اسی طرف جھکتا اور بندہ تو
اسی آستانہ پر سجدہ کرتا ہے سے شبنم سجدہ مشتاق جنابی * کہ زو ہر ذرہ گرد آفتابی * اور مجازاً
تو ہر آدمی پر اطلاق انسان کا ہوسکتا ہے مثلاً جیسے ہر بادام تلخ وشیرین کو بادام کہتے ہین مگر
مطلوب ومرغوب بادام شیرین ہے نہ تلخ اور ایک قوم کا یہ بیان ہے کہ انسان روح سے
مراد ہے اور ایک گروہ کا یہ دعوی ہے کہ روح قالب کے اندر مستور ہے اسکو انسان نہین
کہہ سکتے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ روح وجسد دونون پر انسان کا اطلاق ہے جیسے
سرخ وسفید رنگ والے گھوڑے کو ابلق کہتے ہین اور ایک فریق کا یہ قول ہے یہ سب
دعوی دراصل ہین اس دلیل سے کہ اللہ تعالی نے خاک بیجان آدم کو بلفظ انسان خطاب کیا ہے
ہل اتی علی الانسان حین من الدہر اور ایک طبقہ صوفیہ کا یہ بیان ہے کہ انسان آکل
وشارب نہین اور محل تغیر نہین اسواسطے کہ سر الہی ہے اور یہ جسم اسکا طلسم ہے شعر اکبر ہو کسطرح
طلسم عناصر کا راز فاش * یہ پردہ وہ نہین جسے کوئی اٹھا سکے * نظم گنج در فقر است و کشتی در طلسم

آنست کہ آخر طلسم گنج جسم و گنج پائی چون طلسم از میش رفت ۔ ماں شتو دیدار جسم از میں رفت
لیدارا ان جان طلسم دیگر است ۔ عیب راجان تو جسم دیگر است ۔ بلب بدو را حرص در کری
میرمن ۔ گرچہ یک درہ ہمی پیرسی میرمن ۔ کس ندا ند کہ یک ذرہ تمام ۔ حیدرسی حیا گوئی ۔ اسلام
اور ایک طائفہ صوفیہ کی یہ تقریر ہے کہ اللہ تعالے نے سات چیزوں سے بدن انسان کی ترکیب دی
ہے اور قرآن پاک میں اسی وجود مجموعی کو انسان کہا ہے جیسا کہ حسب قول اصدق القائلین ارحاک ۔
عالم پاک ہر صورت انسانی پر مع اسکے مرکبات کے اطلاق انسان کا ہے پس ترکیب انسان کی مخصوص
کے نزدیک تین چیزوں سے ہے ایک روح دوسرا جسد تیسرا نفس اور آدمی نسخہ کل عالم کا ہے ۔
عالم نام دونوں جہان کا ہے اور وہ دونوں عالم انسان کی ذات میں موجود ہیں نمونہ اس جہان کا
آب و خاک و باد و آتش ہے جسکی ترکیب لحم اور خون اور صفرا اور سودا ہے اور نشان اوس جہان کا
بہشت و دوزخ و عرصات ہے جیسا کہ جان پر بسبب لطافت کے اطلاق بہشت کا ہے اور نفس پر
بوجہ آفات و وحشت کی دوزخ کا اور جسد پر عرصات کا نظم درین بحر حق کہ بحر اعظم است ۔ عالم
از ذرہ ذرہ عالم است ۔ کار عالم عبرت و حیرت است ۔ حیرت اندر حیرت اندر حیرت است ۔
ہیں اما یکدم میں آمدند ۔ عمرہا حال عمر و حیرت یافتند ۔ در رہ او ماسے و سر گم کردہ و پردہ در پردہ
در پردہ ۔ عقل تو چون در سر موے نسوخت ۔ ہر دو لب باید ز نرسیدن بدوخت ۔ گشتہ حیرت سلام
یکبارگی ۔ می بدانم چارہ جز بیچارگی حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ترکیب
انسانی دو چیزوں سے ہے ایک کالبد ظاہری کا اوسے تن کہتے ہیں ظاہر ہے کہ اوسکو آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں دوسرے چیز
معنی باطنی ہے کہ اوسی نفس و روح و دل و جان کہتے ہیں اور مشاہدہ اوسکا دیدہ باطن سے ہوتا ہے اور حقیقت انسانی اوسی سے
مراد ہے اور جو کچھ چیزیں سوا اوسکے ہیں سب اسکے خادم اور لشکر ہیں اور یہ دل جو پارہ گوشت ہے اور بائیں طرف سینہ کے
اوپر ان ہے کچھ حساب میں نہیں کہ وہ حیوان کو بھی دیا گیا ہے اور اوسکو چشم ظاہر سے دیکھ سکتے ہیں اور
یہ عالم شہادت کی چیزوں سے ہے اور جسکو ہم دل کہتے ہیں وہ اس عالم سے نہیں اور وہی بادشاہ
مملکت تن کا ہے اور وہی محل معرفت خدائے بیچون و بیچگون ہے اسی جگہ معنی عرفت ربہ
بیچون کی صادق آتی ہیں لیکن خود حضرت دلکی حقیقت سے تو بیچون و بیچگون ہے بیان دلکی حقیقت
کی استفسار کے وقت اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ قل الروح من امر ربی و یا اللہ صاحب کی

ذات مین اگر فکر کیجیے تو حضوریت سے حکم ہوتا ہے تفکروا فی صفاتہ ولا تفکروا فی ذاتہ ع شرح گوید بشنو
لیکن عشق گوید بنعرہ زن ع گر گویم مشکل وگر نگویم مشکل ۞ اب اگر حقیقت دل کی شرح اور صراحت
پوچھتے ہو کہ وہ کیا ہے اور صفت خاص اسکی کیا ہے تو سوا اسکے کہ شریعت رخصت نہین دیتی اور
کسی جواب سے گلو خلاصی ممکن نہین اور فی الواقع اسکے افشا مین خوف ہے طوفان بے تمیزی کا
خوب فرمایا ہے جس راہ رفتہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ التوحید کلہ ادب یا مر تو نہایت مرتبہ کا تسلیم کیا ہوا ہے
کہ اس زمانے کے لوگوں سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطرین اور نیتین نہایت مرتبہ مین رسا اور
خالص تہین سو انہین کو اللہ صاحب ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتا ہے کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی الخ ویا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم ۞ اور جو لوگ
کہ پہلے سے باادب تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال حقیقی کو دیکھکر مرتبہ عاشقی کا ایمان لائے
تہے انکو اللہ تعالے شانہ اپنے حبیب کی طرف سے انکی مدح سنا کر وعدہ اجر عظیم فرماتا ہے ان الذین یغضون
اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی لہم مغفرۃ واجر عظیم الحق کہ مسئلہ وحدت
الوجود کے حق ہونے مین کوئی شبہ نہین مگر کتمان مین اسکی بے انتہا مصلحتین ہین کہ اگر انکا بیان بیان
کیا جاے تو ایک اور کتاب مبسوط تیار ہوجاتی ہے الغرض حقیقت دل بیان سے باہر ہے اسیقدر
عام لوگون کو جاننا ضرور ہے کہ وہ بادشاہ ہے مملکت تن کا اور عجائبات دل کی کچھ انتہا نہین چونکہ وہ سب سے
زیادہ شریف ہے لہذا سب سے زیادہ عجیب ہی ہے اور اکثر خلق اس سے غافل ہین اعلموا یا قوم کہ شرف
دل کا دو وجہون سے ہے ایک بسبب علم کے اور دوسرا بوجہ قدرت کے جو شرف کہ بسبب علم کے
حاصل ہے اسکی دو قسمین ہین ایک وہ کہ ظاہری اور تمام خلق اسے جان سکتی ہے اور دوسرا وہ ہے کہ جو
مخفی اور پوشیدہ ہے اور ہر شخص اسے نہین جان سکتا لہذا وہ نہایت عزیز اور غریب ہے جو شرف
کہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ اوسی قوت تمام علوم اور صنعتون کے اکتساب کے ہے کہ انسان اوس قوت
کے ذریعے سے تمام صنائع اور بدائع کو جانے اور کل علوم کہ جو کتاب مبسوطہ مین مرقوم ہین
مثل ہندسہ وحساب وطب وحکمت ونجوم وعلم شریعت یعنی فقہ وتفسیر وحدیث وتصوف وغیرہم
کی پڑھ سکے باوجودیکہ وہ ایک جز یعنی دل ہے اور قسمت پذیر نہین مگر ان سب علوم اور فنون اور
صنائع وبدائع کی اسمین گنجائش ہے بلکہ تمام عالم اسمین اسطرح سے ہے جیسے بحر ناپید اکنار مین



ایک قطرہ منجملہ اس میں سماکتاں تری وسعت کو پاسکے نہ میری نگاہ ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے ۔ اور ایک نظر
میں ہی فکر عرش سماکے دریچہ سے اعلیٰ علیین سے لیکر تا تحت الثریٰ سیر کرتا ہے اور وہ کہ عالم ملک میں اور وہی عالم
اور جسمانی محسوس اور معمور کیا گیا ہے لیکن تمام آسمانوں کو مع تمام کواکب سیارہ کی مقدار اور تاثیرات بیان کر دیں بالکل
حیوانات دریائی اور صحرائی اور ہوائی کو اپنا مسخر کر لیا اور وہ عجائبات کہ جنکے دیکھنے سے ملائکہ علوی کو حیرت ہو جاتی ہے
اسکا ایک سے حقیقت تشکیل ہے غرضکہ یہ سب علوم واسکو حاصل ہیں الا استعمال انکا بہر حال بحکم ان کو حکم
سنائو اور آمرو اور ید اللہ لات کے حاشیہ کہتے ہیں جو کہ یہ حواس بحکم ظاہری ہیں سب اسکے حاسے سرحد میں ہیں اور
عجیب تر وہ ہے کہ دل کے اندر ایک روزن ہے کہ عالم ملکوت کی طرف کشادہ ہے جیسے کہ دل کے باہر کی طرف
پانچ دروازے عالم محسوسات کیطرف کشادہ ہیں پس معلوم ہوا کہ دل اس عالم سے ہے اور حواس کو اس
عالم کے واسطے پیدا کیا ہے لاجرم یہ حواس اوس عالم کا حجاب ہے جب تک ان حجابات سے فارغ ہوگا اوس عالم تک
رسائی دشوار ہے مگر یہ سمجھو کہ وہ روزن جو دل کے اندر کی جانب کو ہے بغیر خواب یا بعد مرگ نہیں کشادہ ہوتا
نہیں بلکہ ایسا نہیں ہے حالت بیداری میں بھی وہ روزن ملکوتی کشادہ ہوتا ہے مگر شرط اسمیں ترک اخلاق
ذمیمہ اور اکتساب اوصاف حمیدہ اور اختیار صحبت شیخ ہے کہ بزرگوں نے فرمایا ہے من لم یکن له استاد فامامه ابلیس

فامامہ ابلیس ای **طالب حق** اگر تو خدا کا طالب ہے تو لازم ہے کہ پہلے اپنا عرفان حاصل کر علم کے آن
ہر آن و ہر ساعت مرتبہ ترقی میں رہتا ہے جب سکو اول خلعت وجود عنایت ہوا تو مرتبہ جماد میں تھا اور اس
مقام کے موافق اپنا نام جماد ظاہر کیا اور جب اس مقام میں حد سے سکوت اختیار کرکے حد نباتات میں پہنچا
میں پہونچا کچھ روز نباتی راہ و رسم سے اقفیت حاصل کی یہاں بھی جب دلبستگی نہوئی تو اپنے مرتبہ
انسانی کو اپنے وجود سے مقصود سے سرفرازی بخشی اب مرتبہ انسانی سے بالاتر مرتبہ ہے تو مرتبہ الوہیت ہے دیکھیے
اب سیر انکی یعنی حضرت انسان کی کہانتک منتہی ہوتی ہے ہر شے کی خواہش اصلی یہی ہے کہ مرتبہ اپنے سے مرتبہ اعلیٰ
اسکو حاصل کرے چنانچہ جبکہ اسی مرتبہ سے ترقی کرتا ہے تو اس مرتبہ حیوانیت کو قائم ہوتا ہے مثلاً درخت خرما کہ
اپنے مرتبہ جماد سے ترقی کرکے مرتبہ حیوانیت کو حاصل کیا ہے جیسے درخت خرما کا جب تک سر قطع نکیا جاوے بار آور
نہیں ہوتا اور یہ فعل مرتبہ حیوانیت سے مناسب ہے اسیطرح حیوان نے جب مرتبہ حیوانیت سے ترقی کی تو لائق مرتبہ
انسانیت کو قائم ہوا یعنی جنس حیوان و انسان میں فصل گویائی اور استعداد تعلیم واقع ہے پس دیکھو بعض طائر
جنس حیوانات کے کلمات کو مثل انسان کے ادا کرتے ہیں اسیطرح جب حضرت انسان ترقی فرماتے ہیں وانی

مرتبہ الوہیت کو فائز ہو جاتے ہیں چنانچہ کرامات اولیا مثل احیاء اموات وغیرہ اسکے ثبوت حصول مرتبۂ فن الوہیت کا ہے چنانچہ کائنات حیوانی کی ترکیب اس دعوی کی عمدہ دلیل ہے یعنی آسمان و زمین و ستارہ و عرش و کرسی و لوح محفوظ وغیرہ غرض جو کچھ تمام عالم میں ہے وہ سب اس مشت خاک میں ہے مثلاً دل انسان کا عرش ہے اور روح حیوانی اسرافیل ہے دماغ کرسی ہے اور خیالات لوح محفوظ حواس ملائکہ قوی دماغ کہ منبع جملہ اعصاب کا ہے آسمان و ستارہ ہیں حضرت دل محقق چون و چگون کہ جنکی حقیقت کو کوئی نہیں بوجھ سکتا ہے ڈھونڈھتے پھرتے ہو عالم میں کسی جسم اکبر وہ تمہیں ہو اجی حضرت تمہین علوم نہیں **رباعی** حق جان جہان ست و جہان جملہ بدن ارواح ملائکہ قوای آن تن ۞ ارکان و نجوم جملہ اکوان اعضا ۞ توحید ہمین است دگر ہا ہمہ فن ۞ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ فاعرف نفسک یا انسان تعرف ربک

المقصد الرابع فی حقیقۃ النفس علاجہا

اللہ تعالی جل شانہ نے نفس انسانکو قرآن مجید میں تین صفتوں سے یاد فرمایا ہے **امارہ** اور **لوامہ** اور **مطمئنہ** امارگی صفت نفس کافر اور گنہگار کی ہے کہ اپنی کفر اور گناہ سے باز نہیں آتے اور نفس ہر وقت کار بدی کی طرف امر کرتا ہے چنانچہ امارۃ بالسوء کے یہی مطلب ہیں یعنے بہت حکم کرنیوالا برائی کا لہذا باسم امارہ موسوم ہوا **لوامگی** اون گنہگاروں کے نفوس کی صفت ہے کہ اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہیں اور بعد ارتکاب گناہ آپکو ملامت کرتے ہیں ع ندامت گفتم دوست را رحیم کند ۞ شکست توبہ ام آواز الکریم کند ۞ یا النفس ملامت کنندہ مراد نفس متقیہ سے ہے کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت پر ملامت کرتا ہے یا نفس مطمئنہ ہی مراد ہے کہ ہمیشہ لائم نفس امارہ ہے یہی مفہوم ہے آیۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ کا اور چونکہ یہ لائم یعنی ملامت کنندہ ہے لہذا باسم لوامہ یعنی ملامت کنندہ مسمی ہوا **مطمئنہ** یا ایتہا النفس المطمئنۃ یعنی اے نفس آرام گرفتہ بذکر من یہ صفت انبیا اور اولیا اور صلحا کے نفوس کی ہے کہ مرتبہ ایمان اور وقات عبادت اور ذکر و فکر حق میں ان حضرات کو تمام تر اطمینان قلب حاصل ہے خطرات ناشائستہ اور وسوسات ناپسند کسیطرح انکی اوقات کے مزاحم اور انکے حال کے مکدر نہیں ہوتے **اور حضرات امام حسن بصری رضی اللہ تعالی** عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز جملہ نفوس لوامہ ہونگے یعنی صلحا اور انبیا اور اولیا تو اس امر پر آپکو ملامت کرینگے کہ ہائی ہمنے اس سے زیادہ عبادت کیوں نکی اور گنہگار کہینگے کہ افسوس ہمنے وہ کام نکیا جو آج ہمارے کام آتا ہر چند وقت اس تاسف اور ملامت کا روز قیامت ہی ہے مگر نمونہ اسکا اس دار فانی میں وقت نزع ہے یعنی جب کوئی مسلمان مومن مرتا ہے تو ملائکہ رحمت نہایت حسین صورتیں



متشکل ہو کر لباس معطر پہنے ہوئے اسکے روبرو آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جان آرمیدہ بسوئے راحت و آسائش
کے ساتھ اس جسد خاکی سے جو تیرے رہنے کے قابل نہیں ہے باہر آ اور اپنے وطن اصلی کی طرف چل کہ وہ
تیرا جسمے جو تشویش ہو چاہیے جان مومن کی اس پیام وصال کو سنکر نہایت شوق اور کمال اشتیاق سے بدن سے
باہر نکل آتی ہے اور تمام عالم اوسکی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے اور دروازے آسمان کے اوسکے واسطے کھل جاتے
ہیں اور دربانان چرخ مرحبا کہتے ہوئے اسکا استقبال کرتے ہیں اور عرش کے سامنے ہیں اوسے لیجاتے ہیں
کہ وہ اپنے پروردگار کو سجدہ کرے وہاں سے حضرت میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اسکو زمرۂ ارواح مومنین میں
داخل کرو اور اسکی قبر کو کشادہ کرو کہ راحت و آرام سے ہمیشہ ہمیشہ رہا کرے اور کہدو اس سے کہ نم کنومۃ
العروس یعنی اسطرح سے آرام اور آسائش کے ساتھ سو جیسے پہلی شب کی دولہن سوتی ہے اسوقت صاحب عمل
صالح کو حسرت ہوتی ہے کہ کاش ہمنے اور اس سے زیادہ اعمال صالحہ کیوں نکیے اور کفار سے جو اسکے برعکس معاملہ واقع
ہوتا ہے تو وہ تو اولی تر ملامت کے سزاوار ہیں اور حضرات صوفیہ نے نفس کے اپنی اپنی لذات اور مقاماتکے
موافق بیان کیے ہیں چنانچہ بعض اقوال انکے جو میری نظر سے گذرے ہیں بطور تبرک تحریر کرتا ہوں من جہل
نفسہ فہو بالغیر اجہل و دیگر من عرف نفسہ بالفناء فقد عرف ربہ بالبقاء و دیگر من عرف نفسہ بالذل فقد
عرف ربہ بالعز و دیگر من عرف نفسہ بالعبودیۃ فقد عرف ربہ بالربوبیۃ اور جملہ اقوال شرح من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ کے ہیں لیکن محققین نفس دو گروہ ہیں ایک کا قول یہ ہے کہ نفس عین ہے قالب کے اندر جیسے کہ
روح اور ایک گروہ کا بیان ہے کہ نفس ایک صفت ہے جیسے حیات اور اسپر سب نے اتفاق کیا ہے کہ سبب
اظہار اخلاق ردی اور افعال ناپسندیدہ کا وہی ہے اور یہ دو قسم ہے ایک معاصی اور دوسرا اخلاق ذمیمہ
مثل کبر و حسد و بخل و خشم و حقد اور جو اسکے مثل ہوں پس جسطرح سے کہ عصیان توبہ سے دفع ہوتا ہے
اسیطرح سے یہ اخلاق نامحمود ریاضت سے دفع ہوتے ہیں اوصاف ظاہری عصیان ہیں اور اوصاف
نامحمود اوصاف باطنی و محققین نے کہا ہے کہ نفس و روح دو لطیفہ ہیں قالب کے اندر جیسے کہ عالم میں
شیطان اور ملائکہ اور دوزخ اور بہشت ایک محل شر اور دوسرا محل خیر سلامت شر سے سوائے ریاضت
کے ممکن نہیں جیسا کہ حصول بہشت طاعت اور عبادت پر منحصر ہے حضرت شیخ ابو علی سیاہ
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے نفس کو بصورت خوک دیکھا ہے کہ ایک شخص نے بال اوسکے پکڑ کر
مجکو دیا میں نے اوسے ایک درخت میں باندھا اور اسکی ہلاک کرنیکا قصد کیا اوسنے کہا ای اخی

کیون اسقدر تکلیف اوٹھاتا ہی ہم تشکر خدا ہین کسیکے مارے سے نہین مرتے ہمکو اللہ تعالی نے اپنے
خاص بندون کے امتحان کیواسطے بہیجا ہی **حکایت** حضرت خواجہ محمد نوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ ایک
روز مین نے نفس کو روباہ کیصورت مین دیکہا اور ازروی القای ربانی مین سمجہا کہ یہ نفس ہے پکڑا مین نے
اوسے اور لاتین مارنی شروع کین مگر مین جسقدر اسکو مارتا تہا وہ اور زیادہ قوی ہوتا جاتا تہا کہا مین نے
تمام چیزین رنج وایذا سے ہلاک ہوتی ہین اور تو برخلاف انکے صدمہ و تکلیف سے توانا ہوتا ہے کہا
کہ میری خلقت باژگونہ ہے رنج دوسرون کا میری راحت ہے **حکایت** ایک بزرگ کا بیان ہے
کہ مین نے ایک روز نفس کو بصورت موش دیکہا پوچہا مین نے اوس سے کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ
مین ہلاک کرنیوالا غافلون کا ہون اور نجات دنیے والا دوستان خدا کا ہون اگر مین کہ وجود میرا
آفت سب انکے لیے انکے ساتہ نہون تو یہ اپنی پاکی پر غرور کرنے لگین اور اپنے افعال محمود پر نظر کر
سراپا عجب اور ہمہ تن نخوت بن جائین اور اپنی صفائی باطن اور نور ولایت اور استقامت طاعت
وعبادت پر فخر ومباہات کرنے لگین چونکہ مین ہر وقت انکے ساتہ ہون تو جب یہ مجہے اپنے دونو
پہلو مین دیکہتے ہین تو ڈر جاتے ہین اور کبہی سر نخوت بلند نہین کرتے پاتے ہین حضرت شیخ
ابو القاسم گرگانی قدس سرہ کہ پیران طریقۂ نقشبندیہ سے ہین فرماتے ہین کہ مین نے نفس کو
بصورت مار عظیم دیکہا ہے **ف** علاج نفس کا فرزند و ہنگام جوانی کن پکڑا این مار سیہ چون پیر گردد اژدہا
گردد **فائدہ** جملہ قوای ظاہری و باطنی ایام شباب مین قوی ہوتے ہین اور یہ وہ زمانہ ہے
کہ جو مشکل امر پیش آتا ہی وہ بآسانی تمام بوجہ قوت قوی کے انجام پاجاتا ہے اور زمانہ پیری مین
کہ وقت انحطاط قوی کا ہے عبادت وریاضات شاقہ نہین ہوسکتے لہذا اس عمر مین نفس پر
قادر ہونا بہت مشکل ہے **مصرعہ** مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد علاوہ جو جو خواہشات کہ از
قسم غذا نفس کیطرف سے پیدا ہوئے ہین بخیال اسکے کہ یہ زمانہ پیری کا ہے کہین غذا کی قلت سے
ضعف زیادہ نہ ترقی نکر جائے تلاش کرکے مہیا کرنے پڑتے ہین پس جب غذاے عمدہ کہانے مین
آئے اسکی مدد سے قوای بہیمیہ نے سر اوٹہایا اب حضرت نفس نے یہ پٹی پڑہائی کہ اے میان یہ زمانہ
ہم دیرینہ سالون کا ایسا نہین ہے کہ زنا مین مبتلا ہون مگر صحبت خوبرو عورتون کی اسواسطے کرنی
کہ سنا ہی کہ خوبصورت آدمی کو دیکہنے سے عمر بڑہتی ہے **ف** روے لکو ہما الجمر کو تہ است بڑا این نسخہ

ریاضت سیکھا دوستہ ام۔ ملوا ایک ساعت در ریاضت مشغول گئے دلکو سلاکر چلنے لگے یہ صرف ہے
ہیں کہ حضرت نفس کیسکاہ میں بیٹھے ہوئے ہتھیلی کا تماشا کھیل رہے ہیں ادہر اوس صحبت میں قدم
رکھا کہ دوسرا لتہ سر میں سمایا ٹھیک دو چار باتیں جو کہیں تو پھر کہاں جاتے ہیں ایک ہی جھٹکے میں تیلی
کیطرح سے رستہ صحبت میں اولجھ گئے اور کا ماحصل تر گاں مار کا پھانس کی طرح سے دلکے اندر
چبکر رہگیا نعوذ باللہ من شرور النساء ﴿ صحبت صالح ترا صالح کند۔ صحبت طالح ترا طالح کند۔
غرضکہ علاج اس نفس کا یہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے اسکے خلاف کرے **حضرت حجۃ الاسلام**
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الہیات میں تحریر فرمایا ہے خلاصہ اسکا واسطے ہدایہ
طالبان علم تصوف کے درج رسالہ ہذا کرتا ہوں اللہ تعالے شانہ فرماتا ہے ونہی النفس عن الہوی
فان الجنۃ ہی الماوی یعنی جسنے روکا اپنے نفس کو خواہش سے پس تحقیق کہ جنت اسکا قرارگاہ ہے
حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ چالیس برس ہوئے کہ نفس میرا چاہتا ہے کہ گوشت شہد کے
ساتھ ملاکر کھاؤں مگر میں نے ابھی تک اسکی خواہش پوری نہیں ہونے دی سبحان اللہ بحمدہ جیسے ایسے
ریاضات شاقہ کرتے تھے تب ایسے درجات علیا کو فائز ہوتے تھے مباحات سے اتنا پرہیز
تو غیر مباح کا کیا ذکر ہو واسطے برخلاف اجلاف کہ بن سکے کہ ان میں بچاس بار منکرات امر نامشروع
ہوں اور پھر صوفی کے صوفی ہیں اور جو کسی نے سمجھایا تو ایک آہ سرد بھر کر سینے پر ہاتھ رکھ لیا اور
آنکھیں بند کرکے یہ مصرعہ پڑھنے لگے مصرعہ آیینہ فروش شہر کوراں گشتم۔ بعد اسکے ارشاد
فرمایا کہ بھائی فقر لوہے کے چنے ہیں ان متشرع لوگوں کی سمجھ اسکے فہم میں قاصر ہے دیکھو تمام
فقر کا دارمدار اس ایک مصرعہ پر ہے شعر خمہ صوفی لستہ و صافی تا درنگ جامی واعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم افسوس ہمارے زمانے کے بعض حضرات
طریقۂ تصوف کو تمام تر ضلالت شعار رکھا ہے اور چند سگ نظر فون کو مرید کرکے شیخ عالم بن بیٹھے ہیں
اور سراسر اپنے بھولے لباس تبدیلی ہو رہے ہیں بس ایکی ہی خلاف آدم اند متبد آدم خلاف
آدم اند **حکایت** حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کوہ لکام کی طرف جاتا تھا
رستے میں انار دان کا باغ نظر آیا مجھے اسکے دیکھنے سے خواہش پیدا ہوئی ایک انار کو توڑا اور
لیکن وہ ترش تھا میں نے پھینک دیا اور آگے قدم بڑھایا مجھے ایک مرد دریں پڑا ہوا نظر آیا کہ تمام

پیدا ہوا اسکے زنبور رین میتی ہوئی تہین مگر وہ جسطرح تڑپا تہا میرے ایسے سلام علیک کی اسنے
جواب دیا کہ وعلیکم السلام یا ابراہیم مجہے حیرت ہوئی اور مین نے اوس سے کہا کہ اے شخص میرا نام تجہی
کیونکر معلوم ہوا اوسنے کہا کہ جو کوئی اللہ کو پہچانتا ہے اوس سے کوئی چیز پنہان نہین کہا مین نے
کہ جب یہ معاملہ تیرا اللہ کے ساتہہ ہے کیون دعا نہین کرتا اوسنے کہا کہ تیرا بہی ایک معاملہ اللہ کے ساتہہ ہے
کیون دعا نہین کرتا کہ خواہش انار کی تجہسے دور ہو جاے کہ زخم زنبور کا صرف اسی جہان مین ہے اور زخم انار کی خواہش کا دونو
جہانین ضرر رسان ہے آگاہ ہو اگرچہ انار حلال ہے لیکن اہل حزم خواہش حلال کو حرام کے برابر سمجہا ہے اگر تو حلال کا دروازہ
اپنے نفس پر بند نکریگا اور ضرورت کے مقدار پر کفایت نکریگا تو یہ جب کسی امر کا خوگر ہو جاویگا تو مباح کے
پردے مین حرام کی خواہش کریگا لہذا اہل عقل سلیم نے اسی خوف سے مباحات کی خواہش کو کبہی حرام کے
برابر سمجہا ہے تب دست خواہشات حرام سے نجات ابدی پائی جیسا کہ حضرت قاتل المشرکین خلیفۂ دوم
عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ستر باب خواہش حلال سے اس خوف سے دست بردار ہوا
کہ شاید کسی حرام مین نہ مبتلا ہو جاؤن ع جنکے رتبے ہین سوا اونکو سوا مشکل ہے ؛ فی الواقع نزدیکان را
بیش بود حیرانی ای برادر یہ حال ہے خواہشات نفسانی کا کہ ایسے ایسے اکابر دین نے جنکے نام
کے برکتسے آسمان اور زمین قائم ہے بخوف ابتلا سے خواہشات نفس حلال سے اجتناب کیا ہے
پس مصرع تا کہ باشیم کہ لذت ما نیز کنند رباعی آتا نہین ما سے نفس روباہ خصال ؛ کیونکر یہ سگ
شیر فگن ہو پامال ؛ اکبر کردو قتل اسکو یا حبس جاوید ؛ ہر چند حرم مین بہی شکار اسکا حلال ؛ رباعی ہے
کشتہ تیغ عشق کشتہ عشق اسکا ؛ صیاد سے بہی جیتا نہین مارا اسکا ؛ یہ نفس وہ مار آستین ہے اکبر
پانی نہین مانگتا کہا ہوا اسکا ؛ چنانچہ بزرگون نے فرمایا ہے من توہم ان لہ ولیا اولی من اللہ قلت معرفتہ
باللہ ومن توہم ان لہ عدوا احدا من نفسہ قلت معرفتہ بنفسہ اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے وعن علی کن عند اللہ خیر الناس وکن عند النفس شر الناس وکن عند الناس رجلا من الناس
یعنے اللہ جل شانہ کے نزدیک بوجہ طاعت وعبادت کے خیر الناس اور اپنے نفس کے نزدیک بوجہ اسکی
تکلیف دہی اور ایذا رسانی کے شر الناس یعنے ایسی اذیتین اس نفس کو دی کہ تمام خلق مین کسی نے کسیکو نہ دی
ہون اور خلائق کے نزدیک ایک اونہین کا ہو یعنے با وجود یکہ تہین تمام زمانے کے کمالات ہون مگر کبہی
کسی سے اپنے کو اچہا نجان **المقصد الخامس** تقویہ رباعی باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر

ولکن رحمت ہستی باز آ۔ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔ قال اللہ
تعالیٰ عز وجل یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ پر
بیے۔ اوسکی وحدانیت پر کہ وہ ایک ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اور اوسکی تمام صفات پر
کہ وہ خبیر اور بصیر اور قدیر اور علیم ہے کہ خبردار ہے اور دیکھنے والا ہے اور قادر ہے ہر امر پر اور
اور جاننے والا ہے اون اعمال کا جسکو تم لوگوں کی نظروں سے چھپا کر کرتے ہو بزرگوں نے
لکھا ہے کہ تحت الثریٰ میں شب تار کو سنگ سیاہ پر جو چھوٹے چلتے ہیں وہ اوسکے پاؤں کی
حرکت کو دیکھتا ہے اور سنتا ہے اور چلنے کی اور علم اوسکا یکساں ہے تحت و فوق میں اور
جانتا ہے وہ اون وسوسوں کو جو تمہارے دل میں گذرتے ہیں کما قال اللہ تعالیٰ عز وجل ان اللہ
علیم بذات الصدور افسوس ہزار افسوس ہمارے عقلوں پر کہ ایسے دانا اور بینا مالک کے سامنے
ہزارہا افعال ناشائستہ روز مرتکب ہوتے ہیں اور باوجودیکہ ہر آدمی اسکو بہت اچھی طرح سے
جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلی قصد اور نیتوں سے واقف ہے مگر ہمکو شرم نہیں آتی ہائے ہمارا
نفس کافر ہمکو ایسا غفلت میں ڈال رکھتا ہے کہ ہوشیار ہوتے ہی نہیں دیکھئے کیسے کیسے برے کام
ہمسے لیتا ہے کہ اگر کسی مخلوق کو اسپر اطلاع ہو جائے تو وہ ہمکو سگ و خوک سے بدتر سمجھنے لگے اور
صورت دیکھنے کا روادار نہو مگر وہ ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کیسا ستار عیوب ہے کہ انکو فاش
نہیں کرتا اور کس کس مہربانی کے ساتھ درگذر فرماتا ہے ؂ تعالیٰ اللہ خدا کے عاشقوں کو پیار آتا ہے
مکروہات پہ ادھر سے ایسے گناہ پیہم ادھر سے یہ دمبدم نوازش ۔ حضرت قبلۂ دین و ایمان و کعبہ جسم و
جان مظہر تجلی رحمت یزدانی آفتاب آسمان خدا بینی و خدا دانی پیر و مرشد برحق عم اقدس سیدنا
و مولانا شاہ محمد قاسم داناپوری ابو العلائی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ارحم الراحمین کے معنے
یہ ہیں کہ مثلاً ایک شخص کا کوئی گناہ اوس غفور الرحیم نے بخش دیا پس وہ گناہ تمام خلائق کے سر سے
اوتر گیا پھر کوئی اوس گناہ کے سبب سے معذب نکیا جائیگا جب فرشتہ محمد اسکو اوس گناہ کے
سزا کیواسطے گرفتار کرینگے تو حکم رب العالمین ہو جائیگا کہ میں نے محو اوس شخص کو نہیں بخشا ہے
بلکہ میرے دریائے رحمت نے اس گناہ کو تمام بنی آدم کے نامۂ اعمال سے دھو ڈالا ہے سبحان اللہ
شعر ؂ از دست و زبان کہ بر آید ۔ کز عہدہ شکرش بدر آید ۔ ادھر پروردگار کی یہ رحمت ادھر



امت کے غمخوار کی وہ حالت کہ قبر مبارک مین بہی یا امتی یا امتی فرماتے رہتے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم یا نبی شاہا تو کریمی و رسول تو کریم بہ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم شمارا چہ غم از جزاے محشر سلطان چو رحیم آمدہ دیوان چو کریم شد واے بر حال ہم رو سیاہ ہونگے کہ ایسا خدا کہ جسکی ثنا ارحم الراحمین ہے اور ایسا رسول کہ جسکا لقب اشرف حریص علیکم ہے پائین اور اوسکی فرمانبرداری سے قاصر رہین اور اپنی خواہشات نفسانی کی اطاعت کرین کیسی نافرمانی ہے واسطے اگرچہ ان الانسان لربہ لکنود کے سزاوار ہون تو کون ہے جب اپنے اعمال قبیح کی طرف خیال جاتا ہے تو باوجود اسکے کہ اوسکی رحمت بڑی وسیع ہے نفس سینہ مین تنگی کرنے لگتا ہے اللہ تعالی شانہ اپنے حبیب کے تصدق سے توفیق توبہ کرامت فرمائی آمین ثم آمین **فائدہ** بزرگان دین نے بیان فرمایا ہے کہ توبہ کے معنی ہین بچنا اون افعال ناشائستہ سے کہ جنسے خدا اور رسول نے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے اور آثار قبولیت توبہ کے یہ ہین کہ جس طرح کہ شیر پستان سے باہر آنے کے بعد پہر پستان مین نہین جاسکتا اسی طرح سے حب گناہ کی تائب کے دل سے جاتی رہی اور توبہ پہلا مقام ہے مقامات سلوک سے جب تک مرید اپنی توبہ پر ثابت قدم نہوگا ترقی اوسکی غیر ممکن ہے اور مرتبہ تائبین کا وہ ہے کہ کلام اللہ شریف مین اکثر مقام پر انکی طرف جناب باری نے خطاب فرمایا ہے اور انہین لوگون کے واسطے باغ بہشت آراستہ کیے گئے ہین اور تاج لا تقنطوا من رحمۃ اللہ انہین کے واسطے بہیجا گیا ہے اور اپنے محبوب کو بصیغہ خطاب پاک وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین انہین کی شفاعت کیواسطے سرتاپا تجلی رحمت بنا دیا یارو ایک حدیث مین بیان کرتا ہون سنو اور اوسکے پیاری پیاری لفظون سے لطف اوٹہاؤ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون خوشا حال اوس گنہگار کے کہ جو مشرف توبہ سے مشرف ہوا اور اپنی عاقبت درست کرے اور با ایمان دنیا سے رحلت کر جاوے اور واے برحال اوس گنہگار کے کہ جو مکائد نفس مین گرفتار رہے اور لوگ اوسکے حال سے عبرت حاصل کرین نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تمام کیا مین نے اس رسالہ متبرکہ کو اللہ تعالی ببرکت اس رسالہ شریف کے جسکو مین نے محض اللہ کیواسطے تحریر کیا ہے میرے پیران عظام اور والدین اور تمام اعزہ اور احباب کے وسیلہ حصول مراتب علی دینی فرماوے آمین یا رب العالمین اور نعمت دنیاوی بعیش جلال عطا کرے اور ہمارے وجملہ والیان ماجی

ذکر وحدت پرستی بار ... حیات علی القاب
... حیدرآباد
تعالی عزوجل یا اسما ... وسلطان ... و
... اوسکی وحد ... سالماً خصوصاً حضرت خاقان ا...
اسلام مرجع انام
اور بجناب والیٔ ... ونساہ بخارا
والیٔ کابل
... علیہ الصلوات والسلام
... اقبال ... سلطان بن السلطان
المعظم سلطان
... عبدالحمید خان غازی ایدہ ... کو حوادث فلکی سے محفوظ
... الاسے

اور شاد ... محفوظ رکھکر توفیق عدل و دین پروری ... حمایت اسلام و ملک گستری عطا فرماے شجرۂ مبارک
شریف اوسکے سحاب احسان و خدمت سے ... شاداب اور ... سدا ...
و عاطفت میں ... اور تمامی ... کامیاب ہے اللھم ... محمد و ...

تقریظ دلپذیر ریختۂ کلک جواہر سلک جناب ... جامع علم معقول و منقول
صاحب ضمیر اشراق منیر در نظم لکھا ... ان کریم ابن کریم دریای عرفان
ستیکہ نام پاک حضرت ... جناب مولوی رفیع الدین محمد ... وکیل عدالت لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ حمد حمد ... کہ ... مرغ ... بالست ... مدح کو ... ختم
حامد محمود ... قطعۂ نعت ... نعت احمد ... طرز عجب ... مطلع کریم ... نقطہ
میم ... و ... سادات ... قریب ... سرخوشان ... توحید و مستان جام ...
... نسخۂ دلپذیر کتاب ... نظر خاطر مضطربان را تسلی ... موسوم برسالہ تجلی ارسیتای سینہ
... حیرت ... مولانا سید شاہ محمد اکبر ابوالعلائی دانا پوری ...
حضرت رئیس ... مولانا ... سیدنا ... ابوالعلائی دانا پوری ...
... لسان ... گردید ... طریقت و عرفان را ...
مسائل توحید بالکل ... رسانید ... مصنف ... خاندان
سیادت ... صاحب ... علم ظاہری و باطنی معمور ... اخلاق ... و معرفت ...
سر تا القدم ... تصنیف در مباحث وحدت الوجود کہ درین زمانہ از صفحۂ ہستی بالکل نابود است
ادب ... کمال ... وحواری ... کلی ... ازی ...

بید. اگر وه اند و حال بیے او بان امیست باوجود نادا نفیت این معنی که کیستند و از کجا میند لهذا ملحق
متنبه نه. مگر از مطالعه این رساله امید واثق دارم که هر دو فرق بر فرق خود وخدا و اتحاد و واجب ما سوا انچه که هست
تنبیه کافی یافته براه صدق و صفا آیند و اہل تصنیف و تقریظ هر دو را بدعای خیر یاد فرمایند فقط

قطعه تاریخ از نتیجه فکر آسمان پیما شاعر نازک خیال جناب مولوی خواجه حسن صاحب رئیس عظیم آباد

ابو العلای محمد اکبر	که پر از مهر و صفوت آثار است	ساز داد این کتاب نادر را	که صفاتش برون گفتار است
گفت تاریخش از کلام حسن	چهره آرای حسن اظهار است	قطعتش کرد ظرف بهر قصص	نام این نامه خیر الاسرار است ۱۲۹۵

از نتایج فکر معرفت ذکر شیر بیشه عرفان حبیب ایقان جناب شیخ ریاض الدین ابو العلائی اکبرآبادی مرید مولف کتاب

مرشد و پیر ما شه اکبر	علم توحید را امام هدا	در رقم نسخه تجلی حق	که بود کاشف نکات فنا
در طریق ابو العلائیه	هست این نسخه شمع راه نما	از دکن تا به دهلی که هم هواست	فیض این نسخه میرسد همه جا
گفت تاریخ چون مه و بلال	کرد هاتف ندا بخاطر ما	بی سر اشتباه سال رقم	هست لمعات نور دل بخدا ۱۲۹۵
	مدر آور و قطعه پیش حضور	این بلا لیکه بهره هست تر	

قطعه تاریخ رقم زده کلک اعجاز سلک جامع منقول و معقول شاعر سحر گفتار نا نثر جادو نگار منشی زبان ترکی و دری برصفای فکر او غنش رنگ چهره پیری جناب مولوی محمد قاسم پارسا ساکن کره سلمه متخلص قمر و ملقب بلبل هند

شه اکبر شهنشاه دره التاج	که شمع بزم عالی خاندانی است	کتابی در تصوف کرد تصنیف	که وصفش مایه رطب اللسانی است
رهی نادر کتاب از مغز فطرتش	پر از سرمایه سحر بیانی است	ز بهر پیرایه الفاظ و معانی	سویدا ساز اسرار نهانی است
حروفش حرف زن از معنی تر	سطورش موج آب زندگانی است	شکست رنگ ظلمات سوادش	بیاضش نور صبح جاودانی است
به نور حسن معنش چشم فکرم	چو موسی محو بانگ لن ترانی است	قلم انگشت بر حرف بیانست	زبان را شکوه عقد اللسانی است
	قمر را شد فروغ از سال طبعش	تجلی اوج پرواز معانی است ۱۲۹۵ھ	

قطعه تاریخ از فکر جوان صالح صاحب حالات صحیحه واقف مقامات رفیعه جناب سید نثار علی صاحب ابو العلائی اکبرآبادی سلمه الله تعالی

فزود جمع نسخہ مثیل بیرنیا • رنگ مشق ارباب دل کردہ ہا • دیں ہر سال او باالف رتبت گشت کہ الراجلت ارتبا
۱۲۹۵ھ

نتیجہ فکر رسا و ذہن صاف جناب محمد ابو حسین صاحب صبا کردی

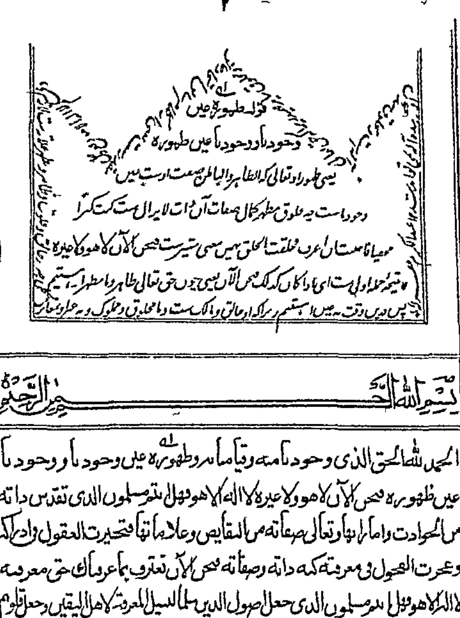
شائع شد نسخہ تجلی در علم طریقت و حقیقت جسم سبہ سال طبعش باتف گفتا بہ ارجلت
۱۲۹۹ھ
این تجلی کتاب نور و مصر و میں رتبت از دست العاشق سید شاہ صوفی اکبر است ہر مسئلہ در باشکست
ارسال الملاح سال تسلیہ نسخہ مثال باب رتبت

متبرک یہ کتاب تصنیف حضرت غنست مدظلہ جناب عرفان مآب رمز شناس حق شناس مسند
بادہ توحید سرسا کیف تحریک شاہ محمد اکبر صاحب رموی سلمہ اللہ ساکت سالی خاندان بیتا
نشاں صوفی باصفا جو دی فراموش خدا آشنا ہیں اٹھ سو برس کا زمانہ ہوتا ہے کہ آپکے
جد امجد حضرت سید تاج قدس سرہ بارشاد جناب رسالتمآب قصبہ میر میں تشریف لائے
وہاں کے راہ پر چیاد اور اوس سر زمین کو اپنے قدم اقدس سے آباد کیا اور ونکی اولاد قبیلانی موجس
قصبہ دا بادہ میں رونق افروز ہیں جناب شاہ عالم بادشاہ دہلی وقت والیسی آپہی کے مہمان
ہوئے تھے اور راگیر بدر کی جناب مصنف کو اپنے عم بزرگوار شاہ محمد قاسم ابو العلاے سے
بیعت و اجازت و خلافت حاصل ہے اور اپنے والد ماجد جناب سید شاہ محمد سجاد ج
ابو العلاے سے صحبت مالی ہے اور بعد وفات ان دونوں بزرگواروں کے ایک جانشیں
ہوئے چنانچہ جناب شاہ محمد یحیی عم مصنف نے انکے سجادہ نشینی کی تاریخ میں دو قطعے لکھ کر تحریر
فرمائے ہیں مناسب مقام تصور کر کے عرض کرتا ہوں قطعہ تاریخ حضرت سید سجاد جو جلت فرمود
از دل اہل اللہ دستہ شد عزابا و حرقاش در بر فرزند عزیز میں کرد ما بہ کہ دہر در دین اہل جلباب
ارتاد نہ سال سجادگیش گفت کہ اکبر جانشین شدہ سجادہ نشین جناب محمد سجاد • ایضاً چوشد حامل سر سجاد اکبر
۱۲۶۰ھ
ہمہ کہ اجماع اہل نظر شدہ سیر نہ تسبیح سجاد او را مفوض بحق ارحق سر پرست شد رقم کرد تاریخ جانکیں
ہمایون لسیں جانشیں پدر شد • یہ امر الغنا ناقابل مسلم ہے کہ ایسے ذات بابرکات کا فیضان خدا کے لئے
۱۲۶۰ھ
دست ہرا ہمی اب شکر مقام ہے صرف یہی نہ مختصر رسالہ ہمارے دعوی کی شہادت معقول
اور محبت معقول ہے جسکا ہر نقطہ نکتہ معرفت و دفتر حکمت ہے • اہم مسئلہ توحید جسیر مدار ایمان ہے
کیس عنوان سے حل فرمایا حق تعالے مصنف اور اوسکے قاری کو اپنی خوشنودی سے حظ فرمائے

تمت

• • رسالہ حرمارو بامطبع او محمدی لکھنو رل سلطانے :


ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
از تصنیف عارف باللہ کشاف اسرار خفی و جلی حضرت ابراہیم بن علی
في
حل مسائل المعتكفين
حسب الحکم جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر رئیس ٹونک دام اقبالہ باہتمام احمد خان صوفی
طبع في المطبع المسمى مفيد عام الكائن في بلدة اكبر آباد



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الحق الذي وجوده نامه وقيامه وظهوره عين وجوده و وجوده
عين ظهوره فنحن الآن لا هو ولا غيره لا اله الا هو ونحن له مسلمون الذي تقدس ذاته
من الحوادث واماراتها وتعالى صفاته من النقايص وعلاماتها فتحيرت العقول وادراكه
وعجزت الفحول في معرفة كنه ذاته وصفاته فنحن الآن نعترف بما عرفناك حق معرفته
لا اله الا هو ونحن له مسلمون الذي جعل اصول الدين سلما السبيل المعرفة لاهل اليقين وجعل قلوبهم
موضع الاسرار وارواحهم منبع الانوار وجعل اجسامهم للعبادات ونفوسهم للانقياد والطاعات فنحن الآن المطيعون
العابدون العارفون لا اله الا هو ونحن له مسلمون الذي جعل العلماء اصحاب الدرجات وخيار الارضين و
السموات لولا العلماء لما اسطع الاسفل والاعلى وذلك العلماء بالله تعالى لا المحلات لما امر بالطرق سوى
الله فنحن الآن العاملون الكاملون المنقطعون الى الله لا اله الا هو فاتخذوه وكيلا فانتبهوا
بالاحدية والوحدة والواحدية وارجعوا الى الله واليه ترجعون والصلوة والسلام على رسوله
محمد الذي وكلامه القصص يتلو كلام الرحمن وبرسالته نسخ جميع الاديان وعلى آله واصحابه الذين

برفع المودة عن الآفات الموجبات لعذاب النیران بوسیلة الاقتداء الفوز الی طریق الاهتداء والایقان
بعد حمد الواجب الوجود الذی هو عین کل موجود ونعت صاحب المقام المحمود الذی هو حقیقة منبع
بحر الوجود چنین گوید بندۂ ضعیف گناهگار امیدوار رحمت پروردگار ابراهیم بن علی غفر الله له ولوالدیه
ولمن احسن الیهما والیه که چون اشتیاق بسیار و رغبت بیشمار در کلام حضرت غوث الابرار و عارف کبار شیخ المشائخ
قدوة العارفین انسان عین المحققین وارث الانبیاء والمرسلین حضرت شیخ بهاؤ الدین زکریا قدس سره داشتم
و چون بچهل شرط برای نشستن اربعین املاء یافتم بغایت اختصار دیدم پس خواستم که شروط مذکور را شرحی کنم تا
تبیان او ایضاح عشق جانانه و برای این فقیر وسیله نجات باشد و این رساله را نام نهادم **شرح شروط الاربعین**
فی جلوس المتقشفین تا اسم مطابق مسمی باشد بتوفیق الملک العزیز العلام فالمأمول من المستفیدین من هذا الکتاب ان
لا ینسونی فی دعائهم المستجاب بالاجابة جدیر وعلی کل ما یشاء قدیر **شرط اول تن اینست** که غسل کند بنیت گویا
از دنیا مرده است کما قال المشائخ رحمهم الله ان من لوازم حال المرید الجلوس فی الخلوة وان یغتسل وینوی فی غسله انه غسل المیت
لیکون بین یدی الله تعالی کالمیت بین یدی الغسال فی عدم حظوظ النفس وهواها **اما الغسل** فلقوله تعالی یحب
المتطهرین ولقوله صلی الله علیه وسلم الطهور نصف الایمان ایضا ولقوله صلی الله علیه وسلم ان الله طیب لا یقبل الا طیبا ولقوله
تعالی وان کنتم جنبا فاطهروا لان جنابة الدنیا اشد من سائر الجنابة بدانکه غسل بر سه نوع است غسل در شریعت عبارت از
غسل کردن همه اعضاست از احداث و ادناس و اخباث و غسل در طریقت پاک داشتن جمیع جوارح و اعضاست از ذمائم
جرائم و معاصی و غسل در حقیقت دور داشتن دل از ماسوی الله و پاک داشتن نفس از صفات ذمیمه و فی عین العلم
قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم الطهور نصف الایمان والاصل طهارة الباطن فهم کانوا یبالغون فیها و
یساهلون فی الظاهر حتی کانوا یمشون حفاة فی الطین ویصلون معه صلی الله علیه وآله وسلم وصلی رسول الله
علیه السلام متنعلا فاخبره جبرئیل فنزعوا ثم لم یستانف پس معلوم شد که سالک را ناچار است از طهارت باطن و فی شمائل الاتقیاء
طهارت در شریعت حفظ جامه و بدن از لوث نجاست ظاهر و در طریقت محافظت دل از کدورات بشریت و ذمائم آن و در
حقیقت شستن دل از هر چیز که دون حق است **و اما نیت الموت** فلقوله صلی الله علیه وآله وسلم موتوا قبل ان تموتوا
ولا یخفی ان المراد بالموت قبل الموت ان یری نفسه میتا فی عدم حظوظ النفس وهواها وهذا هو نیة الموت
لیس ولقد صدق من قال ؎ کن نیت هر چیز که گردانی باز ٭ از فرد عمل بجز دو نیت برسی ٭ ولقوله
صلی الله علیه وآله وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه واللقاء لا یکون

الا بذكر الموت لان الموت جسر يوصل الحبيب الى الحبيب كما قال ؎ دارم هوس و شوق دو مر لقایت
مردن خود گر چه کسی را هوسی نیست ❊ والمؤمنون لا يغفلون ساعة عن تذكر الموت لقوله صلى الله عليه وسلم
الموت تحفة المؤمن ولذا قيل لكل شيء اصل وفرع واصل الطاعة ذكر الموت والطاعة فرعه واگر در دل نیت تو
یاد شود گویا او دیدار مرده است لقوله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى الحديث
زیرا که نیت موت کردن مجاز است لان المجاز قنطرة الحقيقة فصار من الميت والميت رؤية الله والدرجة الاعلى
وهذه درجة قال ؎ امروز چون جمال تو بی پرده ظاهر است ❊ در حیرتم که وعدهٔ فردا برای چیست ❊
وقال علي رضي الله تعالى عنه حين سأله ذعلب اليماني فقال يا امير المؤمنين هل رأيت ربك فقال لا اعبد
ربا لم اره فقال ذعلب كيف رأيته فقال علي ويحك يا ذعلب لم تره العيون بمشاهدة العيان ولكن تراه
القلوب بحقائق الايمان وقال شيخ اوحد الدين ؎ زان رو که یکی شود عاشق و معشوق ❊ امروز یکی را
که برابر است بسید ❊ این دید در حق کسی است که موت ارادی را اختیار کند و با و منی را معدوم کند و اول بعض
الصوفية في هذا الحديث اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك فان لم تكن موجودا ترى الله نعم من
قال ؎ ترمان وصلا کمال این است وبس ❊ تو در او گم شو وصال این است وبس ❊ ؎ خواهی که بیابی دوست
خود را گم کن ❊ کین گم تو یار را یافتن است ❊ وقال الشيخ فخر الدين في كتاب حل الرموز ومفاتيح الكنوز
في هذا الحديث معنى خفي يظهر لمن له قلب ذكي وهو قوله فان لم تكن تراه فانه يراك فقوله فان لم تكن هذا
حديث تام وشرط تام فمن قوله تراه جزاء هذا الشرط فمعناه ان لم تكن في البين وكذلك اتى في العين الى تراه
ودر حديث آمده است که روزی امير المؤمنين ابو بكر صديق رضي الله تعالى عنه را بی نگه دست حضرت رسالت پناه صلی الله
عليه وسلم فرمود که اگر کسی خواهد که مرده را ببیند نظر کند باین شخص پس معلوم شد که هر کسی که بموت طبیعی بمیرد به موت ارادی
در حق او این عید صادق آید که ویل لمن امته بعد الموت كما قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه الناس نيام
فاذا ماتوا انتبهوا وقال ابن عبد الله احمد في بعض الصالحين وكان عالما فعالا غسلت يوما ميتا وادرجته
في كفنه سمعت هاتفا من زوايا البيت يقول غسلتُ باطنه في حياته وغسلت انت ظاهره بعد وفاته
فاحسم الغسلان فصار نورا على نور ويحملون البدن الى القبور ويحمل الروح الى الملك الغفور الذي
يتنعم البدن بالنبات ويتنعم الروح بالثواب فطوبى لمن آب الى ربه واناب واما الجاهلون فيغفلون
عن تذكر الموت لقوله تعالى ولن يتمنوه ابدا بما قدمت ايديهم ولذا قيل اصل المعاصي نسيان الموت و

اربعاً فی فیه وفی خلاصة السلوک حکی ان ابابکر الشبلی رحمة الله تعالی صلی علی الجنازة فکبر
خمسا فقیل خالفت السنة قال لم اخالف السنة ولکن اربع تکبیرات علی المیت والتکبیرة الخامسة علی
الاحیاء لانهم احول من الاموات واغفل عما یراد بهم لمؤلفه شعر لا یموت من اختار الموت فی حیاته +
بل مات من کان عن الموت غافلا + نعم من قال نظم نمیری گر بمردن خو بگیری + بمیر از خویش تا هرگز نمیری +
ز جان کندن کسی جان بر نخواهد + که پیش از مردن خود مرد خواهد گر نیابی بدو ره بردن + شرط باری است در طلب دادن +
آنوقتیکه غسل کرده بیاید بر در مسجد یا حجره بایستد و تضرع و زاری نماید و فاتحه از برای مشائخ خود بخواند بعد از فاتحه توفیق و امداد
طلب نماید و بعد ازان درون حجره اول پای راست نهد و بسم الله گوید و بعد ازان پای چپ و دو رکعت صلوة تحیت مقام
گزارد و بعده دو رکعت صلوة اعتکاف بخواند در هر رکعتی بعد از فاتحه اخلاص سی بار و معوذتین یکبار و سلام گوید و بعده گوید
یا الهی خود را شائسته این موضع شریف که محل قرب و فیض تست نمیدانم اما چون اسباب این را تو بهم رسانیدی این فاحیه
را تو در دل افگندی و باوجود این همه تباه کاری و تیره روزگاری من و دوری این راه در این سعادت تو کشادی
امید آن دارم که ما را ازین درگاه نگردانی و بعد از قبولیت رد نکنی و امثال این نیاز مندیها عرض کند بعد پانزده
بار یا فتاح گوید و سه بار اِقْتَحْ عَلٰی بَابَ قَلْبِی و روی خود بر زمین نهد و هر حاجتی که دارد از حق سبحانه و تعالی طلب کند
و بغیر دیدار خدای تعالی چیزی نطلبد و همت بلند دارد و همین گوید ما ایم و خاک کویت تا جان ز تن بر آید +
یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید + ایضاً این چند ابیات بخواند رباعی الله مرا یار رست و بس +
با حق مرا کار رست و بس + یاری نمیخواهم ز کس + ای حق مرا فریاد رس + رباعی در راه تو جان و دل فدا خواهم کرد
آن عهد قدیم را وفا خواهم کرد + آندم که سر از خاک بر آرم چو گیاه + من روی بصفه صفا خواهم کرد رباعی عمریست که بر در تو
دارم زاری + کرده بسگان از سر کویت یاری + گر دولت وصل تو میسر نشود + اندر طلبت زار بمیرم باری +
بعد ازان مربع نشیند و ده بار صلوة فرستد و فاتحه از برای روحانیت پیغامبر علیه الصلوة والسلام و جمیع
مشائخ بخواند و بهمین طریق نشیند تا آنکه سی روز بگذرد یعنی ده روز آخر شعبان و بست روز از رمضان بعد
ده روز دیگر که تتمه اربعین باشد نیت تجدید اعتکاف کند از برای آنکه اعتکاف بر دو قسم ست یکی سنت ست و
یکی مستحب سنت ده روز آخر رمضان ست و غیر آن مستحب پس باید که نیت تجدید کند و نیت اینست که
نویت ان اعتکف بهذا المسجد اتباعا لسنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و فی شرعة الاسلام
ینبغی بالاعتکاف التشبه بالملائکة علیهم السلام فی الذکر والکف عن العادات البشریة و چون چهل

روز تمام شود از برای بیرون آمدن از خلوت چهار رکعت نماز روا نگذارد در هر رکعتی بعد از فاتحه اخلاص هفتا
بخواند و دعای سجده و قیام سوم سجده حتیم برآید که تا از گناهان پاک شود بروی ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی
علیه السلام انه قال ما من مؤمن یخرج من عینیه دمع وان کان مثل رأس الذباب من خشیة الله تعالی الا حرم
الله تعالی له کذا فی من آداب الاوراد بدانکه در نشستن اعتکاف اختلاف کرده اند که تمام وقت شب نشیند پس بزرگان بعد از
نماز شام می نشستند و بعضی بعد از فجر و فی مشکوة المصابیح عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی
الله علیه وآله وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه رواه ابوداود و ذکره بعینه من قول
سنة الاعتکاف من اول النهار وبه قال الاوزاعی والثوری واللیث فی احد قولیه وقال مالک وابوحنیفة و
الشافعی واحمد رحمهم الله یدخل قبل الغروب اذا اراد اعتکاف شهر او عشر واولوا الحدیث علی انه دخل المعتکف
وانقطع فیه وتخلی بنفسه بعد صلوة الصبح لا ان وقت ابتداء الاعتکاف لم یکن من قبل الغروب معتکفا لابثا
فی المسجد فلما صلی الصبح انفرد کذا فی شرح المشکوة للشیخ و اکثر بزرگان قبل از غروب نشسته اند والله اعلم بالصواب
ام شرط دوم این است که در دل خود بیند که خلق خدای تعالی را از شر خود ایمن دارم و در اربعین خلق از شر من ایمن
باشند دیگر آنکه در خاطر چنین خطور کند که در خلوت بهر آن در آیم که خود را از شر خلق نگهدارم فی الارشاد قال الشیخ
الشیوخ الشیخ شهاب الدین السهروردی قدس سره ومن حق المرید اذا اراد الخلوة ان یعتقد بانه یعتزل عن الخلق
لسلامة الناس من شره ولا یعتقد سلامته من شر الخلق فان الاول من الظن بنفسه استصغارا بنفسه والثانی شهود
مزیة علی الخلق ومن استصغر نفسه فهو متواضع ومن رأی لنفسه مزیة علی احد فهو متکبر وروی انه قیل
لراهب انت راهب فقال لا انا حارس کلب ان نفسی کلب یعقر الخلق اخرجتها من بینهم لیسلموا منها وفی
خلاصة الحقائق المتکبر الذی یری نفسه خیرا من غیره وفی فصل الخطاب من رأی نفسه خیرا علی فرعون فهو من
المتکبرین وقال بعضهم کیف یتکبر ابن آدم وقد خرج من مخرج البول مرتین فینبغی انه ینوی ان یخلی لسلامة الناس
من شر نفسه وفیه مخالفة النفس ومخالفة النفس اعظم العبادات واصلها لذا قال صاحب قصیدة البردة
شعر و خالف النفس والشیطان واعصهما * وان هما محضاک النصح فاتهم والله اعلم بالصواب شرط سوم
آنکه جای خلوت نشستن بیت العین خواه مسجد خواه دیگر جا درحجره مسجد که نشستن حق الاعتکاف بالمسجد لقوله تعالی وانتم
عاکفون فی المساجد وعن عائشة رضی الله عنها قالت ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع رواه ابوداود وعن ابی حنیفة
الاعتکاف لا یصح الا فی المسجد وفی السمی قال القدوری الاعتکاف مستحب والحق انه ینقسم الی واجب وهو المنذور

والی سنۃ موکدۃ وھو العشر الاواخر من رمضان والی مستحب ھو ما عدا ذلک عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ پس اگر اعتکاف در رمضان
باشد باید کہ در مسجد نشیند واگر در غیر رمضان باشد روا ست نشستن در غیر مسجد زیرا کہ اعتکاف مستحب ست چنانچہ
بزرگان ماضی اکثر در غار نشستند بعضھم اختار ثلثۃ اشھر وبعضھم اختار اربعین یوما وبعضھم ثلثین یوما و
بعضھم یجلس فی الغار وبعضھم فی المسجد قال جابر رض جاور النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بحراء شھرا وقال الجنید
رحمہ اللہ تعالی من اراد ان یسلم لہ دینہ ویستریح بدنہ وقلبہ فلیعتزل الناس فان ھذا زمان وحشۃ والعاقل
من اختار فیہ الوحدۃ نقل ست کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مدتی خلوت گرفتہ بود وبیرون نمی آمد سفیان
ثوری رحمہ اللہ بر در خانہ وی آمد وگفت یا امام مردمان از فوائد انفاس طیبہ تو محروم اند چرا عزلت گرفتہ اید امام
قدس سرہ العزیز جواب داد اکنون روی چنین دارد وفرمود کہ فسد الزمان وتغیر الاخوان آنگاہ این دو بیت خواند
شعر ذھب الوفا ذھاب امس الذاھب ✤ والناس این مخاتل ومواریب ✤ یفشون بینھم المودۃ والصفا ✤
وقلوبھم محشوۃ بعقارب ✤ یعنی رفت وفا شل رفتن دی رونده ومردم پیر فریبنده ودستان آورنده اند
فاش میکنند درمیان خود دوستی وصفا ودلہای ایشان آگندہ است بعقربہا ✤ بیت ✤ شد مہر ووفا وصدق از عالم
گم ✤ گشتند بکین وبمکر وحیلہ مردم ✤ دارند وفا ومہربانی بزبان ✤ لیکن دل این خلق پرست از کژدم ✤ وعن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین الحدیث
وفی خلاصۃ السلوک قیل لطاؤس ما احبسک فی بیتک قال ضعف الولاۃ وفساد الرعیّۃ وذھاب السنۃ و
حکی ان عمر بن العزیز رحمہ اللہ کان لایخرج من منزلہ الا الصلوۃ الجمعۃ والجماعۃ ولعیادۃ المریض
ولحضور الجنازۃ وکان یقول الناس سُرَّاق العقول وقطاع الطریق وعن ابی عثمان بن ابی العیاض
رحمہ اللہ لولا الجمعۃ والجماعۃ لدخلت بیتی ولم اخرج حتی اموت وقال بعض اھل المعرفۃ اغتنم
الوحدۃ فانھا امن لدینک وراحۃ لبدنک وکن انیسا جلیسا بنفسک فانہ اول امن وقال العباس
الدامغانی اوصانی الشبلی رحمہ اللہ وقال الزم الوحدۃ وامح اسمک عن القوم واستقبل الجدار حتی تموت
وکان جماعۃ من الصالحین یختارون الاربعین ثلثین من ذیقعدۃ وعشرین ذی الحجۃ وھو اربعون موسی
کذا فی العوارف بدانکہ نشستن خلوت در رمضان اولی ست تا سنت ادا شود وبزرگان اکثر در رمضان خلوت
اختیار کردند وبرکت رمضان ہم بسیار ست لقولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء

و فی روایة فتحت ابواب الجنة و غلقت ابواب جهنم و سلسلت الشیاطین و فی روایة فتحت ابواب الرحمة
و چون ماه رمضان رسید باید که در مسجد نشیند زیرا که اعتکاف سنت ست و در غیر مسجد نشستن بدعت
و در مسجد نشستن ثواب هم بسیار ست لقوله صلی الله علیه وآله وسلم المساجد احباء الله (ای اهل المساجد) وقال سعید بن المسیب
رحمه الله من جلس فی المسجد للصلوة فانه یجالس الله و فی شرعة الاسلام و لیحب اللقاء الی الله تعالی
المساجد و فی خلاصة الحقائق قال النبی صلی الله علیه وسلم من اکثر جلوسه فی المسجد اکرمه الله
تعالی بسبعة وسع فی عیشه و یرفع عنه عذاب القبر و اعطاه کتابه بیمینه و جاوز علی الصراط کالبرق
الخاطف و دخل الجنة بغیر حساب و فایده دیگر هم دارد که نماز بجماعت دانستو و جمعه دست آید دیگر
است که نشستن اعتکاف در مسجد اختلاف ست در میان مشایخ قدس سرهم العزیز بعضی در مسجد بی حجره
اثره کرده و بایف رده می نشستند چنانکه طریق خواجهای نقشبندیه ست قدس الله اسرارهم و بعضی در حجرا
می نشستند و اگر در مسجد حجره نمی بود نداری یا حجره کرده می نشستند و این طریق اکثر مشایخ ست قدس سرهم
العلیه و تؤیده ما روی فی مشکوة المصابیح عن عایشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفه رواه ابو داؤد و ابن ماجة قال الطیبی المراد
من دخول المعتکف الخفی عن اعین الناس حتی لا یظهر جلوسه یعنی الجلوس فی الحجرة لا فی المسجد
سوی الحجرة و فی معناه ورد الحدیث الصحیح انه علیه السلام اتخذ حجرة من حصیر و ایضا فی
حق المبتدی الجلوس فی الحجرة انفع من جلوس سوی الحجرة لانه لا ینقطع عن الحواس الظاهرة
الا بالظلمة و دیگر آنکه وظائف مختلف ست بعضی وظیفه بغیر از حجره نمیتوان ادا نمود مثل ذکر جهار ضرب
و لهذا اختیار اکثر المشایخ الحجرة و بهتر آنست که درین زمان بیرون شهرت نشیند تا شیطان او را گمراه نکند اگر نشیند
هم باید که بجماعت نشیند که ان فی الجماعة رحمة و لقوله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم ان الشیطان ذئب
الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذة و القاصیة و الناحیة و ایاکم و الشعاب و علیکم بالجماعة و العامة
رواه احمد و عن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من فارق الجماعة شبرا
فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه احمد و ابو داؤد کذا فی مشکوة المصابیح پس باید که تنها بیرون
شهرت نشیند بدانکه در اختیار کردن حجره مذکور چند چیز لازم ست تا فایده بیش دهد و آن چنانست که در
خالی و تنگ و تاریک بود و پرده بر در خلوت فرو شود تا هیچ نوع روشنائی در آن جا نیفتد و آن جا نه چنان باشد

که از چشم اغیار پوشیده باشد و استاد طریقت شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره در باب
حجره چند چیز تعیین کرده چنانچه طولش دو گز و عرضش یک و نیم گز باشد و چون قائم شود سر او بسقف ملحق شود و چون
مربع نشیند سر زانوی او بدیوار حجره نزدیک شود و چون بسجده رود از میان سر تا بدیوار یک انگشت هم فاصله نماند
باید که رعایت این همه واجب است تا فائده خلوة یابد چنانچه اهل حق یافتند فی تحفة السالکین هی حجرة مظلمة
مختصرة بحیث لا یسع الا رجلا واحدا فقط قادرا علی القیام والرکوع والسجود للصلوة وعلی الجلوس
مربعا للذکر والله اعلم بالصواب هم **شرط چهارم** آنکه پیوسته تنها بودن از زن و فرزند خودش که آنها
موجب فتنه اند قال الله تعالی انما اموالکم واولادکم فتنة ـه انما اموالکم را یاد گیر ✤ مال و ملک این جهان را دگیر ✤
مال و اولاد است یعنی دشمنند ✤ گر چه نزدیک تو چشم روشنند ✤ **عربیه** المال اولله وبنونك دال علی جنونك
الحاقون لیبیوا فی القید والعذاب تبا دُنیا عیالك صیادك خبالك اعتق رقابنا قل یا مالك الرقاب
وروی ان مریم علیها السلام قیل لها لم لا تزوجی فقالت ان لی ثلثة اشیاء القلب واللسان والبدن
اما القلب فهو مشغوف بمحبة الله تعالی واما اللسان فهو مشغول لذکر الله تعالی واما البدن فهو
مشغول بخدمة الله تعالی فاذا تزوجت یشتغل قلبه بمحبة ولسانی بجوابه وبدنی بخدمته ومتی
استحسن من نفسی ان اشتغل عن الخالق الی المخلوق فرزق الله تعالی لها ابنا من غیر زوج کذا فی
کفایة الشعبی **نقل ست** که یکی وز فضیل بن عیاض فرزند خود را بر کنار گرفته می نواخت و محبت می نمود
فرزند گفت ای پدر مرا دوست میداری گفت دارم گفت خدای را دوست داری گفت دارم گفت چند دل داری
گفت یکی گفت بیکدل دو دوست را نتوان نگاه داشت فضیل دانست که سخن او تعریفی ست بحقیقت دست
بر سر زدن گرفت و توبه کرد و کودک را بینداخت و روبحق آورد کما قال الله تعالی ما جعل الله لرجل
من قلبین فی جوفه **رباعی** ای آنکه بقبله فار ست ترا ✤ بر مغز چرا حجاب شد پوست ترا ✤ دل در پی این
وآن نه نکو ست ترا ✤ یکدل داری بس ست یکدوست ترا ✤ **بدان** ای طالب صادق که اولاد و اموال و امتعه دنیا
همه موجب غفلت ست و از ین غفلت دور بودن فرمان ست لقوله تعالی انما اموالکم واولادکم عدو لکم فاحذروهم
وقال جل جلاله یا ایها الذین آمنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله ✤ خدای شناس با عیال و اطفال کار ندارد
رباعی آنکس که ترا شناخت جان را چه کند ✤ فرزند و عیال و خانمان را چه کند ✤ دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی ✤ دیوانه تو هر دو جهان را چه کند ✤
وفی الغوثیة قال الله تعالی یا غوث الاعظم ان احب العباد الی العبد الذی کان له الولد والوالد قلبه فارغ منهما فلو مات له اولاد فلیس له

الحزن بموت الولد ولو مات له الوالد فليس له الهم لموت الوالد فاذا لم الحد بهذه المرتبة فهو عند
بلا ولد ولا والد ولم يكن له كفوا احد فاقول اسمع يا ايها الحبر ولهذا اكثرهم اختاروا العيال في آخر العمر
لان في حق المبتدي يضر هذه التعلقات لان نفسه لا يفرغ من التشغل عن هذه التعلقات كما حكي
عن بعض الفقراء وقد قيل له لا تتزوج فقال المرأة لا تصلح الا للرجل انا ما بلغت مبلغ الرجال كيف اتزوج و
في هذا المعنى قال السعدي بالفارسي مصرع مردیت بیازمای وانگه زن کن ۰ای اشتر اولا نظر احسنا
كيف تجد نفسك تسلم عن هذه التعلقات ام لا وقال عليه السلام استفت قلبك وان افتاك المفتون و
الان في زماننا كيف تشتغل انسان في العيال والتعلقات وتغفل عن الحق والحسنات وينبغي ان يكون مراد
التزوج فيبطر اولا كيف يكون نفسه ان سلمت عن التعلقات فيفعل الزوجة والا فلا لان النكاح سنة
المتابعة النبي عليه السلام ولو كان على حال يصير كاسر ابيت يعني لا يفعل فكيف يفعل لان الانسان
تدخل في بعض الاوقات بالحوائج قال الله تعالى ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال
والانفس والثمرات وبشر الصابرين فالمبتدي كيف يصبر بل يجري على لسانه كلمة الكفر فيصف همته
فيصير كافرا فالترك اولى في حقه لان النكاح انما هو سنة (اي اذا ابتلي ١٢) وحكي ان رجلا كثر عياله فعجز عنهم واراد
الفرار من البلد فبعث الله تعالى اليه ملكا على صورة آدمي فقال له اتعمل لي اليوم بدينار فقال الذي عمل
تأمرني فقال عمل ان تدخل الماء من البئر مقدار ما تروي عصفورة فصرح الرجل جاء على رأس البئر و
اخذ الدلو والرشاد وجعل يدخل الماء ويلقيه من البئر مقدار ما يروى في المقبرة والعصفورة تشرب
وكلما كان يدخل كاسا العصفورة تشرب ذلك حتى عجز عن الدخل فلما امسى قال للذي استاجره الى
تركت الاجر عليك فخل عني فان العصفورة لم تروى فقال له الملك ايها الضعيف انك لا تقدر ان تروي
عصفورة فكيف تقدر ان تطعم عيالك حتى تهرب عنهم واعلم ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين كذا في
التحفي وقال عليه السلام كثرة العيال فضيحة الرجال صدق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كذا في دقائق
الحقائق واعلم ان المبتدي لا يصبر فالاولى في حقه ان يتجرد عن العيال والتعلقات وفي العوارف عن ابن مسعود
رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لياتين على الناس زمان لا يسلم لذي دين
دينه الا من فر بدينه من قرية الى قرية ومن شاهق الى شاهق ومن حجر الى حجر كالثعلب الذي يروغ
بالواو متى ذلك يا رسول الله قال اذا لم تنل المعيشة الا بمعاصي الله فاذا كان ذلك الزمان حلت العزبة

قالوا وكيف يا رسول الله وقد امرتنا بالتزوج قال انه اذا كان ذلك الزمان فهلاك الرجل على يد ابويه فان
لم يكن له الابوان فعلى يدي زوجته وولده فان لم يكن له زوجة ولا ولد فعلى يد قرابته قالوا وكيف ذلك يا
رسول الله قال يعيرونه بضيق المعيشة فيتكلف ما لا يطاق حتى يورده موارد الهلكة ايضاً روى عن
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خيركم بعد المائتين رجل خفيف الحاذ قيل يا رسول الله وما خفيف الحاذ
قال الذي لا اهل له ولا ولد له وقال الجنيد من اراد ان يسلم دينه ويستريح بدنه فليعتزل الناس فان هذا
زمان وحشة والعاقل من اختار فيه الوحدة ولهذا قلنا الاولى في زماننا العزوبة في حق المبتدي لاني
شاهدت ورايت بعيني مرّات اوقات ان اكثر صاحب العيال كيف يغتمون لاجل الرزق بل يتكلمون بكلمات
الكفر نعوذ بالله منها حتى روي في الراجية لو قال يا رب روزي بر من فراخ كردان قيل توقف ابو المنصور
الديوسي في اكفاره ولو قال الرجل الرزق من الله وليكن ز بنده جستن بايد يكفر لان الله تعالى ضمن الرزق
بلا تعليق لقوله تعالى وما من دابة في الارض الا على الله رزقها الآيه والآن رايت ان اكثر الجهال الصوفية يكثرون
السوال الاغنياء وتسود وجوههم لكثرة السوال حتى يجتمعون الدنانير والدراهم الشبهات ولهذا يتزوجون حتى
لا ياكلوا الغير فلما يكثر العيال يضطربون ويغتمون لاجل الرزق بل يتكلمون بكلمات الكفر لان المال يفنى
عنقريب خصوصاً مال الشبهة لا بركة لها اصلاً وهم لا ينكحون لمتابعة النبي صلى الله عليه وآله وسلم حتى يفرحون
لكثرة العيال لانه قال عليه السلام تناكحوا تكثروا فاني اباهي بكم الامم ولو بالقسط وانما هم ينكحون لاجل الحرص
والحارص محروم لا سيما كيف يضطربون في وقت تولد البنات فلهذا بعضهم يفر وبعضهم يطلق الزوجة لان
في زماننا بكثر الاسراف بخلاف السلف لانهم يقنعون على القليل ولهذا لا يغتمون لاجل العيال والبنات اللهم اقطع
عنا التعلقات وارزقنا توفيق الطاعات والمرضات ما فيه الخيرات انك مجيب الدعوات وقاضي الحاجات
هم شرط پنجم آنکه دور کردن اندیشهاش اي اندیشه ماسوی الله لقوله تعالى واذكر ربك اذا نسيت
اي نسيت الغير لان القلب ما لم يخل من ذكر الغير لا يؤثر ذكر الله تعالى فيه اصلاً كذا في رسالة المكي هرگاه
غیررا فراموش کند ذاکر مذکور شود وجاء الحق وزهق الباطل ولله در قائله هرچه جز دوست بود در کنج از
خلوت دل کی بود در حرم شاه مجال دگران وفي الغوثية قال الله تعالى يا غوث الاعظم من شغل سوائي كان
صاحب النار يوم القيمة وقال يا غوث الاعظم لا تنظر الى الجنة وما فيها ولا تنظر الى النار وما فيها حتى تراني
بلا واسطة پس اندیشه ماسوی الله نکند چنانچه اندیشه دنیا وآخرت وغیر آن سه آنانکه بجز رویتو جای نگرند

کوته نظر است چه کوته نظر آمد * سه دیده اگر نیست تو جای دگر نظر کند * میل گشتم جهان تا در نظر تو دیدار
ولذا قیل الدنیا والآخرة مثل الاختین لا یمکن نکاحهما لواحد فمن اراد الدنیا فیطلق الآخرة ومن اراد الآخرة
فلیطلق الدنیا ومن اراد لقاء الله تعالی فلیطلقهما ولقد صدق من قال شعر ا مدروز تلک عروس
دخل دیگر است حرام * یکی زن را دو شوهر عقد یکجا کی بود * بدانکه آدمیان سه فرقه است طالب
دنیا وطالب عقبی وطالب مولی کما قیل الدنیا حرام علی اهل الآخرة والآخرة حرام علی اهل الدنیا وهما
حرامان علی اهل الله تعالی وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم القلوب علی ثلثة انواع قلب مشغول بالدنیا
وقلب مشغول بالعقبی وقلب مشغول بالمولی القلب المشغول بالدنیا فله المحنة والبلوی واما القلب المشغول
بالعقبی فله الدرجات العلی واما القلب المشغول بالمولی فله الدنیا والعقبی والمولی وحکی ان ابا حازم
الزاهد دخل علی سلیمان بن عبد العزیز الملک فقال سلیمان انت الزاهد فقال انت فسأل کیف فقال ان الزاهد
هو الذی یرضی بالقلیل عن الکثیر والدنیا قلیل لان الله تعالی قال قل متاع الدنیا قلیل والآخرة کثیر وقد
بالدنیا عن الآخرة فقد رضیت بالقلیل عن الکثیر فانت الزاهد. روی ان الدنیا من اولها الی آخرها لو صارت
ذهبا وجوهرا ما بلغت موضع اصبع واحد من الجنة ولو برزت الحور العین من الجنة الی الدنیا لماتت بصور
الدنیا کلها عند رؤیتها وما احیا عملا ولو نظرت الی الدنیا نظرة لمات اهلها من طیبها ولو جمعت الدنیا باسرها
ووضعت فی بیت من بیوت الجنة لکانت کبحر واحد فی السماء ولذا قال بعض اهل الطریقة طالب دنیا
مخنث وطالب العقبی مؤنث وطالب المولی مذکر وطالبان مولی با اولیا زاهد و اولیا اند چه غیر تسمند
لقوله تعالی الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون وپروای بهشت و دوزخ نکنند چنانچه گفته اند
لو کانت الجنة نصیبا للعاشقین بدون جماله لواویلا ولو کانت النار نصیبا للمشتاقین مع وصاله لو اتوبا
سه ایکه بهشت برین شود عذاب مدام عذاب * آتش دوزخ همه با تو گلام گلاب * وقال بایزید رحمة الله رأیت
ربی جل جلاله فی المنام فقلت یا رب ما الحلال وما الحرام وما الفرض وما السنة قال عز من قائل
الحلال طلب العقبی والحرام طلب الدنیا والفرض طلب المولی والسنة الصبر علی البلوی لی عزیز
طالب دنیا مخنث است وطالب عقبی مزدور است وطالب مولی سرور در رباعی دنیا طلبا چه گویمت بیجوری
عقبی طلبا چه گویمت مزدوری * مولی طلبا که داغ مولی داری * در هر دو جهان مظفر و منصوری *
فی مسائل الاتقیاء شریعت ترک دنیا دادن وطریقت ترک عقبی کردن وحقیقت ترک دون حق کردن

مولی سیدین وقال الشبلی رحمة الله الدنیا حرام علی طالب الجنة والجنة حرام علی طالب المولی
وطالب المولی لایحتاج الی الدنیا والعقبی وقال شیخ ابواسحق گازرونی طالب الدنیا اسیر وطالب
العقبی اجیر وطالب المولی امیر والله اعلم بالصواب چه **شرط ششم** آنکه پیوسته گفتن ذکر
لا اله الا الله کند وقال الله تعالی یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سدیدا ای قولوا لا اله الا
الله وقال الله تعالی والزمهم کلمة التقوی وهی کلمة لا اله الا الله وقال صلی الله علیه وسلم قولوا
لا اله الا الله حتی تفلحون ورسول علیه السلام فرمود وکل حسنة یعملها الرجل یوزن یوم القیمة الا
شهادة ان لا اله الا الله فانها لا توضع فی المیزان فانها لو وضعت فی المیزان ووضعت السموات السبع
وما فیهن کان لا اله الا الله ارجح من ذلك عبدالله بن عمر روایت کرد که از رسول علیه السلام شنیدم
که روز قیامت بنده بیارند که او را نود و نه نامه از عصیان باشد هر نامه مقدار مد نظر آن بنده پس نامه
را بخواند خدای تعالی او را گوید که ازین گناه شرمنده شدی بنده گوید یارب حالا چه فائده کند ناگاه
از میان آن صحیفه پاره کاغذی برآید و در وی کلمه لا اله الا الله نوشته باشد چون آن صحائف در
پله نهند وآن پارهٔ کاغذ در پله دیگر آن پله گران شود بتوفیق الله تعالی **رباعی** زنیم طبیبی که زحق
آگاه ست ✤ بر تخت ولایت حقیقت شاه ست ✤ گفتم که دوای دل بیمارم چیست ✤ خوش گفت که
لا اله الا الله ست ✤ **فرد** آنکس که همیشه طالب الله ست ✤ ذکرش همه لا اله الا الله ست ✤ وقال علیه السلام
ادوا زکوة ابدانکم فان زکوة ابدانکم قول لا اله الا الله محمد رسول الله وقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لکل شیئ مصقلة ومصلقة القلب ذکر الله تعالی وقال الله تعالی الا بذکر الله تطمئن القلوب انکم
آدمی را مسلمان نمیگویند تا کلمه لا اله الا الله نمیخواند وفی السراجیه من قال لا اله الا الله محمد رسول الله
نحکم بالاسلامه حکایت علماء سلف گفته اند که در سال دوازده ماه ست وحرف در کلمه لا اله الا الله
دوازده است اشارت بر آنست که هر بندهٔ مؤمن که دوازده حرف کلمه لا اله الا الله بر زبان راند
هر گناهی که درین دوازده ماه بوجود آید ببرکت این کلمه ازوی درگذرانند که کفر عنهم سیاتهم واصلح
بالهم در مفتاح الجنان مذکورست که شیخ عبدالله در کتاب شرف النبی آورده که بر پیشانی صد و بست وچهار
هزار پیغامبر نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله ای **طالب صادق** باید که ذکر گفتن بر وجود
بدووقت لازم گیری لقوله تعالی فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب وقال الله تعالی

واذکر اسم ربک بکرة واصیلا چنانچه حضرت مولوی معنوی رومی میفرماید بیت از ذکر همی نور فزاید
مه را + در راه حقیقت آرد گمره را + هر صبح و نماز شام در خود سازد + خوش گفتن لا اله الا الله را +
وفی عین العلم یا ابن ادم اذکرنی بعد الفجر ساعة وبعد العصر ساعة اکفک بعد موته ما بینهما
وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون من صلوة الغداة حتی تطلع الشمس
احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون الله من بعد صلوة العصر الی ان تغرب الشمس
احب الی من ان اعتق اربعة رواه ابوداؤد کذا فی المشکوة ای درویش ذکر کردن هر وقت لازم است اگر این
میسر نشود باید که هر وقت بر خود لازم گیری و استقامت کنی که در استقامت نفع بسیار است وفی الارشاد قال ابو علی
الجوزجانی رحمة الله کن صاحب الاستقامة لا طالب الکرامة فان نفسک متحرکة فی طلب الکرامة وربک
یطلب منک الاستقامة پس باید که ذکر دوام کند چنانچه قطرات آب که از جای علی الدوام بر سنگی بچکد اثر آن مرور ایام در
سنگ ظاهر شود و آن مقدار آب اگر یکبار بر آن سنگ ریختی در وی اثر نکردی و ازینست رسول خدا صلی الله علیه
وآله وسلم فرمود که احب الاعمال ادومها وان قل یا رحم پاک استقامت به ز صد کرامت + واتفق المشائخ قدس الله
سرهم علی ان المرید ما لم یداوم بذکر لا اله الا الله مدة قریبة باربعین سنة لا یصل الی الحقیقة الا الله بدانکه ذکر دو قسم
است یکی جهر دوم خفی اما الجهر فلقوله صلی الله علیه وآله وسلم اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون انکم مراؤن
ولقوله صلی الله علیه وآله وسلم یقول الله انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته
فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منهم مبتدی را باید که ذکر جهر بر خود لازم گیرد تا قلب او روشن
شود و ذکر خفی از جهر پیدا گردد بیت میکوش بذکر جهر گر مرد خفی + کز جهر شود تمام تو در دو خفی + خود ذکر خفی
ز جهر پیدا گردد + زانکو که زرشت جلی خط خفی + وفی عین العلم الجهر ینبه القلب ویجمع الهمة ویصرف
السمع الیه وینفی النوم والکسل ویزید فی النشاط ویوقظ الراقد ویرغب فی العبادة کورد فی الحدیث ان
الملائکة وعمار الدار یستمعون قرائته ویصلون بصلوته والمتعدی افضل وتضاعف النیة بصاحب الاجر
وقیل لا یترک الذکر باللسان خشیة الریاء بل ینبغی الذکر فی الجماعة باللسان وان حصل الاعتلال بالریاء
لما تحصل برکة الجماعة باجتماع القلوب والانفاس وفی مشکوة المصابیح عن بریدة قال دخلت مع النبی
صلی الله علیه وآله وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرء القرآن ویرفع صوته فقلت یا رسول الله اتقول
هذا مراء بل مؤمن منیب قال وابوموسی الاشعری یقرأ ویرفع صوته فجعل رسول الله صلی الله علیه وآله

وسلم يتسمع لقرأته الحديث فعلم انه عليه السلام حسن الجهر وفي الخلاصة روي ان ابا الدرداء رضي الله
تعالى انه كان يكثر الذكر فقيل لمجنون انت فقال ما هو جنون ولكن شفاء من الجنون والى هذا المعنى اشار
العلامة ابن القيم عند قوله صلى الله تعالى عليه واله وسلم خير الذكر الخفي قال ومعنى الخفي ان يكون القلب سالما
عما يعرض له من الواردات الدنيوية والنفسانية والشيطانية فاذا سلم منها كان ذكره الخفي افضل من الجهر لكن
المبتدى لا ينقطع عنه هذا الواردات الا بالجهر والذكر في حق المبتدى افضل من غيره ولو كان مفضولا والله
اعلم فلا اشكال في الحديث فان قلت ما تقول في قوله تعالى واذكر ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر
هذه الاية تنفي الجهر قلت المراد بنفي الجهر في الاية كما ذكره المفسرون اثبات الذكر بالتوسط لان خير الامور
اوسطها فلا تنفي الاية الذكر الجهري فان قلت ان في الجهر رياء قلت وقال عليه السلام الرياء قنطرة
الاخلاص فلا اشكال والله اعلم بالصواب از حضرت شيخ نجم الدين كبرى قدس سره العزيز منقول ست كه
فرموده اند ذكر زبان اگرچه از وی غفلت باشد آن را نوریست که اگر ظاهر شود بر نور عرش غالب آید کذا فی المجمع
میر عبد الاول و حضرت خواجه بهاؤ الدین نقشبندی قدس سره العزيز فرموده اند ذکر باتفاق علما در نفس اخیر
بلند گفتن و تلقین کردن جائز ست و درویش را هر نفس نفس اخیر ست طریق ذکر جهر اینست که کلمه لا اله الا الله
باواز بلند بخواند اما طریق ذکر جهر سهروردیان اینست که اول سیزده بار درود بخواند یا زیاده اگر وسعت وقت
باشد و درود اینست که اللهم صل على محمد عبدك ونبيك ورسولك النبي الامي وعلى آله واصحابه وسلم
بعده سیزده بار یا غفار اغفرنی گوید بعده سیزده بار یا ستار استرعیبی گوید بعده سیزده بار یا وهاب
هب ایمانی گوید بعده سیزده بار یا تواب تب من فضلك گوید بعده سیزده بار لا اله الا الله گوید با مد و با ادغام
بعده سیزده بار الله گوید بعده سیزده بار الا الله گوید بسکون ها سیزده بار الله با تحرک او با دغام چون
الا گوید بر زمین نظر کند چون هو گوید طرف آسمان نظر کند بعده لفظ یا حی گوید تا آنکه همه اعضاء او
بیهوش شود بلکه بعضی اوقات از دهن او خون ظاهر شود واما الذكر الخفي فلقوله تعالى واذكر ربك
في نفسك تضرعا وخفية الاية ولقوله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم خير الذكر الخفي ـــه بکن ذکر
خفی چندانکه گردی ✤ کنی حاصل ز غیر دوست فردی ✤ بکن ذکر خفی و فکر مخفی ✤ که گردد ذات تو در ذکر
مخفی ✤ بدانکه ذکر خفی را انواع ست اما افضل ترین ذکر ذکر چار ضربی ست که صیقل زنگ دل ست و مسهل
علت اندرونی ابیات هست دیگر چار چیز ای یار من ✤ گر بجا آری شوی خاص من ✤ در شب

باریک ذکر چار ضرب * هست زین چارت بالحاس حرب * تا بدین هر چار با چارت مدام * تا حلاوت
یابی از ذکر دوام * ذکر خاصان هست دیگر چار ضرب * سر شیطان زن زین چار ضرب * کی توانی
کرد تو النفس حرب * تا نگیری پیر و این چار ضرب * آمد این ذکر از شه موسی رضا * آنکه مدار
نسل پاک مرتضی * تا بدین تلقین رسید علی * آنکه بوده مستفیض از هر ولی * یک هزار و
چار صد از اولیا * دید در شهر جهان آن رهنما * چون بکشمیر آمد آن روشن ضمیر * گشت کشمیر از
طفیلش کبر میر * چون نموده روی آن مه در سریر * شد منور باطن برنا و پیر * یا الهی روز
محشر با امیر * حشر کن ما را و دست ما بگیر * ایکه هستی رهبر پیران امیر * ما تو را مستعمل ورد پیر *

بیان تلقین ذکر چار ضرب بیت ابتدای ذکر گو تو ده درود * پس بگاه بار خوان
اخلاص زود * هم مربع می نشینی آن زمان * استعانت جوی از پیران جوان * چشم دل یکتا
سوی حق نگر * تا نبینی غیر حق چیزی دگر * سر فرود آری و گوئی لفظ لا * می کنی نفی از
جمیع ماسوی * لفظ لا گویان کنی تو بیت راست * هم اله گویی تا زانوی راست * پس بگو الا بعد
سر برآر * تا نماید دولت گردد عیار * بار گو الله و بر دل سر نه * دم رها کردن همین بست بعد
گر برآری دم بگیرد هم این چنین * هست سنت از رسول المرسلین * ور برآری بعد سه یا پنج دم *
هم روا باشد ترا ای محترم * ور زیاده میکنی تا بست و هیچ * بعد هیچ آری بدست و لیس گیج
بزرگان فرموده اند که در ذکر خفی بدین طریق منفعت بسیار است در اندک روز فتح باب شود و طریق این
ست حبس دم کرده لفظ الله بسکون ها در دل خود ضرب دهد و انگشت ابهام دست راست بر گوش راست
نهد و ابهام دست چپ بر گوش چپ نهد و انگشت سبابه دست راست بر چشم راست نهد و سبابه دست چپ با
بر چشم چپ نهد و انگشت وسطی از هر دو دست بر بینی نهد و باقی انگشت خنصر و بنصر بر دهان نهد و لفظ
الله گویان در دل خود ضرب دهد و صورت پیر خود تصور کند تا ثمره آن عیش دهد امید هست که در بعضت روز
شاهد و یابان شاء الله تعالی فر دلی بند و گوش بند و چشم بند * در بیابی وصل حق برس بجهد *
و فی تحفة المریدین ذکر بر دو نوع ست ذکر تقلیدی و ذکر تحقیقی ذکر تقلیدی آن ست که
بی تلقین از کامل مکمل از افواه عوام یا از روی رساله یاد گیرد و بآن مشغول شود و آنرا احسان اثر باشد
و ذکر تحقیقی آنست که از صاحب تکمیل که مجاز و مرخص در ارشاد شده باشد از صاحب دیگر تم و تم حتی

اتصلت السلسلة الی النبی علیه السلام تلقین یافته باشد و بر دست او توبه کرده و از جمیع ماسوی بدر رفته
آمده باشد و مقرر و مشخص و مجرب ست که ذکر تقلیدی چندان نتیجه نمیدهد بخلاف ذکر تحقیقی که ارباب حقیقت
بتقدیم رسانیده اعلم ان من شرائط الذکر ان یکون الذاکر علی طهارة کاملة من الوضوء والغسل
وطهارة البدن وطهارة الثیاب وطهارة الموضع وقیل وان اغتسل بدل الوضوء کان افضل وقد
ثبت باجماع الامة ان الغسل افضل من الوضوء **قال ابا یزید البسطامی** لم ازل ثلثین سنة
کلما اردت ان اذکر الله تعالی اتمضمض واغسل لسانی اجلالا لله وقیل کان یغسله بماء الورد
وقال ابو میسرة لا یذکر الله تعالی الا فی مکان طیب وان یقعد مربعا متوجها الی القبلة واضعا یدیه
علی فخذیه او یاخذ براحته کفه الیسری ظهر کفه الیمین وباطن ابهامه الیسری ظاهر ابهام الیمنی
کما فعل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ویتربع فی وقت الذکر بیت مظلمة لا یدخله شعاع الشمس
وضوء النهار در کنز مذکورست که مربع نشستن در همه اوقات منهی ستالا در وقت ذکر کردن که خواجه عالم
چون نماز گذاردی در مقام خویش مربع بذکر گفتن نشستی تا آفتاب بر آمدی وفی الارشاد ویکون الذاکر
فی حال ذکره اما مغمض العینین او فی مظلم لا یحتاج ان یغمض عینیه وان کان فی موضع مضیء
یغمض عینیه فهو اجمع لهمه **ای طالب صادق** اگر ذکر باخلاص نباشد وبغفلت باشد چندان
فائده نمیدهد بلکه خوف عظیم باشد چنانچه حدیث قدسی ست من قال الله وقلبه غافل عن الله فخصمه فی الدارین
الله وفی روایة فعلیه لعنة الله قال بعضهم صحبت ابا حفص النیشاپوری اثنین وعشرین سنة
ما رایته ذکر الله عز وجل علی حد الغفلة ما کان یذکره الا علی سبیل الحضور والتعظیم وکان اذا ذکر الله
تغیر علیه حاله ولقد صدق من قال ؎ دلی آگاه می باید وگرنه ٭ گدا هر لحظه بی یاد خدا نیست ٭ وفی کنز
العباد فی الاخبار ان ثلثة اشیاء لا یزن عند الله تعالی قدر جناح بعوضة الصلوة بالعادة والذکر بالغفلة
والصلوة علی النبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم بغیر الحرمة ؎ سبحه در دست تو همی گوید ٭ دل بگردان
مرا چه گردانی ٭ وقال الله تعالی واذکر ربک اذا نسیت ای نسیت الغیر فعلم ان الذکر بالغفلة لا فائدة
فیه ولا یخفی ان للذکر فوائد کثیرة لا یحتمل هذا المختصر ضبطها والله اعلم بالصواب **تم شرط هفتم**
آنکه دائم در فکر بودن **ش** وقال الله تعالی الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض وقال علیه السلام تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة وقال علیه السلام

تفکر ساعة خير من قيام ليلة و سه دو قائله سے اهر که ذکر و فکر نموده ندر ابتدا + ذکر تش جوشید
آمد و فکرتش چو انگبین + قال حکیم التفکر سراج القلب يرى به خيره وشره ومنافعه ومضاره
وكل قلب لا تفكر فيه فهو في ظلمات يمشي وقال بعضهم التفكر نقد العمل وحفظ من الخلل وقيل
التفكر مرآة فناء الدنيا وزوالها وميزان بقاء الآخرة ودوامها وفي الخلاصة عن الجنيد انه
قال التفكر افضل من العبادة لان العبادة ينقطع عن المؤمن في الجنة والتفكر لا ينقطع عنه وفي الخلاصة
الخالصة فقال اهل الحقيقة الفكر هو احضار ما في القلب من معرفة الاشياء وحكى انه قيل
لابراهيم بن ادهم انك تطيل الفكرة فقال الفكر مخ العقل في السنة روى عن بعض الصحابة رضي
الله عنه انه قال من عجز عن فضل العلماء فعليه بالفكر و پیغمبر فرموده صلی الله علیه وآله وسلم تفکر یکساعت بهتر از
طاعت آدمیان و پریان است في شمائل الاتقياء حضرت عائشه رض فرموده كان رسول الله صلى الله تعالى عليه
آله وسلم دائم الفكر طويل الحزن و در رساله فیروز شاهی مذکور است بدانکه تفکر بر سه نوع است یکی تفکر در
عیبهای نفس خود تا آنرا باصلاح آرد و این بمنزله عبادت یکساله روز است دوم تفکر در نعمتهای باری تعالی در حق
خود تا شکر آنرا بطاعت گزارد و این بمنزله عبادت یکسال است و سوم تفکر در آفرینش باری تعالی آسمانها
و زمین بآراده استدلال بر وحدانیت باری تعالی جل جلاله و این بمنزله عبادت شصت ساله است بدانکه بسیار
برین است که من عرف من عرف نفسه فقد عرف ربه مرتین فکیف یکدیگرین متعدی باین بگو مشغول باشد منتهی شود کلام
من عرف نفسه فقد عرف ربه یعنی هر که شناخت نفس خود را بالعجز و نقصان تحقیق شناخت پروردگار خود
را که توانا است و کامل و قوی احتمال دارد که معنی این باشد که هر که شناخت نفس خود را که دشمن اوست و در
درو است شناسد خدای خود را چونکه وقتیکه در دو داند که صاحب خانه واقف شد البته دور شود و صاحب خانه را واقف
اسرار شود که عرفان حق است یا گوئیم که وقتیکه شناخت نفس خود را که فانی است و وجود موهومی دارد کل شیء
هالك الا وجهه له الحكم واليه ترجعون پس شناسد که خدای تعالی جل شانه باقی است و وجود وجود اوست
دیگر ماسوی الله وجود موهوم است چنانچه پیغامبر صلی الله علیه وآله وسلم قول لبید را تحسین کرده الا كل
شيء ما خلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائل ای طالب صادق شیطان هیچ وقت حمل میکند مگر وقت
هستی وقتیکه معنی من عرف من عرف نفسه فقد عرف ربه تکلف تکدیش گیرد پس شیطان حمل میکند در رساله
خواجه جنید مذکور است که اوقات تفکر و تاثیر آن این است که اگر تفکر بعد از ظهر کند حضور و رضا و تسلیم

حاصل شود و درشب سیاہ روشنائی دل و یقین باید وعیوب نفس و ہوا اسمانیہ شود و در سحرگاہ کشف باطن و
معرفت رونماید و از عقبی چیزی نمودار شود و مستجاب الدعوات گردد فی رسالۃ الغریب مسطور ست
تفکر در از ازل و ابد کنند کہ در ازل بامن چہ کردہ اند و در ابد چہ خواہند کرد پس باید کہ مردم در ہمہ وقت در فکر باشد
و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متواصل الاحزان ودائم الفکر قال الفقیہ اذا اراد الانسان
ان ینال بفضل التفکر فلیتفکر فی خمسۃ الاشیاء اولہا فی الایات والعلامات والثانی فی النعماء والثالث
فی ثوابہ والرابع فی عقابہ والخامس فی احسان اللہ وجفائہ وما یتفکر فی ما سوی ذالک فذالک وسوسۃ
فکرہ ان کان فی غیر الحبیب ٭ ما لکم فی نشاۃ الاخری نصیب ٭٭ وفی مختصر الکفایۃ الشعبی
روی ان الحسن البصری رضی اللہ تعالی عنہ کان یقول لعیالہ لا تکلمونی فی ثلثۃ اوقات احدہا عند
الاکل فانی اتفکر عند کل لقمۃ ان ہذا اللقمۃ یکون زادا الی الجنۃ ام یکون الی النار والثانی عند النوم
فانی اتفکر انہ کیف یکون نومی فی القبر والثالث عند الفراغ من الصلوۃ فانی اتفکر اقبل منی او رد
لیکن بدانکہ تفکر کردن در ذات باریتعالی ممنوع ست لقولہ علیہ السلام تفکروا فی ایاتہ ولا تتفکروا
فی ذاتہ فی رسالۃ المرصاد قال علیہ السلام انہ مر علی قوم یتفکرون فقال لہم تفکروا
فی الآلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ تفکر در ذات ممنوع ست بجز خاص الخاص کہ حق تعالی رمزی از
رموز و سری از اسرار بر ایشان کشف کردہ ست و فی عین العلم قال علیہ السلام لا تفکروا فی ذات
اللہ تعالی والعقل یعجز عنہ عجز الخفاش عن ضوء النہار وحقائق الصفات کذالک فلا یطیقہ الا
خواص احیانا اگر در ذات تفکر کنند در فکر افتند کما فی المشکوۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من
خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ہذا ما خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذالک شیئا
فلیقل امنت باللہ ورسولہ متفق علیہ پس معلوم شد کہ فکر در ذات باریتعالی کردن بکفر میکشد نعوذ
باللہ من ذالک در فصل الخطاب آوردہ کہ مقام بزرگترین تفکر در ذات وصفات وی ست سبحانہ ولیکن
چون خلق طاقت آن ندارند وعقول بدان نرسند شریعت نہی فرمودہ است وگفتہ در وی تفکر مکنید
و این دشواری از پوشیدگی جلال حق ست سبحانہ لا بلکہ از روشنی است کہ بس روشن ست و بصیرت آدمی

سیفنست طاقت ندارد بلکه دران مدهوش و متحیر شود چنانکه خفاش نور نمی بیند که چشم او ضعیف
است طاقت نور آفتاب ندارد و دوست چون اندک مایه نور آفتاب باشد با بتدا آنکه چیره است خاطر تر
ولیکن نور نیس ظاهرست از چشم عوام خلق درین درجه اند اما صدیقان و بزرگان را طاقت این نظر تا
ولیکن بر دوام بر آن هم طاقت شود چونکه در چشمه آفتاب تواند نگریست لیکن اگر مداومت کنند بر
باشد کنا میاشود همچنین درین نظر هم بی عقل بود و لا یخفی فان للفکر فوائد عدیدة لا یحتمل
هذا المختصر بسطها والله اعلم بالصواب **ثم شرط هشتم** آنکه در خوردن رعایت کند که بیش
زیاده خورد و کم خورد چنانچه از عبودیت باز ماند و بیرون کشد لقوله تعالی کلوا واشربوا ولا تسرفوا وان خیر
الامور اوسطها و فی خزانة المفتین والنبی علیه السلام ما اکل فی جمیع عمره الا سبع لقمات ولا یجوز تقلیل
الاکل حتی یضعف عن اداء الفرائض والسنن **ای درویش** باید که پای از اعتدال بر نکشی گر مستعدل
هستی رستی **نظم** معتدل گشت هر که اهل دل است * در جمیع امور معتدل است * هر که بیرون ز اعتدال نهد
رود در عرصه زوال افتد * **قال الغزالی** فی الاحیاء اعلم ان المطلوب الاقصی والمقصود الاعلی
جمیع الاحوال والاخلاق الوسط ان خیر الامور اوسطها والعالم یدرك ان المقصود الوسط لان
الطبع اذا طلب غایة الشبع والشرع یسعی ان یمدح غایة الجوع حتی یکون الطبع باعثا والشرع
مانعا فیتقاومان ویحصل به الاعتدال وقال الشیوخ شیخ شهاب الدین السهروردی قدس
سره اذا اراد الجوع ان لا ینقص من عادته الا مثل اذن السنور وکذالك ینقص کل یوم او یومین مثل ذلك
حتی یقل قوته فان نقص عن القوت المعتاد قدرا کثیرا دفعة واحدة یضره الجوع ولا ینفعه در شرح
مختصر مذکور است که طعام خورد وجه ستایکی فرض است که از ترس هلاکی خورد در یتوجه ثواب اجر بسیار
است و اگر نیت از ترس خورد نیز ثواب واجر بسیار است قال علیه السلام المؤمن القوی احب الی
الله تعالی من الضعیف و اگر برای زیادتی قوت خورد مباح است نه ثواب و نه گناه و اگر برای سیری
خورد حرام است اگرچه طعام حلال باشد مگر به نیت صوم یا برای خاطر مهمان یا اگر کسی مهمان است:
بدانکه یکی از آداب طعام آنست که هر دو دست را پیش از طعام بشوید قال رسول الله صلی
الله تعالی علیه وآله وسلم الوضوء قبل الطعام ینفی الفقر و دیگر هر دو دست بشوید بعد از طعام
لقوله علیه السلام الوضوء بعد الطعام ینفی اللمم و بعضی از علما گویند که دست بشوید قبل الطعام

سنت سومی ست علیہ السلام و دست شستن بعد الطعام سنت حضرت خاتم النبیین ست صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و دیگر تسمیہ گفتن قبل از طعام ست لقولہ علیہ السلام من احب ان یکثر خیر بیتہ فلیتوضأ
اذا حضر غذاؤہ ثم یقول بسم اللہ و بعضی اعلمای گویند مستحب آنست کہ در لقمہ اول بسم اللہ گوید و در لقمہ
دوم بسم اللہ الرحمن و در لقمہ سوم بسم اللہ الرحمن الرحیم گوید و دیگر از آداب این طائفہ آن ست کہ در حین
طعام خوردن غافل از منعم حقیقی نباشند و بعضی از اہل سلوک فی حین الاکل بذکر یا بمراقبہ مشغول
می باشند و بعضی عند الشروع فی الاکل شروع بتلاوت سورۂ از قرآن میکنند تلاوتی کہ مقرون بتدبر
و تفکر باشد چون تدریج طعام و آداب آن شنیدی و دریافتی اکنون حال جوع باہوش بشنو در باب
و فی خلاصۃ السلوک قال اہل المعرفۃ الجوع مقام الاولیاء و طعام الانبیاء و قال علیہ السلام
سید الاعمال الجوع و قال النفس فی لباس الصوف و فی العوارف حد الجوع ان یلبزق فاذا لم یقع
الذباب علی بزاقہ دل علی خلو المعدۃ من الدسومۃ و صفاء البزاق کالماء الذی لا یقصد
الذباب روی ان سفیان الثوری و ابراہیم ابن ادہم کانا یطویان ثلثا و کان ابوبکر رضی اللہ
عنہ یطوی ستا و کان عبد اللہ ابن الزبیر یطوی سبعۃ ایام و فی مطالب المؤمنین ولا یاکل
کل بشہیہ لانہ من الصرف قیل کل ما کان للہ تعالی فلیس من السرف وان کثر و ما کان لغیرہ
فہو سرف وان قل و قیل الجوع کسحاب فاذا جاء لقلبہ قطر الحکمۃ قال ابو یزید الجوع
نور والشبع نار الشہوۃ مثل الحطب یتولد منہ الاحراق و لا تطفی نار حتی تحرق صاحبہ
و فی اخلص الخالصۃ قال اہل المعرفۃ الجوع مقام الاولیاء و طعام الانبیاء قال اہل الشر
الجوع تہذیب الاولیاء و تعذیب الاعداء قال اہل الطب الجوع ینفی الداء و یقوی الدواء و فی
خلاصۃ الحقائق قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضحک الجائع خیر من بکاء شبعان
و عن احمد بن ابی الحواری انہ قال ما اطعمت نفسی طعاما منذ اربعین سنۃ الا الوقت الذی
اباح اللہ لی المیتۃ و قال حکیم من یشبع یوما خرج منہ عقل لا یرجع الیہ ابدا و حکی ان رجلا
قال لابی منازل السمرقندی ان النوم یوبخنی حلمنی شیئا فقال اقل الاکل یا بنی ہر کہ خواہد کہ تحصیل
کمالات کند و بدرجہ کمالات رسد و مقامات عالیہ بدست آرد این چہار چیز بر خود لازم گیرد قلۃ الکلام
و قلۃ صحبۃ الانام و قلۃ المنام و قلۃ الطعام و روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ

قال ان الشیطان لیجری من بنی آدم مجری الدم فلا ضیقوا مجراه بالجوع والعطش وحکی
عن بشر بن الحارث انه قال الجوع یصفی الفؤاد ویمیت الهوی ویورث العلم الدقیق وفی
خلاصة السلوک روی عن عمر بن الخطاب انه کان یاکل فی کل یوم ولیلة مرة واحدة
وکان اکله احدی عشر لقمة وکان اذا اراد رجل یکثر الاکل فالی القصاب مرة بالدرة
یروی عن ابی بکر الصدیق انه کان یدخل الخلاء فی کل اسبوع مرة وحکی ان
ابراهیم بن ادهم اذا جاع نادی باعلی صوته وقال ان ملوک الارض من هذا الطریق فقل
وای طریق مع الجماعة قال ان الله تعالی اطعم المجوس وهم یعبدون النار ولا یطعم الذی
یطلب رضائه اللیل والنهار وقال بعض الحکماء خمسة اشیاء ابتلی بها الناس وکان
هلاک دینهم منها الاول حب الشبع ومنه قساوة القلب الثانی حب النوم وفیه نقصان العمر
والثالث حب الراحة ومنه الافلاس من العمل الصالح والرابع حب المال وفیه حساب طویل
وعذاب شدید والخامس حب الثناء وفیه ذهاب السنة وابطال الاعمال وقال حکیم ان
البطون اذا شبعت صارت الارواح اجسادا واذا جاعت صارت الاجساد ارواحا وفی
القشیری وقال ابو محمد عبد الله بن محمد الخراز الجوع طعام الزاهدین والذکر طعام العارفین
بدانکه گرسنگی را چند فائده است اول وجود ظاهری همیشه صحیح باشد که منبع همه امراض بسیار خوردن است
نه زیر خوردن روزی صد میرد + رکم خوردن کسی را تب نگیرد + ای برادر هیچ چیزی شکسته
قیمت ندارد مگر دل که هر چند که شکسته تر قیمتش بیشتر این سخن را یاد گیر که چون موسی علیه السلام گفت
الهی ترا کجا جویم فرمان رسید که نزدیک شکسته دلان گفت الهی شکسته تر از من کسی نیست فرمان آمد که من نیز انجا هم
همدرین معنی گفته اند که اگر درویشی را شبی لقمه میکند وآن شب شب معراج او بود اتفاق کرده
گفته اند که اگر فرعون گرسنه بودی اصلا دعوی خدائی نکردی چنانچه گفته اند که بر گرد شکم دنبال رود
شیطان او را درکنار گیرد وانگر سنه که حقه باشد بگریزد وگفته اند که گرسنگی بار بیست که خریداران رحمت
رعایت نمارد وسیری آفتی وبلائی است که حر کفر ومعصیت نماید در حدیث قدسی من جاع بطنه وحفظ
لسانه + علمته الحکمة ولو کان کافرا + وحکی ان ابا حنیفة کان یاکله بیته اکل
الطیر وفی الخلاصة عن یحیی بن معاذ انه قال من کثر شبعه کثر لحمه ومن کثر لحمه

کثر شربه ومن کثر شربه کثرت ذنوبه ومن کثرت ذنوبه قسی قلبه ومن قسی قلبه غرق فی الآفات
نظم چون خوری بیش پیل باشی تو ٭ کم خوری جبرئیل باشی تو ٭ کم خوری ذهن وفطنت وتمیز ٭
پرخوری تخم خواب والتمییز ٭ بدانکه تخم طعام تخم آبست وآب تخم خواب وخواب تخم غفلت وغفلت
تخم دوزخ حکی عن ذی النون انه قال ما شبعت قط الا عصیت او هممت بمعصیة حدیث
شمس الدین رحمة الله علیه روایت کرده که روزی حضرت مولانا قدس سره العزیز فرموده اند که در
وجود آدمی سه هزار مارست و هر هزار مار بیک لقمهٔ اکل زنده میشود و اگر از سه لقمه یک لقمه کم کنی هزار
مار در نفس تو مرده میشود و اگر دو لقمه کم کنی دو هزار مار کم میشود وقال علیه السلام لیس شئ ابغض
علی الله عز وجل من بطن ملآن وقال یحیی بن معاذ الرازی رحمة الله علیه لو کان الجوع
یباع فی السوق کما کان سائر الاشیاء ینبغی لطلاب الآخرة اذا دخلوا السوق ان لا یشتروا غیره
وقال سهل ابن عبد الله لما خلق الله تعالی الدنیا جعل فی الشبع المعصیة والجهل وجعل فی الجوع
الحکمة والعلم وقال یحیی بن معاذ الجوع للمریدین ریاضة وللتائبین تجربة وللزهاد سیاسة وللعارفین
مکرمة قال ابو علی رودباری اذا قال الصوفی بعد خمسة ایام انی جائع فالزموه بالسوق ومروه بالکسب
وفی الجواهر الکلم قیل لممشاد الدینوری رحمة الله اذا جاء الفقیر ای شئ یعمل فقال یصلی قیل
فان لم یقدر قال ینام قیل فان لم یقدر فقال ان الله لا یخلی الفقیر عن احدی ثلث اما قوة او غذاء
او اخذة وقال لقمان لابنه اذا امتلات المعدة نامت الفکرة وخرست الحکمة وقعدت الاعضاء عن
العبادة وقال علیه السلام ان اهل الجوع فی الدنیا هم اهل الشبع فی الآخرة وقال امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی
الله تعالی عنه ایاك والبطن فانها ثقل فی الحیوة ونتن فی الممات بدانکه این گرسنگی کرا دهند وکرا بخشند که ذلك
فضل الله یؤتیه من یشاء وگفته اند که طعام چنان خوری که تو اورا خورده باشی نه همچون که او ترا بخورد چنانچه
اگر تو اورا خوری همه نور شود و اگر او ترا خورد همه دود گردد حکایت میکنند که درویشی یک شب دو من طعام
بخوردی تا سحر ختم قرآن بکردی صاحبدلی بشنید وگفت اگر نیم نان بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر
بودی مثنوی اندرون از طعام خالی دار ٭ تا در و نور معرفت بینی ٭ تهی از حکمتی بعلت آن ٭ که پری از
طعام تا بینی ٭ نعم من قال شعر گرچه خدا گفت کلوا واشربوا ٭ لیک نگفتست بخور تا گلو ٭
بدانکه اصل همه ریاضتها کم خوردنست وظلم بر نفس نمودنست چنانچه حق سبحانه وتعالی وحی کرد

مهتر او علیه السلام را عادتست که آن محتنی عادتها عن نفسه وخالف النفس والشیطان
واعصهما + وان هما محضاك النصح فاتهم + ولهذا قال القاضی شریح العجب ان کل حیوان یهرب
من عدوه ومخالفه الا الآدمی فانه یطیع عدوه ویؤلفه کذا فی کتابة السعی ولابد للمجاهد ان یجاهد
مع النفس والشیطان نقل است از امیر کبیر سید علی همدانی قدس سره گفت که من صد و هشتاد و دو روز
هیچ چیز نخوردم و اگر گرسنه می بودی هیچ چیز می خوردم تا بیداری که بزرگان دین مطلب را آسانی
یافته اند کار آسان نیست با درگاه او + خاک می باید شدن در راه او + زهم خوردم روز و شب
عمر از + تا نصیب داری درین کردار + کما قال الله تعالی ام حسبتم ان تدخلوا الجنة الآیه و بعضی
از علما در تقلیل طعام نوعی مبالغه کرده اند که بار جایت کم خوردی بیمار ایستاده شو و سحرگاه از دو آست که
طعام چنان خورد که ثلثان جوع او برود و یک ثلث جوع باقی بماند بلکه از شهر ضعیف سیر شود و دو ضعیف بخورد در
و آیینه شیخ مجد الدین رحمه گفته که اتبع الرخصی و کرده است مبتدیان بخواهد بود و فی ارشاد المریدین
باید که از نیم من طعام شرعی در بیست و روز زیاده نخورد و کمتر از نصف سیر امی طالب صادق
هر آنکس که گرسنگی اختیار کند باید که چهار موت بر خود لازم گیرد یکی موت ابیض و آن گرسنگیست و دوم
موت اسود و آن صبر کردنست بر عداوت مردم و سوم موت احمر و آن عبارتست از مخالفت نفس
و چهارم موت اخضر و آن عبارتست از پاره های که بر خرقه دوختن و یروی ان رابعة
العدویة کانت مریضة فدخل علیها الحسن عائدا وقال لها ما تشتهین قال اشتهی ثمرة منذ
اربعین سنة قال فما یمنعك من ذلك وانت فی معدن التمر قال اخاف من نفسی ان اعطیتها
مرادها قد طمعت فیما هو اکثر منها فاحذر فی الله تعالی بذلك قال الحسن البصری رحمة الله تعالی
لما خرجت من عندها رأیت غرابا یطیر وقد اخذ ثمرا فی رجلیه فلما استاخذاء مرلها القاها
فاخذتها وادخلت علیها وناولتها ایاها فجعلت تردد وتقول لا ادری من یحمل الطائر هی او من یحمل
مطلوم ثم قالت الا ان التمر حرام علی حتی تلقی الله تعالی وحکی ان ابا بکر بن طرخان رحمة الله
کان جالسا فی اصحابه فقال انی اشتهی منذ ثلثین سنة ان اری ماء جاریا وعدا معلقا فی الکرم
فقال له واحد من اصدقائه انك تعلم ان لی کرما ورثته من اجدادی [illegible] ما تشتهی و
لو تفضلت بالخروج معی تلامیذك وعظمت المنة علی بذلك فتعلل وقال لم تطرحنی کبا ذحل

علیه بعد اربعة ایام واقول ان انتظر العدة فلا تجیب فقال فی الیوم الرابع یا فلان
عنقت نفسی عن البلوغ الی ههنا منذ ثلثین سنة فیقبح من ان اعطی شهوتها فی اخر
العمر کذا فی کفایة الشعبی و در حکایت آمده است که ابو القاسم صفاری سی سال نفس
خود را نان گندم نداد نفس او الحاح کرد و گفتن گرفت که یکبار نان گندم بر بخشان شیخ قبول
نمی کرد شبی خواجه کائنات صلی الله تعالی علیه وآله وسلم را در خواب دید و فرمود که نفس
خود را بمرادش برسان یک بار او را نان گندم بخوران گفت یا رسول الله نفس من گستاخ خواهد شد و
درجهٔ من ناقص خواهد شد فرمود که درجه تو ناقص نخواهد شد یکبار او را نان بده گفت یا رسول الله
سنکه باشم که امر شما بجا نیاورده باشم چون از خواب بیدار شد روز صایم شد و چون شب نزدیک
رسید نفس او را گفتن گرفت که وقت افطار نزدیک رسیده نان گندم می باید شیخ گفت نان
جو موجود است و نان گندم من ندارم هم برین قناعت کن نفس گفت قولیکه بحضور خواجه کائنات
کرده باید رسان همچنان بود که مردی آمد و قرص گندم پیش شیخ نهاد شیخ گفت ای نفس من
بخور نفس گفت پیش ازین سی سال گاه گاهی نان گندم بخورده ام فاما شهد وقتی نچشیدم اگر
لطف فرمائی قدری شهد بیار تا برابر این قرص مرا بدهی و من بعد ازین آرزوی دیگر نخواهم
کرد شیخ گفت ای نفس نان گندم قبول کردم و از برای شهد هم گفتن گرفتی و برمرا بهای شهد
نیست نفس الحاح می کرد و شیخ رد میکرد ناگهان مردی آمد کاسه پر از شهد گرفته پیش شیخ بنهاد
و شیخ بترسید و از حالی بحالی شد و انگشت بر شهد زد و گفت الٰهی من بیچاره چه خطا کرده ام که مرا
میرانی و نفس را بمراد او میرسانی این بگفت و جان بداد از آسمان ندا شنیدند که وصلت الحبیب الی الحبیب
گفتند که هر کرا همی پیش آید بروح آنحضرت نان گندم و شهد بدهد مهم او بکفایت رسد شعر ستر چو
پوشیده شد جامه چه کهنه چه نو ❊ نفس چو آرام یافت دانه چه گندم چه جو ❊ ولله در قائله شعر
والنفس کالطفل ان تهمله شب علی ❊ حب الرضاع وان تفطمه ینفطم ❊
ولذا قیل یکفی ابن ادم لقیمات یقمن صلبه وقال عیسی علیه السلام للحواریین
اجیعوا بطونکم لعلکم ترون ربکم بقلوبکم خوش گفت آنکه گفت بیت نفس
قانع گر گدائی میکند ❊ در حقیقت پادشاهی میکند ❊ و در اخبار صحیح آمده است از امیر المؤمنین

علی کرم الله وجهه لما رجعنا من غزوة حنین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مرحبا
بقوم قد قضوا الجهاد الاصغر وبقی الجهاد الاکبر قیل یا رسول الله وما الجهاد الاکبر
قال جهاد النفس فالمجاهد من جاهد نفسه التی بین جنبیه وفی عین العلم وکان علیه
السلام یعقد الحجر علی البطن من الجوع فشعر وشدّ من سغب احشاءه وطوی
تحت الحجارة کشحًا مترف الادم حدیث قدسی یا احمد هل تعلم بای وقت یتقرب
العبد الیّ قال لا یا رب قال اذا کان جائعا او ساجدا یا احمد مثل النفس کمثل البهیمة اذا
طعمت تاکل الکثیر واذا حملت علیها لا یتطاق وکمثل الدرهم لونه حسن وطعمه مرّ یا احمد
ان اهل الآخرة قد صارت الدنیا والآخرة عندهم واحدا یموت الناس مرة واحدة و
یموت واحدهم کل یوم سبعین مرة من مجاهدة انفسهم ومخالفة هواهم وفی
رسالة مخالفة الوقت بمقداری که بخورد و نزدیک بعضی علامت جوع صادق آنست که
گر رغیف نان بدون نمک اگر گندم است یا جو و بعضی گفته اند که جوع صادق آنست چون رغیف آید
استظار ادام نکند وفی شریعة الاسلام ولا یاکل من غیر جوع فانه یوجب المقت کما لا ینبغی له
من غیر تعب اما حال اهل کمال اند که بسیار خوردن طعام مساوی است بعضی از ایشان
بعد از اربعین افطار نیم خرما میکردند و بعضی روزی سه چهار مرتبه طعام میخوردند مقدار
یک گوسفند بلکه زیاده و از طائفه اولی پرسیدند که آتش جوع تا چگونه تسکین می یابد گفتند دیگری
تسکین آتش جوع آب میکرد و از طائفه دویم پرسیدند که این همه طعام هضم چگونه میشود گفتند که
بهمت هضم طعام آتش میگردد ومنهم من کان ینقص کل لیلة قدر الاسبوع من الرغیف
حتی یبقی الرغیف فی کل شهر ومنهم من کان یوخر الاکل ولا یعمد فی تقلیل القوت ولکن
یعمد فی تاخیره بالتدریج حتی یدخر لیلة فی لیلة وقد فعل ذلک طائفة انتهی طیّهم
الی سبعة ایام وعشرة ایام وخمسة عشر یوما الی الاربعین وفی تحفة المریدین هر که چهل
روز چیزی نخورد از عجائب بروی آشکارا شود ولا یخفی ان فی قلبه لقلة اکل الطعام فوائد
غیر متناهیة لا یسع هذا المختصر ضبطها والله اعلم بالصواب ثم شرط نهم آنکه حلال خوردن
وحلال پوشیدن است اما اکل الحلال فلقوله تعالی کلوا مما فی الارض حلالا طیبا و

لقوله عليه السلام من اكل الحلال اربعين يوما نور الله تعالى قلبه واجرى ينابيع الحكمة
من قلبه ولسانه وفي خلاصة السلوك الحلال الذي ينقطع حق الغير عنه وقال سهل بن
عبد الله الحلال ما لا يعصى الله فيه وايضا الحلال هو الذي لا ينسى الله فيه وقال حكيم
الحلال الذي لا يفنى اكله في الدنيا ولا يؤخذ في الآخرة وفي اخلص الخالصة حكى ان رجلا
من السلف اراد طلب الحلال فدخل الشام وتفرد باكل الحشيش حتى اخضر بطنه فراى
في المنام الآن صفا بطنك من الحرام وفي خلاصة الحقائق وحكى عن ذي النون المصري انه
كان جائعا محبوسا فبعثت اليه امراة صالحة طعاما على يد السجان فلم ياكل منه
ثم اعتذر وقال جاء ني على طبق ظالم وحكى ان بشرا كان لا يشرب الماء من الانهار التي
حفرها الامراء لان النهر سبب لجريان الماء ووصوله اليه وان كان الماء مباحا في
نفسه وفي شرح قصيدة البردة والانسان لما اعتاد اكل النعم في خوان الملوك لا بد له
من ان يصير من النعم فعليك اولا بان تسعى بطلب الحلال فان المجاهدات والطاعات
بقوة الغذاء والحرام لا يورث الا ضلالة قال الامام حجة الاسلام رحمه الله العبادة
مع اكل الحرام كالبناء على امواج البحر در حديث آمده ست كه هر كه يك لقمه حرام خورد چهل
روز نه فريضهٔ او ونه نافلهٔ او قبول ست ونه دعاء او مستجاب وهر كرا لقمه حلال باشد نوری
از وی پیدا شود نقلست كه ابراهیم ادهم رحمة الله علیه گفت كه شبی در مسجد بیت المقدس
رفتم وخود را در بوریا پیچیدم كه خادمان شب آنجا كسی را رها نمیكردند چون پارهٔ شب برفت
در مسجد گشاده شد پیری پلاس پوش درآمد با چهل یار پلاس پوش بر در محراب شد ودو ركعت
نماز گزارد وپشت بمحراب باز داد یكی از ایشان گفت كه كسی در مسجد ست كه از ما نیست پیر تبسم
كرد وگفت پسر ادهم ست كه چهل شبانروز ست كه حلاوت طاعت نمی یابد چون بشنیدم گفتم نشانی
صحیح ست از بوریا بیرون آمدم وپیش رفتم وسلام كردم گفتم نشان راست میدهی بخدا اسوگند
كه بگوئی كه آن بچه سبب ست گفت فلان روز در بصره خرما خریدی یك خرما افتاده بود پنداشتی
كه از آن تست آنرا برداشته در خرمای خود نهادی ابراهیم گفت چون این بشنیدم باز ببصره
شدم وبحلی خواستم وخرما فروش برمن حلال كرد وگفت چون كار بدین باریكی ست من ترك

حرا فروشی کیم ودکان را برانداخت ورا امالال گشت دی ارشاد المریدین قال النبی صلی الله علیه وسلم طلب الحلال فریضة بعد الفریضة وقال بعضهم طلب الحلال فریضة علی الکل وترك الحلال فریضة علی هذه الطائفة الاحد الضرورة وقال علیه السلام ان الله تعالی ملکا علی بیت المقدس ینادی کل لیلة من اکل حراما لم یقبل منه صرف ولا عدل فقیل الصرف النافلة والعدل الفریضة وقال علیه السلام العبادة علی عشرة اجزاء فتسعة منها فی طلب الحلال وقد روی ان الصدیق رضی الله عنه شرب لبنا من کسب عبده ثم ساله فقال تکهنت لقوم فاعطونی فادخل اصبعه فی فیه وجعل یقیء حتی قال طنیت ان نفسه استخرج وحکی ان حکیما من الحکماء رای حکیما آخر فقال کم وجدت عیوب الناس قال ان الله تعالی خلق اربعة عشر بحورا سبعة فی السماء وسبعة فی الارض ولو اغتسل لعبد فی هذه البحور کلها لا تطهر ما لم یسقط نفسه من الحرام وفی خلاصة السلوك وحکی ان موسی علیه السلام مر برجل وهو ساجد یبکی ویسیل دموعه فقال موسی ع یارب اما ترحم عبدك قال جل جلاله لا ارحمه ولو مات من بکائه لان فی بطنه طعاما حراما وعلی جسده کسوة حراما وعن السری الله قال اشتهیت الی حشیش فی جبل وماء یخرج منه فتناولت وشربت واکلت من ذلك الحشیش وقلت فی نفسی ان کنت قد اکلت یوما حلالا فهو هذا الیوم فهتف هاتف ان القوة التی وصلت وصلتك بدمت ناکما شعر یقول لی الحمول بغیر علم - دع المال الحرام وکن قنوعا ✦ فلما لم اجد مالا وحلالا ولو اکل حراما مت جوعا ✦ وروی فی الاخبار ان رجلا کان یقول اللهم ارزقنی حلالا واسعا فوحی منه فان ذلك کان رزق الانبیاء ولکن قل اللهم رزقا واسعا لا تواخذنی به کذا فی کفایة السعی وفی روضة العلماء قیل فی تفسیر قوله تعالی واوحی ربك الی النحل الایة لما اکل النحل طیبا حلالا صار روثها وجدها طعاما للملوك وهو العسل قال الله تعالی یستاء للناس فکیف ابن آدم اذا اکل حلالا لا یصلح لخدمه الله تعالی واذا اصلح لخدمة الله تعالی دخل الجنة وقال علی رضی الله عنه ان آدم علیه السلام لما تناول من الشجرة

المشهبة وسبط الى الدنيا فتقاء فقاء متعمدا فوقع على الارض فتنبت منه
السم فتناول منه الحية فصار سما واصل السم من ذلك فلما تاب آدم بقى فى
نفسه قوة تلك الشجرة فتولد منه قابيل فكيف حال من كان طعامه ماحراما
اما يضره فى الدنيا او فى الاخرة وفى تنبيه الغافلين عن انس بن مالك قال قلت يا
رسول الله ترك لقمة حرام احب اليك ام الف ركعة تطوعا قال ترك لقمة حرام
احب الى من الف ركعة تطوعا وقال بعض المفسرين فى قوله تعالى واوحى ربك الى النحل
الى قوله وفيه شفاء للناس ان النحل يكون لهم رئيس يحفظهم عن تناول ما لا يحل لهم حتى
يكون العسل التى يأتى منهم شفاء للناس فان تناول واحد منهم ما لم ينحر فان
الرئيس يمنعه من ان يضع العسل فى الموضع الذى يصنع سائر النحل ويقول انك
قد اكلت ما لا يحل لك فلا تخلط عسلك مع العسل الاخر فانه لا يكون شفاء للناس
كذا فى كفاية الشعبى اما بهتر نيست كه نان جو خورد كذا فى شرعة الاسلام ومن سنة
الانبياء عليهم السلام اكل خبز الشعير فذلك اكثر طعامهم وكان نبينا عليه السلام
لا يشبع منه ثلاث ليال متواليات فلا ياكل الا منه اولا فيخلط برا بالشعير فى الحديث
ثلث فيهن البركة البيع فى الاجل والمقارضة وخلط البر بالشعير للبيت لا للبيع ولا ياكل
مرققا ولا منخولا وفى فتاوى الحماوى وينبغى ان لا ينتظر الادام اذا حضر الخبز ويأخذ
فى الاكل قبل ان يوتى بادام اكراما للخبز قال عليه السلام اكرموا الخبز فانها من بركات
السموات والارض وقال عليه السلام اكرموا الخبز فان كرامة الخبز ان لا ينتظر الادام
قيل وهذا فى بيته واما فى الضيافة فينتظر الاذن وفى العوارف قال الحسن لا تجمعوا
بين الادامين فانه من طعام المنافقين وفى خلاصة الحقائق وحكى ان محمد بن واسع
اخرج خبزا يابسا فبله بالماء واكله بالملح وقال من قنع بهذا من الدنيا فلا يحتاج
الى الناس فى الدنيا ولا يخاف من الحساب فى العقبى **بيت** عزت زقناعت ست
وخوارى زطلب ✤ باعزت خود باش تو خوارى مطلب ✤ والله در قائله **شعر**
لنقل الصخر من قلل الجبال ✤ احب الى من منن الرجال ✤ يقول الناس لى فى الكسب

نار وقلت العار في ذل السوال + وأما اللباس الحلال فلقوله تعالى ولباس التقوى
ولقوله عليه السلام من اشترى ثوبا بعشرة دراهم في ثمنه درهم من حرام لا تقبل
الله منه صرفا ولا عدلا اي لا فريضة ولا نافلة ثم بعد ذلك يشترط فيه ان تكون
طاهرا لان طهارة الثوب شرط صحت الصلوة لقوله تعالى وثيابك فطهر وفي العوارف
قيل لبعض الصوفية ثوبك خرق قال ولكنه من وجه حلال قيل له وهو وسخ قال
ولكنه طاهر والصادق لا ينبغي له ان يلبس الثوب الا لله وهو لستر العورة اولدفعه
لرفع الحر او البرد وكان الفقراء يلبسون المرقع وربما كانوا ياخذون الخرق من المزابل
ويرقعون وفي فتاوى الصوفية روى انه كان على ملاءة فاطمة رضي الله عنها اثنى عشرة
رقعة وروي في الاخبار انه لما رفع الله الى السماء فطرت ملائكة السماء الى مرقعة
فوجدوا فيه اربع مائة مرقعة مختلفة فتعجبوا من ذلك فقال الله تعالى لو كان
اربعة آلاف لكان خيرا له ولم يكن معه شيء من الدنيا الا هذا المرقع وكانت قصعة
خزف تشرب منه فرأى رجلا نشرب بيديه فالقى الخرف فقال انا غني عن هذا
كذا في كفاية الشعبي وعمر رضي الله عنه جامهٔ مرقع داشت که سی رقعه بروی دوخته بود
وبعضی بزرگان برگ درختان را بر تن مدوصل می کردند وخرقه تا بدید چهار خرقه بوده
شکر پاره رنگ مختلف دوم خرقه ابراهیمی سوم خرقه حسنت پاره رنگ مختلف چهارم خرقه ژنده
از صوف روی عن انس بن مالك رضي الله عنه قال رأيت امير المؤمنين عمر رضي
الله عنه يمشي حافيا في سوق المدينة وهو يومئذ الخليفة وعليه قميص مرقع في
ما ثمانية عشر مواضعا وهو يقول لنفسه انت عمر بن الخطاب انت امير المؤمنين
لتطيعن الله تعالى ولا لتحرقن بالنار كذا في كفاية الشعبي وفي التميمي احب الوان
اللباس ولبس الاحمر سنة كما في الشرعية ولبس الاسود مستحب كما في الخلاصة
لا باس بالثوب الاحمر كما في الزاهدي وفي الارشاد ولا يجوز الاحمر والاصفر وما
امدهما مخاير والازرق للمبتدي والاسود لمن فوقه ولا يجوز لبس الفرجي بغير المشائخ
لان الفرجي هو الذي شق قدامه والشق اشارة الى الشق الظاهر والباطن يعني كما ان

ظاهره مزین باتباع السنة فباطنه کذلك وهو کمال لا یلیق الا بالمشائخ ولا یخفی ان لاکل الحلال ولبس الحلال فوائد غیر متناهیة لا یحتمل هذا المختصر فبسطها والله اعلم بالصواب م شرط دہم آنکہ باذن پیر خود نشستن ش قال الله تعالی یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وقال الله تعالی یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین وقال علیه السلام الشیخ فی قومه کالنبی فی امة وایضًا قال علیه السلام من لا شیخ له فشیخه الشیطان آنکس کہ بعالش نباشد پیری ٭ از قول نبی مرید شیطان باشد ٭ وقال الله تعالی فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم واعلم ان البیعة من سنن الانبیاء علیهم السلام ومن الخلفاء الراشدین الی یوم القیمة بلا نکیر فلا یجوز لاحد من العلماء والصلحاء ادعاء الخلافة بلا رخصة والبیعة باختیاره الا ان یکون له رخصة من الشیخ الذی هو مأذون ومرخص بالتحقیق عن الاکابر المتابعة لدین نبینا صلی الله علیه وسلم ومن لم یبایعه الرخصة عن مثل هذا الشیخ الذی ذکرنا فهو ضال ومضل وکان عاقبة امره بالکفر لانه مدعی کذاب مفتری علی صاحب الشریعة بالتحقیق والمفتری علی صاحب الشریعة مفتری علی الله والافتراء علی الله کفر در کتاب بدر السعادت آورده ست کہ اگر مومنی دست بیعت بغیر پیر مرید ہد کافر گردد وفی رسالة حضرت شیخ ابو اسحاق خلانی قدس سره ولا بد للمرید طلب مرشد کامل مکمل ذات الشجرة اذا نبتت بنفسها من غیر غارس تتشف علی القرب ولو فرض انها لا تجف فانها تورق ولا تثمر ولو فرض انهما تثمر لا یکون لثمرتها طعم ثمرة البساتین وفی رسالة الاکابر وآنکہ بعض میگویند کہ مارا باخواجہ خضر علیه السلام پیوند ست آن سخن چیزی نیست واین سخن مشائخ پسند نکردند پس دست شیخی ظاهری باید گرفت لانا نحکم بالظاهر وحضرت یحیی منیری در مکتوبات آورده کہ چون مرید احوال سلوک ومقامات از کتاب معلوم کند و پیش شیخی نرود ہم چنان باشد کہ کسی با مردگان صحبت کند وہر کہ با مرده نشیند لا محاله مرده دل شود ولهذا گفته اند گر بہ مرده بہ از شیر مرده ست سہ پیر ما لابد راه آمد ترا ٭ در ہمہ کاری پناه آمد ترا ٭ چون تو

خطر امراض مفلجہ واسقام مہلکہ نجات یابد وبسعادت صحبت صالحہ فائز گردد وہر کہ بر
مخالفت امر حکیم اصرار نماید خود را زیان کردہ باشد واز حکیم از سود وزیان وموافقت
ومخالفت منزہ کہ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا فعلیك ایہا المرید
ان تفوض نفسك بالشیخ ظاہرا وباطنا ولا تخالفہ سرا وعلانیۃ فی کل ما
یشیر الیك ویامرك وان لا تکون بقلبك اعتراض علیہ بوجہ من الوجوہ و
تعتقد جمیع اقوالہ وافعالہ واحوالہ فانہا مملوۃ من الحکم والمصالح وان لم
تعلمہا وعلیك ان تحفظ سرك حتی عن زرك الا عن الشیخ ولو کتمت نفسا
من انفاسك عن الشیخ فقد خنت فی حق صحبتہ ولو وقع مخالفہ للمرید فیما
امرہ الشیخ فیجب علیہ ان تجلس بین یدیہ فی الوقت ثم یستسلم لما یحکم بہ
علیك عقوبۃ لك علی الخیانۃ والمخالفۃ وعلیہ ان یواظب علی احضار صورتہ
فانہ لا معین ولا ممد لہ فی نفی الوساوس ورفع الہواجس من مثل احضارہا وعلیك
ان لا یضحك فی مجلس الشیخ ولا یغمض العینین فیہ ولا یدخل فی ذلك المجلس
بغیر علم الشیخ واذنہ واذا سالہ الشیخ عن شیئ اجابہ قائما ولا یقول للشیخ لم فان
المرید اذا قال لشیخہ لم لا یفلح ابدا وعلیہ ان یجتہد ویسعی جہد اتاما وسعیا
بلیغا فی رعایۃ الادب فان التصوف کلہ ادب ومن ترك الادب رد الی الباب
ولا یبلغ الرجل مبلغ الرجال الا بالادب اللہم زین قلوبنا بنور الطلب واعذنا
من سوء الادب یا اخی ان اہم ما لا بد للمرید فناءہ فی الشیخ فان الفناء
فی الشیخ فناء فی اللہ تعالی و فی الفناء فی اللہ تعالی بقاء باللہ تعالی کذا فی الرسالۃ
الابدیۃ خواجہ جنید قدس سرہ مرید مبتدی را باید کہ در حضور شیخ مؤدب نشیند ودر
غیبت مراقب باشد اما مرید منتہی را غیبت وحضور یکسان ست چنانچہ مولانا شمس الدین
یحیی خلیفہ خدمت خواجہ چون از خانہ بخدمت شیخ روان شدی تمام راہ دست بستہ
رفتی وگفتی شیخ می بیند ازان جہت باادب می روم پس کمال مرید آن باشد کہ بر
قول وفعل شیخ اعتراض نکند وہیچ کاری بغیر از اجازت مرشد نکند حتی قیل کل

مرید لم یکن اثم فی ما علیہ فلا ینبغی ان یخرج حتی یامرہ الشیخ فان الخروج بغیر امر الشیخ مناط وما هو فعل النفس فذموم کذا فی ارشاد المریدین ؎
اگر بی پیر کاری پیش گیرد ✤ ہلاکت را ز رخویش گیرد ✤ وقیل زیارۃ اهل القلب خیر من زیارۃ الکعبۃ سبعین مرۃ کذا فی شمائل الاتقیاء باید کہ در پیش شیخ ہمیشہ نشستہ باشد کہ تاملت درونی و برونی دفع شود ولذا قیل لقاء الخلیل شفاء العلیل ؎ امراض ظواهر و بواطن مرید ✤ از یک لمس خویش چو عیسی لمس اند ✤
والاحتیاج فی کل عصر الی صاحب ولایۃ فی الارادۃ ضروری والیه الاشارۃ بقوله صلی اللہ علیه وسلم من مات ولم یعرف امام زمانه فقد مات میتۃ جاهلیۃ فعلی المرید ان یعلم انه لیس احد من مشائخ وقته ان یوصله الی اللہ تعالی غیر شیخه وان کان کل واحد من المشائخ موصوفا بهذہ الخاصیۃ فانه لو خطر ان المرید ان فی العالم احد ان یوصل الی اللہ تعالی غیر شیخه تصرف فیه الشیطان نعم من قال ؎ ما رایکی کار رفیق ہمہ کس ✤ جانہ کوی یار محبوب می باشد ✤ ولمله ان یعلم ان الشیخ حد من حدود اللہ تعالی ولا اسم له التصرف فی المشائخ بان یفضل بعضهم علی بعض فان الفقراء کنفس واحدۃ فاذا خطر بباله شیء من هذا یستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم کذا فی سر الآمالی وفی عین المعانی حضرت شیخ محی الدین عربی و حضرت مخدوم جهانیان فرمودند کہ شیخ واحد ست کہ مرید خود را از صحبت شیوخ دیگر و اصحاب ایشان منع کند و فی رسالۃ خالۃ الوقت مذکور ست کہ ای درویش گاہ می باشد کہ ہر چند کہ عارفی بمنصب ارشاد و تکمیل متحقق شدہ باشد اما طالبی را از و فتحی نصیب نباشد بلکہ از مرشدی دیگر فتح او نصیب باشد و اگر طالبی دست ارادت بدست شیخی داد اما از ارشاد آن طالب نیامد و بفیض او نرسید اگر دست ارادت بدست شیخی دیگر بدہد کہ از و بفیضی درین راہ برسد و ارشاد آید قصوری ندارد اما باید کہ منکر شیخ اول نشود بلکہ حصول دولت صحبت شیخ دوم نیز از او بیند بانہ و بخواہد رسید جز بعد وجد لان اعاذنا اللہ تعالی من ذلک ولهذا قال علیه السلام من استخف باستادہ ابتلاہ اللہ تعالی بثلث اشیاء

نسی ما حفظ وتقصر عمره وکل لسانه عند النزع کذا فی خزانة الروایات ای طالب صادق
امتحان مشائخ بسیار شوم ست پس بهر شخصی که مرید باید که باخلاص تمام رود و بامتحان نرود
روزی شیخی بامتحان در مجلس محقق صمدانی خواجه عبد القادر جیلانی غجدوانی رحمه الله درآمد و
بخاطر خود گفته که اگر خواجه ولی ست برای من نان و حلوا بیارد و خواجه برای او نان و حلوا
آوردند و فرمودند که ترا شامت امتحان همین نان و حلوا ترا خواهد گشت و سلب ایمان تو خواهد
کرد بعد از ان چون بخانه خود باز آمد از همان نان و حلوا او را درد شکم گرفت و صنم صنم گویان
مرد و فی القشیری وقال احمد بن عاصم التکاکی اذا جالستم اهل الصدق فجالسوهم
بالصدق فانهم جواسیس القلوب یدخلون فی قلوبکم ویخرجون منها من حیث لا تحتسبون
و فی العوارف ینبغی ان یکون المرید مع الشیخ لا ینبسط برفع الصوت وکثرة الضحک والکلام
الا اذا بسطه الشیخ وان المرید لا یبسط سجادته مع وجود الشیخ الا وقت الصلوة فان المرید
من شانه التبتل للخدمت و فی السجادة ایماء الی الاستراحة ولا یتحرک فی السماع مع وجود
الشیخ الا ان یخرج عن حد التمیز کمال مریدان بود که بر قول و فعل شیخ اعتراض نکند تا مفارقت
حقیقی با شیخ روی ننماید چنانچه خواجه احمد نهاوندی را حادثه چرانیدن خوکان پیش آمد صد هزار مرید
صاحب سجاده بد عقیده شدند مگر خواجه فرید الدین عطار بلکه ایشان را گفت که چرا موافقت نمیکنید علمای
آن عهد خواجه فرید الدین را تکفیر کردند که در کفر موافقت می نماید و چنانچه شیخ علاء الدوله سمنانی
رحمه الله می فرماید که ای عزیز بر شیخ خود اعتراض نکنی و اعتراض بر شیخ آن ست که اگر از شیخ خود
مخالفتی بظاهر شرع به بینی و بگوئی که شیخ بر امر نامشروع مرتکب گشت جماعتی گویند که مرید را بر پیر
اعتراض نباید کرد و هر چه پیر کند تسلیم باید نمود این نشاید گفت که هر چه خلاف شرع بینی شاید
تا از پیر سوال کنی تا اگر جواب موافق کتاب و سنت گوید از ان اندیشهٔ بد که بر دل تو گذر کرده
توبه کنی و اگر جواب موافق کتاب نگوید روا بود که بروی خلاف کنی زنهار این نگوئی که پیر
سری دارد که ما در ان محرم نیستم که این حرکت دیوست و وسوسه فاسد تا حدیکه خواجه جنید گوید
رحمه الله که علم ما مسند بکتاب خدای ست عز و جل هر که بجز این داند متابعتش مکن که سفله است
و هر که متابعت کتاب خدای و سنت رسول حق نداند او کافر باشد کذا فی مجموع ملکی و در رساله

سید علی همدانی در انوار سعد مسطور است که مشایخ طریقت قدس سرهم فرموده اند که اگر صادق بیاید ولی
کسی بیعت کرده باشد که در آن کس یک بدعت مکروه باشد بروی واجب است که از بیعت آن شیخ
برگردد که بروائی که رسم مصطفوی صلی الله علیه وسلم قایم داشته باشد بیعت کند تا شاید که شومی
آن بدعت که وی قبول کرده است در ضلالت افتد وقال صاحب العوارف ینبغی للمرید ان
کلما اشکل علیه من حال الشیخ یذکر قصه موسی مع الخضر علیه السلام کیف کان الخضر
یفعل اشیاء ینکرها موسی فاذا اخبره الخضر بسرها رجع موسی عن انکاره واما شرط این
ست که اگر پیر چیزی در فعل نامشروع بیند باید که سوال کند اگر جواب موافق کتاب گوید تسلیم
کرد و امتحان کرده و اگر موافق کتاب جواب نگوید باید که از وی برگردد ولان یحکم بالظاهر ولان
الظاهر عنوان الباطن ولقوله صلی الله علیه وسلم کل باطن یخالفه ظاهر فهو باطل ولان
رما یفسد بعلة العلم والدراسة ان ابا یزید رحمه الله قصد رجلا مشهورا بالزهد والصلاح
فلما دخل مسجده رآه بزق تجاه القبلة فرجع ابو یزید ولم یسلم علیه وقال هذا غیر مامون
علی ادب من آداب رسول الله صلی الله علیه وسلم فکیف یکون مامونا علی ما یدعیه فلو رایت
احدا یمشی علی البحر او یطیر فی الهواء ویاکل النار وغیر ذلک مما یشبه الکرامات وهو
یترک شیئا من فرائض الله تعالی او سنة من السنن عامدا بلا عذر فاعلم انه کذاب فی دعواه و
لیس فعله کرامة بل هو سحر کذا فی ارشاد المریدین ولهذا قال الجنید رحمه
الله الطرق کلها مسدودة علی الخلق الا من اقتفی اثر محمد علیه السلام کذا فی القشیری
وفی رسالة المکی ومن شروط الشیخ ان یکون کریما رحیما صبورا حلیما غیر فظ ولا قط
ولا ناس ولا طواف فی الاسواق ولا جامعا للدنیا ولا محبا لزینتها ولا طالب جاه وصیت
واتباع ولا مغلبا للحال ویکون للمریدین فی الشفقه کما کان النبی صلی الله علیه وسلم
لاصحابه ویکون مرحبا وماذونا عن المشائخ قدس سرهم در رساله مجالیة الوقت مذکور
ست که مرتبه مشیخت ومنصب ارشاد در اشتراطست عظیم ترین و واجب ترین آنها آنست
مجاز باشد از شیخی که متحقق باشد بشرائط مشیخت و یا مجاز باشد من عند الله باشد کما فی قوت
القلوب لا تقعد علی سجادة المشیخه الا ان یقعدک شیخک او یحملک الله تعالی اذا

بسالك لومات مرشده قبل ان يصل هو الى مقام التكميل ثم تحقق بشرائط الارشاد فامره
الله تعالى بارشاد الطالبين ولو امره الشيخ المتوفى بعد الوفات من حيث الباطن فهو ايضا داخل
فيمن له امر الله تعالى لكن لا بد له من ان يكون له شيخ فى الظاهر غاية ما فى الباب ان شيخه قد توفى
قبل وصوله الى مقام الارشاد فبعد وفاته وصل الى ذلك المقام وامر بالارشاد انتهى كلامه محقق ست
که در مرید قابلیت اصلی می باید یعنی محروم ازل نباشد تا سخن شیخ در و مؤثر آید و گرنه کوشش هیچ ولی و
نبی در هدایت او مفید نباید چنانچه قصه ابو طالب و سعی حضرت رسالت پناه مشهور ست ﻫ اگر
خدا می نباشد ز بنده خشنود ٭ شفاعت همه پیغمبران ندارد سود ٭ در فوائد السالکین مذکور ست
که حضرت شیخ ابن صیفا می فرمود هر که برمن برای بیعت می آید آنچه در لوح محفوظ ست نظر
می کنم اگر او از سعد ست فی الحال دست می دهم و اگر برعکس ست چند گاه توقف کنم تا از خدا
تعالی بخواهم که سعد شود بعده دست می دهم پس پیر باید که از ظاهر و باطن خبر داشته باشد ع
تا پرورش و عاطفت شیخ نباشد ٭ از کوشش خود علم لدنی نتوان یافت ٭ بزرگان گفته اند
اگر کسی خواهد که مرید شود و اگر مال دارد سه قسم کند یک قسم بزن و فرزندان بدهد دویم قسم
بخویشان خود بدهد و سیوم قسم پیش شیخ برد و تجرید شود از مال از جمله آداب مریدان ست
که در پیش نظر شیخ خود وضو نکند و اگر در اثنای وضو کیف ما اتفق شیخ عبور کند باید که زود برخیزد
و تعظیمش بجا آرد و الا در علمش بی برکتی پیدا خواهد شد چنانچه مشهور ست از امام زفر روزی وضو
می ساخت حضرت امام ابو حنیفه کوفی بر سرش رسید و بقیه وضو مانده بود در خاطر امام زفر
گذشت که وضو را بتمام کرده تعظیم ایشان بجا آرم از صدور این فعل در علم ایشان هیچ برکت نماند
و گرنه در علم و در اجتهاد از امام محمد و امام ابو یوسف کم نبوده اند بسبب این بی ادبی روایت امام
زفر مفتی به نشد کذا فی رساله شیخ تاج الدین و از جمله ادب این ست که در موضعی که شیخ بر آن
جا نشسته بود پا بران جا نه نهد و بی وضو دست بر جامه و مصلای شیخ نه نهد کذا فی ارشاد
المریدین که روزی خواجه عبد الله انصاری بطریق سهو پا نی بر مصلای شیخ خود ابو الحسن خرقانی
مانده بود و از ان استغفار نکرده در ایامی که دبیری بود پیش پادشاه عصر که در بلخ می بود می نموده اند که او بدمذهب
و ملحد ست و مستحق بعذاب و عقوبت حکم شد که ایشان را بایند و سنگسار کنند بموجب آن ایشان را بند کرده

و صاحب بلخ می آوردند مردی که از جانب بلخ مصاحب هرای می رفتند در راه پیش آمدند گفتند که همه اهل بلخ سنگها مهیا کرده منتظر اند و می گویند که زندیقی را می آرید او را می خواهیم تا سنگسار کنیم حضرت خواجه عبد الله انصاری ازان واقعه متحیر شدند و تفکر و تفحص نمودند که کدام جریمه سبب این واقعه و موجب این مؤاخذه شد بعد از تفکر و تامل بسیار بخاطر ایشان رسیده که روزی پسر پای بر مصلای حضرت شیخ خود شیخ ابو الحسن نهاده بودم و ازان صورت اعتذار و استغفار واقع شده فی الحال در مقام انابت و رجوع شدند و استغفار نمودند در همین شب بادشاه شیخ ابو الحسن را در خواب دید که ایشان فرمودند عبد الله از جریمه خود استغفار کرد و من او را عفو کردم او را هیچ تشویش و زحمت نرسانید و او را عزیز و محترم دارید چون از خواب بیدار شد ازین واقعه متاثر شده اشارت و فرمان حضرت شیخ را امتثال نموده با همه اعیان و اشراف حضرت خواجه عبد الله را استقبال نمودند و در خدمت و ملازمت ایشان قواعد تعظیم و تبجیل مرعی داشتند و بعد از چند روز ایشان را با عزاز و اکرام بسیار اجازت مراجعت فرمودند نقل من ملفوظات خواجه احرار در آداب المریدین آورده مرید را باید که در وقت نشستن چنان نشیند که سرهای انگشتان پای با پهلوی او بجانب شیخ نشود و در مجلس سخن آهسته در گوش کس نگوید تا اهل مجلس در گمان بد نیفتند و پیش چراغ و آفتاب و مهتاب روشنائیها چنان نگذرد که سایهٔ او بر شیخ افتد و یا شیخ ظاهر نزدیک باشد تا در مهلکه نیفتد و از عظمت شیخ چنان منهزم و مخذول نباشد که اگر سایهٔ او بر من افتد می سوزم چون آداب مرید بر مرشد و رابط مرشد کامل بر مرید شنیدی و دریافتی اکنون طریق بیعت بشنو و دریاب بدانکه بیعت زنان روا است قال الله تعالی یا ایها الذین اذا جاءك المؤمنات یبایعنك علی ان لا یشرکن بالله شیئا و لا یسرقن و لا یزنین الآیة اختلاف کردند که مشائخ بکدام طریق بیعت می دادند روی عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه اذا کان بایع النساء دعا بقدح من ماء فغمس ایدیهن فیه وغمس رسول الله صلی الله علیه و سلم یده فیه و بعضی مشائخ نیز بمتابعت آن حضرت علیه السلام عورات را بیعت باین طریق

بیکشانیدند و بعضی مشایخ یک گوشهٔ ردا یا پارهٔ کرباس در دست خود گرفته و گوشهٔ دیگر آن
زنان تا نیمه داده تا دست بدان کرباس نهاده بیعت می کنانیدند آن نیز مروی ست زیرا که
در روضة الاحباب آورده که صاحب تخمیس المغازی می گوید که حضرت رسالت پناه صلی الله
علیه وسلم ثوب بدست خود نهاده از بالای آن ثوب دست بایع را مسح میفرمودند پس معلوم
شد که بیعت کردن مردان و زنان لازم ست بر مرشد کامل خصوصًا سالک را فالمرید
اذا جلس الخلوة بنیة الاربعین باذن الشیخ الکامل المکمل عسی ان یفرق بین
الحق والباطل در مراقبة الهدایة آورده است که شیخ علاء الدین و اولیا دیگر هیچ کس را دست
نمی دادند که از آن جهت که ما غرق شده ایم در بحر ذنوب و دست غیر را نتوانیم گرفت اما
اکثر مشایخ دست یکدیگر دادند به نیت آنکه شاید که دست آمرزیده گرفته شود و آمرزیده گردیم
فی زماننا ان للمرشد ینبغی ان یاخذ ید اخیه المؤمن لان الله تعالی هو الغفار یغفر
ذنوبه بسببه ولا یمهل فی اخذ الید لانه قال الله تعالی وامر بالمعروف وانه عن المنکر
طریق بیعت گفتن شنیدی و دریافتی اکنون بگوش هوش بشنو و دریاب که در وقت بیعت گفتن چه
چیز باید خوانانید اول باید که این آیت بخواند یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا
وتوبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا
وترحمنا لنکونن من الخاسرین استغفر الله العظیم لا اله الا هو الحی القیوم واتوب
الیه توبة عبد مذنب ظالما لنفسه ولا یملک لنفسه ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیوة
ولا نشورا استغفر الله من کل ذنوب کلها صغیرها وکبیرها وسرها وعلانیتها وتبت
الیه المعاصی من الذنوب الذی لا یعلم والذی لا اعلم بعده این آیة بخواند ان الذین یبایعونک
انما یبایعون الله تا اجرا عظیما بعد از ان بگوید این دست خدا ایست و پیغمبر آن گواه
گرفته ایم و شیخ زمان من ست به جمیع ترتیبهای مشائخان بعد از ان این دعا بگوید اللهم طهر
قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء والسنتنا من الکذب والغیبة والبهتان وبطوننا
من الحرام وفروجنا من الزناء وایدینا من السرق واعیننا من الخیانة وسماعنا من
سماع اللغو واللغیبة وارجلنا من غیر الطاعة برحمتک یا ارحم الراحمین مرید از

نوبت تلقین ذکر شود پیر را واجب است که بر سر او مقراض راند و گوید بسم الله الرحمن الرحیم محلقین
رؤسکم ومقصرین لا تخافون آن که مقراض براند و باید که سر موی پیشانی براند و سه موی بر دارد
و بجای آن سه موی سه تخم سعادت بنشاند و گفته اند که چرا از سه موی زیاده بر نمی دارد زیرا که
سه موی خصلتی دارد که آن را شاخهای جهل گویند سر آن را بر دارد و بجای آن شاخ سعادت بدارد
تا معرفت پرورده و در زمین عبودیت مطر رحمت می پرورده و آن سه موی که از پیشانی
مرید بر دارد یکی از آن جهل است و دوم از آن کبر است و سوم از آن بخل است و آن تخمهای
تخم معرفت است یکی از آن شریعت و دوم از آن طریقت و سیوم از آن حقیقت است و چون
شاخ جهل بر دارد و تخم شریعت بجای او بنشانند چنان که علم و ادب و نماز و روزه و زکوة
و حج بجای آن دارد و شاخ دوم کبر است بجای آن تخم طریقت نشانند چنان که اعمال باطن
است مثل شب بیداری و کم خوری و ذکر لا اله الا الله و تلاوة قرآن و صائم الدهر و شب بار
و سیوم شاخ بخل است بجای آن تخم حقیقت نشانند که هر چه بیند حق بیند و شاخ سعادت و سعادت
حسد و طمع جای بر کنند بجای جهل علم نشانند و بجای بخل سخاوت نشانند و بجای کبر تواضع نشانند
و چون این تخمهای شریعت و طریقت و حقیقت بر می آید بکمال برسد از علم شریعت معرفت پیدا کند
از علم طریقت کشف و کرامات حاصل کند و علم لدنی نیز حاصل کند و از علم حقیقت بینائی و شنوائی
و گویائی و بویائی و دانائی ظاهر و باطن حاصل کند این است طریق سلسله عالیه سهروردیه و قادریه
و اکثر مشائخ قدس سرهم و نیز اولاد مخدوم بهاء الدین زکریا این طریق مقراض راند بعد از بیعت
و گفته اند که اصل این مقراض راندن از سنت پیغمبر و از اسماعیل پیغمبر علیهما السلام آمده است
والله اعلم بالصواب آنکه پیوسته با طهارت بودن و قال الله تعالی رجال یحبون ان یتطهروا
والله یحب المطهرین و لان الله طیب لا یقبل الا طیبا و عن عثمان رضی الله عنه عن النبی
صلی الله علیه وسلم انه قال اخبرنی جبرئیل علیه السلام من توضأ فاسبغ الوضوء
غفر له کل ذنب ما بین الوضوء الی الوضوء و فی خلاصة الحقائق قیل الطهارة بالماء
عند وجوده و بالتراب عند عدمه و هما اصل خلقة البشر و بهما اطفاء نیران
الامرة والطهارة الباطنة خضوع البدن و خشوع القلب و حضور الرب فی خلاصه

الحقائق قال النبی صلی الله علیه وسلم یؤتی برجل یوم القیامة فیوزن اعماله فترجح سیأته
علی حسناته فیؤتی بالخرقة التی کان یمسح بها وجهه واعضاءه فیوضع فی کفة حسناته
ولهذا لم یکره ابوحنیفة رحمه الله مسح ماء الوضوء والغسل بالخرقة وقال بعض اهل
المعرفة من دوام علی الوضوء اکرمه الله تعالی بسبع خصال اولها ترغیب الملائکة فی
صحبته والثانی لا یزال القلم رطبا من کتابة ثوابه والثالث یسبح اعضاءه وجوارحه
والرابع لا یفوته التکبیرة الاولی والخامس اذا نام بعث الله تعالی ملائکة یحفظونه
من شر الثقلین والسادس یسهل الله تعالی علیه علی سکرات الموت والسابع یکون فی
ذمة الله تعالی وامانه ما دام علی الوضوء ه باوضو باش درهمه اوقات * تا ترا نور
دل قرین باشد * بر وضو کس مواظبت نکند * غیر مؤمن که پاک دین باشد * و در رساله
عجالة الوقت آورده که وضو بر دو نوعست صوری و معنوی وضوء صوری غسل اعضاء مخصوص ست
وضوء معنوی پاک کردن صفحهٔ دل ست از نقوش خیال ماسوی الله ه وضو از بهر آبرو
چکنی * دست از خود بشو وضو چه کنی * و مر مرید را باید که یک دم بی وضو نباشد و یک قدم
بی وضو بر ندارد که دشمن شیطان در کمین است و وضو سلاح اوست چنانچه مصطفی صلی الله
علیه وسلم می فرماید که الوضوء سلاح المؤمن پس وضو سلاح مؤمن ست و هر کس که با سلاح
باشد لشکر شیاطین و جن بر وظفر نیابند و از ایشان محفوظ باشد صادق باید که وضو از حضور
دل سازی و دو رکعت نماز با خلاص تمام گذاری و دعا ر آمرزش گناه از درگاه حق سبحانه
وتعالی طلبی و حق سبحانه وتعالی میفرماید که هر کس که بجای رود و وضو نسازد بر من ظلم کرده
باشد و چون وضو کند و دو رکعت نماز نگذارد نیز بر من جفا کرده باشد و چون نماز گذارد
و آمرزش نخواهد نیز بر من جفا کرده باشد و چون آمرزش خواهد اگر بدو رحمت نکنم من بر و ظلم
کرده باشم یعنی من برو رحمت کنم کذا فی اداب المریدین وفی مشکوة المصابیح عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبلال عند صلوة الفجر یا بلال حدثنی
بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دق نعلیک بین یدی فی الجنة قال ما عملت
عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلک الطهور

ما كتب لي ان اصلي متفق عليه وفي العوارف والاولى ان يتوضأ مستقبل القبلة
مبتدئ به بسم الله الرحمن الرحيم ويقول رب اعوذ بك من همزات الشياطين واعوذ
بك رب ان يحضرون ويقول عند غسل اليد اللهم اني اسألك اليمن والبركة واعوذ
بك من الشوم والهلكة ويقول عند المضمضة اللهم صل على محمد واعني على تلاوة
كتابك وكثرة الذكر لك ويقول عند السواك اللهم اجعل تسوكي هذا تمحيصا للذنوب
ومرضاة لك يا سيدي بيض به وجهي كما تبيض به اسناني ويقول عند الاستنشاق
اللهم صل على محمد واوجد لي رائحة الجنة وانت عني راض ويقول عند الاستنثار
اللهم صل على محمد واعوذ بك من روائح النار وسوء الدار ويقول عند غسل الوجه
اللهم صل على محمد وبيض وجهي يوم تبيض وجوه اوليائك ولا تسود وجهي يوم تسود وجوه
اعدائك وعند غسل اليمين اللهم صل على محمد واتني كتابي بيميني وحاسبني حسابا يسيرا
وعند غسل الشمال اللهم اني اعوذ بك ان تؤتيني كتابي بشمالي او من وراء ظهري و
عند مسح الراس اللهم صل على محمد وغشني برحمتك وانزل علي من بركاتك واظلني
تحت ظل عرشك يوم لا ظل الا ظل عرشك ويقول عند مسح الاذنين اللهم صل على محمد
وعلى آل محمد واجعلني ممن يستمع القول فيتبع احسنه اللهم اسمعني منادي الجنة
مع الابرار ويقول في مسح العنق اللهم فك رقبتي من النار واعوذ بك من السلاسل
والاغلال ويقول عند غسل قدمه اليمنى اللهم صل على محمد وثبت قدمي على الصراط
مع اقدام المؤمنين ويقول عند اليسرى اللهم صل على محمد واعوذ بك ان تزل
قدمي على الصراط يوم تزل فيه اقدام المنافقين واذا فرغ من الوضوء رفع
راسه الى السماء ويقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
عبده ورسوله سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت عملت سوءا وظلمت نفسي
استغفرك واتوب اليك واغفر لي وتب علي انك انت التواب الرحيم اللهم صل على محمد
واجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين واجعلني صبورا شكورا واجعلني
اذكرك ذكرا كثيرا واسبحك بكرة واصيلا والاولى للمتوضي ان تشتغل حالة الوضوء

بکلمة الشهادة لا بالدعوات لان لقبول الدعاء شرائط کثیرة اما کلمة التوحید فیقبل من کافر اللعین فمن المسلم الموحد اولی ان یقبل الله تعالی کذا فی فتاوی الصوفیة و فی کنز العباد آورده باید که پاره آب از فضالهٔ آب وضو ایستاده بخورد که در آن شفاعت است امیر المؤمنین علی کرم الله تعالی وجهه فضالهٔ آب وضو ایستاده بخورد و گفت هر که فضالهٔ آب وضو بخورد خدای تعالی آن را علاج بیماری ها گرداند که جملهٔ طبیبان از معالجت آن عاجز آیند و در اوراد شیخ بهاؤ الدین ذکریا قدس سره آورده است باید که بعد از طهارت شانه کند چون خواهد محاسن را شانه کند اول ابرو را شانه کند و بگوید اللهم زینی بزینة اهل التقوی اللهم انی اسالك تعجیل عافیتك وصبرا علی بلیتك وخروجا من الدنیا الی رحمتك بعد ازان موی لب را شانه کند و بگوید اللهم عافنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاخرة پس ازان محاسن را شانه کند و ابتدا از بالای محاسن کند جانب راست تا جانب چپ پس ازان فرود جانب چپ تا جانب راست و بگوید اللهم سرح عنا الهموم والغموم ووسوسة الشیطان سبحان من زین الرجال باللحی والنساء بالزاویب وسورة المؤمنین ح بخواند و شانه از محاسن پیش سینه فرود می آرد و بعد ازان تحیت وضو بخواند انتهی کلامه و فی تحفة السالکین وقال انس بن مالك رضی الله عنه قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وانا یومئذ ابن ثمان سنین فقال لی یا بنی ان استطعت ان لا تزال علی الطهارة فافعل فانه من اتاه الموت وهو علی الوضوء اعطی الشهادة فمتی احدثت فعلیك بالتوضی فی الحال فان لم یکن الماء حاضرا فتیمم واطلب الماء فاذا وجدت الماء فتوضاء وصل رکعتین الا ان یکون الوقت من الاوقات المکروهة گفته اند که حکمت چیست که الله تعالی فرمود که خلقکم من تراب ثم من نطفة حکمت این است تا با آب طهارت و بخاک تیمم کنند تا چون فردا قیامت شود از تو هم دو می بوی آید و دیگر گفته اند که دریا را آتش و آبد و چیز توان کشت با آب و بخاک و چون طهارت را بهر دو چیز کرده شود آتش دوزخ کشته شود والاولی ان یجدد الوضوء لکل صلوة ولکن للمبتدی عدم الخروج من الخلوة انفع من تجدید الوضوء وقال صاحب العوارف سمعت بعض الصالحین یقول

اذا حضر الشك فی الوضوء یحضر فی الصلوة پس سالک را باید که هیچ عبادتی و هیچ کاری نکند
مگر بحضور قلب کما قال علی کرم الله وجهه لا خیر فی عبادة لا تفقه فیها ولا فی قراءة لا تدبر فیها
ان ابا حامد الغزالی رحمه الله لما وصف له فی بعض القری رجل صاحب حال فقصده زائرا فصادفه
وهو فی صحراء له یبذر الحنطة فی الارض فلما رای ابا حامد جاء الیه واقبل علیه فجاء رجل
من اصحابه وطلب منه البذر لیبذر الشیخ فی ذلک وقت استعجالا الغزالی فامتنع ولم
یعطه البذر فسأله الغزالی عن سبب امتناعه فقال لانی ابذر هذا البذر بقلب حاضر ذاکر
ارجو البرکة فیه ولکل من یتناول منه شیئا فلا احب ان اسلمه الی هذا فیبذره بلسان
ذاکر وقلب غیر حاضر حضور قلب را باید که در طهارت غفلت نکند و همی گوید ان الطهارة شرط
للصلوة ولما لم یوجد الشرط لا یوجد المشروط وعن الحسن بن علی رضی الله عنه انه اذا
کان توضأ صفر وجهه وارتعدت اعضاؤه واسنانه حتی یتم وضوءها فقیل له فی ذلک
فقال وکیف لا ارتعد وانا اتقدم الی العالم الکبیر الصغیر کذا فی کفایة الشعبی ودر اورا
شیخ الشیوخ مذکور است که برای دفع کاهلی بار و علیه خواب بسیار ساختن وضو است وقال
عدی بن حاتم ما اقیمت الصلوة منذ اسلمت الا وانا علی الوضوء وقیل کان ابراهیم بن
ادهم به نام فقام فی لیلة واحدة سبعا وسبعین مرة وکل مرة یجدد الوضوء
ویصلی رکعتین وقیل ان بعضهم ادب نفسه حتی لا یخرج منه الریح الا فی الدار یراعی
الادب فی الخلوات ومن احوال الصوفیة الاحتیاط فی استعمال الماء للوضوء قیل کان
ابراهیم الخواص اذا دخل البادیة لا یحمل معه الا رکوة من الماء وربما کان لا یشرب
منها الا القلیل یحفظه للوضوء وقیل انه کان یخرج من مکة الی الکوفة ولا یحتاج
الی التیمم یحفظ الماء للوضوء ویقنع بالقلیل للشرب ودر نفحات آورده که ابو الاسود را
وقتی در بادیه تشنه اهل خود را گفت بدرود باشی که من رفتم چه هر آن مطهره از تیر بگردد ولی
داد و برفت وی را چون طهارت احتیاج شد خواست که طهارت کند از مطهره تیر میدل
آمد از راه برگشت و گفت آب ندارم که طهارت کنم مرا آب واجب ترا از تیر مطهره را از تیر بی
کرد وار آب پر کرد و برفت هر گاه که طهارت کردی آب فرو آمدی و چون تشنه گرسنه شدی

شیر وقیل اذا رایت الصوفی ولیس معه رکوة او کوز فاعلم انه قد عزم علی ترك الصلوة شاء ام ابی وحکی عن ابن الکرمی انه اصابة جنابة بلیلة من اللیالی وکانت علیه مرقعة ثخینیة غلیظة فجاء الی دجلة وکان برد شدید فحزنت نفسه عن الدخول فی الماء لشدة البرد فطرح نفسه فی الماء مع المرقعة ثم خرج من الماء وقال عاهدت الله ان لا انزعها من بدنی حتی تجف علی قیل فلم تجف علیه شهرا کاملا لثخانتها وغلظها ادب بذلك نفسه لما حزنت عند الاتیمار لامر الله تعالی وحکی عن الحصری انه قال مما انتبهت من اللیل لا یحملنی النوم الا بعد ما اقوم واجدد دلیلا یعود الی النوم وانا علی غیر طهارة کذا فی العوارف فی رسالة الابدیة ولا بد للمرید الجلوس علی الطهارة فمتی احدثت توضاءت وصل رکعتین الا ان یکون وقت قد نهیت عن ایقاع الصلوة فیه وهی ثلثة اوقات عند طلوع الشمس وعند غروبها وعند الاستواء الا یوم الجمعة فان الصلوة فیه یجوز وقت الاستواء وفی مشکوة المصابیح عن ابی الخلیل عن ابی قتادة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم کره الصلوة نصف النهار حتی نزول الشمس الا یوم الجمعة وقال ان جهنم تسجر الا یوم الجمعة رواه ابو داؤد وفی رسالة المکیة وقال صاحب العوارف وکره جماعة من العلماء تحیة الطهارة بعد الصلوة العصر واجازه المشائخ والصلحاء وفی خلاصة الحقائق وعن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه انه قال ینبغی للعبد ان یتوضاء خمسة من الوضوء الاول وضوء القلب من المکر والخدیعة والکبر والحسد والبغض والعداوة لقوله تعالی وثیابك فطهر ای قلبك والثانی وضوء اللسان من الغیبة والکذب والزور والبهتان لقوله ولا یغتب بعضکم بعضا والثالث وضوء البطن من الشبهة والحرام لقوله تعالی کلوا من طیبات ما رزقناکم والرابع وضوء الظهر من لبس الحرام لقوله تعالی ولباس التقوی ذلك خیر والخامس وضوء الظاهر لقوله تعالی اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا الایة وفی اخلص الخلاصة عن بعض اهل المعرفة انه قال اغسلوا اربعا باربع وجوهکم بماء اعینکم والسنتکم بذکر خالقکم وقلوبکم بخشیة ربکم وذنوبکم بالتوبة الی مولاکم وفی الخلاصة الوضوء ثلاثة انواع فرض وهو الوضوء لصلوة الفریضة والصلوة

الجنابة وسجدة التلاوة وواجب وهو الوضوء للطواف ومندوب وهو الوضوء
للنوم وعن الغيبة والكذب وانشاد الشعر القبيح ومن القهقهة والوضوء على
الوضوء والوضوء لغسل الميت وفى شرح السنة والمستحب ان يتوضأ لكل صلوة وان
كان على الطهارة لاثار بما يجرى على لسانه كذب او غيبة او شئ مما ياثم فيسعى ان
يجدد الوضوء لرفع الحدث الظاهر فان كان الوضوء يتولى رفعه لا ثم كذا فى الكافى
وفى المشكوة المصابيح عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من توضأ على طهر كتب له عشر حسنات رواه الترمذى وفى شرعة الاسلام
ومن مات على الوضوء مات شهيدا ومن بات طاهرا مات فى شعارة ملك يستغفر له
ومن بات طاهرا بات عابدا وعرج بروحه الى السماء قال النبى صلى الله عليه وسلم من
نام ثم نام كان كمن مات مع الكلاب والحمار بر فى المزابل ومن استنجا ثم نام كان
كمن صلى مع انبياء بنى اسرائيل فى المسجد الاقصى ومن توضأ وثم نام كان كمن صلى مع
جبرئيل وميكائيل تحت العرش ومن توضأ وصلى ركعتين ثم نام كان كمن صلى معى و
اصحابى فى المسجد الحرام وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلى ركعتين مقبلا عليهما بقلبه ووجهه
الا وجبت له الجنة رواه مسلم فلا ياكل ولا يشرب ولا يتكلم ولا ينام الا على طهارة
كاملة ليحصل بتركه طهارة الظاهر طهارة الباطن وسلامة الصدر اذ لا يؤذن
بالدخول فى الحضرة الصمدية الا من اتى الله بقلب سليم ومن لم يطهر ظاهره على قانون
الشريعة لا يمكنه ان يتطهر باطنه باداب الطريقة لان الظاهر عنوان الباطن واذا
دام على الطهارة اوشك ان يتلألأ فيه انوار الربانية من طريق العكس ثم ينعكس
منه الى مرآة الجمال فيشاهد ذلك بعين قلبه فيرى فى الظلمات ما لم يكن
يرى قبل ذلك بعين قلبه فيرى فى الظلمات ما لم يكن يرى قبل ذلك آداب
شريعت وضو وتفصيلت آن در بيان ادعيه كه بعداز وضو وبعداز تحيت وضو بايد خواند
نشود دریاب بعداز وضو دعای مذکور بخوانند واین رباعی نیز بخوانند که ثواب واجر

بسیار ستچنانچه بزرگان فرموده اند سه سر در خم چوگان تو باشیم چه گوی ✤ بیرون نه زفرمان تو دل یک سر موی ✤ ظاهر که بدست است شستیم تمام ✤ باطن که بدست تست آنرا تو بشوی ✤ بعد از ان تحیة الوضو بخواند بعد از تحیة الوضو این دعا بخواند اللهم نور ظاهری بنور عبادتك وباطنی بنور معرفتك وقلبی بنور محبتك وروحی بنور مشاهدتك وسری بنور مکاشفتك برحمتك یا ارحم الراحمین وبعد از ان برای جمیع مهات این آیة هفت بار بخواند واذا سألك عبادی فانی قریب الایة و۳ بار بخواند بارخدایا عفو خطا کن بارخدایا بذل عطا کن بارخدایا دفع وبا کن اغثنی و یا غیاث المستغیثین ونیز این رباعی هم خواند رباعی یارب من اگر گناه بیحد کردم ✤ دانم بیقین که بر تن خود کردم ✤ چیزیکه رضای تو نبود ست در آن ✤ برگشتم وتوبه کردم وبد کردم ✤ ولا یخفی ان للتوحی فوائدا کثیرة لایحتمل هذا المختصر ضبطها والله اعلم بالصواب آنکه خواب نکردن وپهلو بر زمین نه زدن وقال الله تعالی تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا وقال الله تعالی والذین یبیتون لربهم سجدا وقیاما وقیل فی قوله فلا تعلم نفس ما اخفی لهم قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون کان عملهم قیام اللیل وقیل فی قوله تعالی واستعینوا بالصبر والصلوة فاستعینوا بصلوة اللیل علی مجاهدة النفس ومصابرة العدو وفی الخبر علیکم بقیام اللیل فانه مرضاة بربکم وهو داب الصالحین قبلکم ومنهاة عن الاثم وملغاة للوزر ومذهبة کید الشیطان ومطردة للداء عن الجسد وقد کان جمع من الصالحین یقومون اللیل کله حتی نقل ذلك عن اربعین من التابعین کانوا یصلون الغداة بوضوء العشاء منهم السعید بن مسیب وفضیل عیاض وابو حنیفة وغیرهم کذا فی العوارف وفی النیاتی لو تکلم فی الخلوة او نام بطلب خلوته بخلاف العزلة هذا مذهب اهل الله تعالی کذا نقل من تحفة الفقهاء در رساله عجالة الوقت آورده ست که درویش را باید که یک ماه یا باربعین خلوت نشیند ودرین مدت اصلا خواب نکند واگر عیاذا بالله یک چشم زدن خواب برو غالب شود آن خلوت او بشکند واز سر نیت خلوت کند نعم من قال رباعی در خواب مشو که خواب با مرگ ست جفت ✤ از خواب

کسی از گل شادی نشگفت + برخیز و بیا رکن بدرگاه خدا + کاندر لحد تنگ بسی خواهی خفت +
درخواب شدم من خردمندی گفت + برخیز ولیکن که سالها خواهی خفت + وقتی خواجه کنیزکی
را خرید چون شب شد کنیزک را گفت که جای خفتن من راست کن تا بخسپم کنیزک گفت ای
خواجه ترا هم خواجه هست کنیزک گفت آن خواجه تو خواب میکند گفت نه گفت شرم
داری که خواجه تو خواب نکند و تو خواب کنی انصفا لعبد کیف تنام اللیالیا + وان سیدک
حاضر لا ینام ابدا **بیت** بده انصاف کی روا باشد خواجه بیدار و بنده اندر خواب + **حکایت**
آورده اند که وقتی درویشی جوانی را دید که تمام شب در کوچه استاده بود درویش از وی سوال
کرد که تمام شب از چه استاده بودی جوان گفت اینجا حبیبه دارم مرا امشب وعدهٔ وصل داده
از آن منتظر او بودم درویش را غیرت شد که محب مجازی برای وعدهٔ حبیبه خود شب وای
برکسیکه دعوی محبت او کند و تمام شب بخسپد **بیت** گر تو هستی مرد عاشق شرم دار + خواب
را با دیدهٔ عاشق چکار + **وفی الخبر** یا احمد عجبت لعبد دخل فی الصلوة وهو یعلم
الی من یرفع یدیه ومن هو قدامه وهو ینعس والله در قائل **سه** عجبا لمن یحب کیف
ینام + وکل نوم علی المحب حرام **رباعی** شبی که درو چار بود چون خسپد + آنرا که غم یار
بود چون خسپد + ای دیده گنه میکنی و میخسپی + آنکس که گنهکار بود چون خسپد + **نقل است**
که وقتی سلیمان دارانی رحمه الله حوری را در خواب دید گفت ای سلیمان تو خوش میخسپی
و مرا برای تو مهیا کرده اند اگر مرد بیداری ترک خواب کن و همه عمر خود در اصلاح کن **بیت**
چون چنین کاریست اندر ره ترا + خواب چون می آید ای ابله ترا + و **بزرگان گفته**
اند که اگر خفتگان بیدار شدندی که از ایشان چه فوت می شود هرگز خواب نکردندی لقوله
ولو یعلم الناس ما فات منهم + فوالله ما ناموا فی العمر ابدا + **نقل است**
که چون مهتر ابراهیم علیه السلام را فرمان شد که اسمعیل را قربان کن ابراهیم با اسمعیل گفت
علیهما السلام که درخواب دیدم که می گویند که اسمعیل را قربان کن پس اسمعیل گفت که سزای
کسیکه خواب کند این بدتر باشد اگر تو خواب نکردی ذبح من بلیه پیش نیامدی و نه تو بی پسر + **حکایت**
پیری ضعیف را پرسیدند که ترا هیچ آرزوئی مانده هست گفت بلی یک آرزوی و آن اینست

نخواهم که نیم شب برخیزم و طهارت کنم و سر بسجده نهم قوت یاری نمیدهد **حکایت** بزرگی بود
که هر گاه که شب در آمدی می گفتی الحمد لله الذی نجانی من اولاد آدم آری شب خانهٔ انس ست
و هر که در خلوتخانهٔ انس خواب کند او را مرده باید گفت نه خفته لان النوم اخ الموت و اگر مرد
هوشیاری بقدر امکان خود بیدار باش خواب را گرد چشم خویشتن مگذار **المؤلف** استیقظ وانتبه
یا طالب الحق بالامکان ÷ لان النوم یفوت مطلب الانسان ÷ **ثم اعلم** یا طالب المولی انک ان
عجزت عن قیام اللیل کله فیستحب لک قیام ثلثیه او ثلثه **لقوله تعالی** یا ایها المزمل
قم اللیل الا قلیلا نصفه او انقص منه قلیلا او زد علیه **و فی العوارف** فقد قیل ینبغی
ان یکون ثلث اللیل والنهار نوما حتی لا یضطرب الجسد فیکون ثمانی ساعات للنوم ساعتین
من ذلک یجعلهما المرید بالنهار و ستة ساعات باللیل و یزید فی احدهما و ینقص فی الاخری
علی قدر طول اللیل و قصره فی الشتاء والصیف ولا یضر ذلک اذا صار بالتدریج عادة و اقل
الاستحباب سدس اللیل فاما ان ینام ثلث اللیل الاول و یقوم نصفه و ینام سدسه الآخر و ینام
النصف الاول و یقوم الثلث و ینام السدس الاخر روی ان داؤد علیه السلام قال یا رب انی احب
ان اتعبد لک فای وقت فاوحی الله تعالی الیه یا داؤد لا تقم اول اللیل ولا آخره فانه من قام
آخره نام اوله و من قام اوله نام آخره ولکن قم وسط اللیل تخلو بی و اخلو بک وارفع الی
حوائجک و فی عین العلم و نام عند الغلبة هو الماثور فورد کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون
ولا یصلی بعدها فورا **صحیح البیاض** لیصل احدکم من اللیل ما تیسر فاذا غلبه
النوم فلیرقد و ورد لا تغالبوا اللیل و فیه التعبد علی ملال و جاء اثمه اکثر من نفعه و تحمل
ما لا یطاق **درویش** را باید که خود قصد خواب نکند مگر بغلبهٔ خواب زیرا که حق تعالی فرمود که
لا یکلف الله نفسا الا وسعها و هرگز خواب نکردن خاصهٔ ملائکه ست لان البشر لا یخلو من البشریة
نقل ست یکی از بزرگان گفت خداوندا بر تو هرگز خواب فرو آید فرمان شد که دو قرابه در دست
گیر چون بگرفت خواب بر وی غالب گماشت دست بر هم زد و قرابه را بشکست خطاب شد
ای بنده دو قرابه در دست خود داشتی چون خواب بر تو آمد نتوانستی که آن هر دو قرابه نگاهداری
مارا که هفت شیشهٔ مینائی چرخ میباید نگاهداشت اگر بچشم ما خواب باشد چه حال خواهد شد چنانچه

قول باری ست لاتاخذه سنة ولانوم لمؤلفه اریدان احیی اللیالی کلها + وکیف
احییها اما ما انتبه + پس باید که حتی الامکان بیدار باشی و پهلو بر زمین نزنی اگر چه رخصت
هستی در شریعت برای خواب کردن و پهلو بر زمین زدن ولکن عند الصوفیه لا رخصة
فیه اصلا ولذا قیل گر تجلی دوست خواهی بر دوام + خواب غفلت بر تن خود کن حرام + خواب
غفلت از دل باید زدوده است + ور نه دایم هست تجلی والسلام + حتی بعض بزرگان پای خود دراز
نکرده نه در خلوت و نه در بیرون تا پهلو زدن چه رسد حکی انه قال السری صلیت وردی
لیلة من اللیالی ومددت رجلی فی المحراب فنودیت یا سری کذا تجالس الملوک فضممت
رجلی وقلت وعزتک لامددت رجلی ابدا وقال الجنید فبقی ستین سنة ما مد رجله
لیلا ولانهارا لمؤلفه یا طالبا سرّ لاتطل ابهم + عاشوا فی الدنیا ساکنین الملوک +
کانوا فی الدنیا کانهم غریب + قلوبهم مغموم ووجوههم ملوک + کما قال الله تعالی
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم الایة و مگوی که ایشان
توفیق یافتند و ما موفق نیستیم بلکه ایشان جهد و جهد تمام کردند و خود را فنا ساختند
ولقد صدق من قال شعر توفیق بهانه هست اگر یار م راهی + بشتاب که سرمایه توفیق شتابست
شعر از تو جهدی و از خدا توفیق + جهد و توفیق هر دو هست رفیق + و حضرت عطار میفرماید شعر
گر کسی گوید نباید طاعتی + لعنتی بارد بر و هر ساعتی + تو مکن در یک نفس طاعت رها +
پس به طاعت چو کردی بی بها + ثواب بیداری شب را شنیدی و دریافتی اکنون اقسام
نوم را بشنو و دریاب فی النسمی قیل النوم علی خمسة انواع الغیلولة وهی النوم
وقت الفجر الی طلوع الشمس یورث الفقر والفیلولة وهی النوم وقت الاشراق الی الضحی
یورث الغفلة والظلمة والقیلولة وهی النوم بعد الضحی الی وقت الاستواء یورث
الغنا والراحة والکیلولة وهی النوم بعد الظهر والعصر الی المغرب یورث الحزن
والملة والفیلولة وهی النوم وقت المغرب الی العشاء یورث الجهل والفتنة وقال
علیه السلام من نام حتی اصبح بال الشیطان فی اذنه و در حدیث دیگر وارد است که
شیطان موی سر را سه گره می دهد تا خواب غالب شود و نماز فجر از دست رود وقال

النبی صلی الله علیه وسلم النوم علی سبعة اوجه نوم الغفلة ونوم الشقاوة ونوم اللعنة
ونوم العقوبة ونوم الراحة ونوم الرخصة ونوم الحسرة اما نوم الغفلة فی مجلس الذکر
ونوم الشقاوة فی وقت الصلوة ونوم اللعنة فی وقت الصبح ونوم العقوبة بعد صلوة
الفجر ونوم الراحة وقت القیلولة ونوم الرخصة بعد صلوة العشاء ونوم الحسرة فی لیلة
الجمعة کذا فی مشارق الانوار وقیل یستحب احیاء خمس لیل فی السنة لیلة الجمعة ولیلة
الفطر ولیلة الاضحی ولیلة النصف من شعبان واول لیلة سبعة وعشرون من رجب
چون اقسام نوم شنیدی ودریافتی اکنون **ثواب نماز شب بشنو ودریاب** قال علیه
السلام رکعتان فی جوف اللیل خیر من الدنیا وما فیها وقال علیه السلام من صلی
باللیل حسن وجهه بالنهار وفی العوارف قال سهل بن عبد الله التستری یحتاج
العبد الی السنن والرواتب لتکمیل الفرائض ویحتاج الی النوافل لتکمیل السنن ویحتاج
الی الادب لتکمیل النوافل **پس** سالک را ناچار است از کثرت نوافل در شب و روز چنانچه
پای مبارک آنسرور علیه السلام را ورم شد از کثرت نوافل کما قال صاحب قصیدة البردة
هضما لنفسه ~~ظلمت سنة من احیی الظلام الی + ان اشتکت قدماه الضر من ورم
وفی شمائل النبوی عن ابی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقوم یصلی حتی تنتفخ قدماه فیقال له اتفعل هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك
قال افلا اکون عبدا شکورا وکان وظیفة ابیحنیفة رحمة الله فی الیوم واللیلة اربع
مائة رکعة کذا فی فتاوی الصوفیة وفی فتاوی فخر الدین اداء صلوة التطوع افضل
من صوم التطوع **نقل است** از منصور حلاج که هر روز صد رکعت نماز گزاردی وپنج نوبت
غسل کردی وفی حاصل الحیوت آورده است که از عارف ربانی واقف اسرار نهانی اویس
قرنی منقول است که در شب میگفتی هذه لیلة الرکوع بیک رکوع بسر می بردی ودر شب
دیگر گفتی هذه لیلة السجود بصبح میرسانیدی گفتند ای اویس چه طاقت طاعت داری
که شبها باین درازی بیکحال می گزرانی گفت کجاست شب دراز کاشکی ازل وابد یک
شب بودی تا بیک سجده آخر بردمی ودران سجده نالهای زار وگریه های بیشمار کردمی

نیم شب که همه مست خواب خوش باشند | من و خیال تو و نالهای درد آلود
شمعم که بسوز و گریه باشم همه سال | قوت از تن خویش می تراشم همه سال
تا نیک و بد خلق نباید دیدن | شب زنده و روز مرده باشم همه سال

قیل لما حبس الحلاج قید من کعبه الی رکبتیه ثلثة عشر قیدا وکان یصلی مع
ذلک فی کل یوم ولیلة الف رکعة کذا فی فصل الخطاب وکان لابی حنیفة رحمه الله
جار وله ابنة لا تخرج الا اللیل فتری ابا حنیفة رحمه الله قائما فی سطحه یصلی فظنه
شجرة فلما توفی ابو حنیفة رحمه الله قالت یا ابت این ذهبت تلک الشجرة التی کانت فی
منزل ابی حنیفة فبکی الرجل وقال قطعت تلک الشجرة کذا فی دستور القضاة وفی شرعة
الاسلام ویواظب علی نوافل العبادة ولا یسرع فیها فانها مفتاح محبة الله تعالی وقربة
وقرة اعین الصدیقین وانها جوابر نقصان الفرائض لا سیما فانها دأب الصالحین ومکفرة
السیئات ومطردة للداء وبرکة فی العمر ومنهاة عن الاثم یقین باید که نماز تهجد گزارد دوازده
رکعت واقله دو رکعت یا چهار رکعت قال الله تعالی ومن اللیل فتهجد به نافلة لک وقال
النبی صلی الله علیه وسلم صل من اللیل ولو قدر حلب شاة وقیل قد یکون ذلک قدر اربع
رکعات وقیل قدر رکعتین وقیل فی تفسیر قوله تعالی تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک
ممن تشاء هی قیام اللیل کذا فی العوارف ونیت تهجد چنین کند نویت ان اصلی لله تعالی
رکعتین صلوة التهجد تکمیلا للفرائض وحفظا للایمان وتوسیعا للرزق وتطویلا للعمر
اللهم اقض حوائجنا وحوائج جمیع المؤمنین متوجها الی جهة الکعبة الشریفة الله اکبر
باید که قرائت یس بخواند زیرا که سه دل جمع میشوند وقتی که سه دل جمع شوند دعا مستجاب
باشد یکی دل آدمی دوم دل شب که نصف شب باشد وسوم دل قرآن که سورهٔ یس باشد
ویصلی الضحی والاشراق وصلوة الزوال وصلوة التسبیح وما بین العشائین ویصلی فیه
ست رکعات صلوة الاوابین ویقول بعدها انه کان للاوابین غفورا وان یصلی فیه
عشرین رکعة فهو افضل ویواظب علی رکعتی تحیة الوضوء وعلی رکعتی تحیة المسجد
وسائر النوافل وقال صاحب العوارف کره جماعة من العلماء صحبة الطهارة بعد

صلوة العصر واجازة المشائخ والعابدين قيل وكان عبد الله بن غالب يصلى الضحى مائة ركعة
ويقول بعد صلوة الضحى اللهم بك احاول وبك اصاول وبك اقاتل كذا فى حصن الحصين
وقيل يقرأ مائة مرة رب اغفر لى وارحمنى واهدنى وارزقنى وتب على انك انت التواب
الرحيم وبعد التهجد يشتغل بالذكر وبالدعاء لان الدعاء مخ العبادة وبالمناجات **حكى**
ان الامام احمد بن حنبلؒ راى ربه فى المنام الف مرة فقال يا رب كيف النجاة من زوال
الايمان وانا اخاف فقال الله الزم هذا الدعاء اللهم صغر الدنيا باعيننا وعظم جلالك
فى قلوبنا اللهم وفقنا لمرضاتك وثبتنا على دينك بفضلك وكرمك يا اكرم الاكرمين
ويا ارحم الراحمين وفى اخلص الخالصة حكى عن الليث انه قال رأيت عقبة بن
نافع ضرير البصر ثم رأيته بصيرا فقلت له بم رد عليك بصرك فقال اتيت فى منامى
فقيل لى قل يا قريب يا سميع الدعاء يا لطيفا لما يشاء رد علىّ بصرى فقلتها فرد
الله على بصرى ويقرأ سائر الادعية ثم يشتغل بالمناجات وفى اخلص الخالصة قيل
المناجات عرض ما فى الفؤاد على رب العباد **نقل** ست از شمس الائمة الحلوائى او نقل ميكند
از عمر التاجر كه مى گفت شنيدم از ابا جعفر هاشمى كه ميگفت كه ديدم پدر خود را در خواب پرسيدم
كه اى پدر با تو حق تعالى چه كرد گفت غفر لى يعنى بيامرزيد مرا گفتم بچه سبب گفت از ان كه بعد
از نماز تهجد اين مناجات پارسى مى خواندم **مناجات** بادشاها بنظر رضا و رحمت بما نگر و خداوندا
ظاهر و باطن ما را از طلب رضاى خود جمع دار از تفرقه و پريشانى و سرگردانى اندر راه ما و از راه
همه مسلمانان دور دار عفو و عافيت را قرين وقت ما كن عنايت و رعايت را سابق و قائد ما
گردان ما را بدست تفرقهٔ ما باز مده ما را با ما باز مگزار ما را بر ما مگمار ما را از شر ما نگهدار كار ما
و كار همه مسلمانان در عافيت و در رضاى خود با صلاح آر كرده را درگذار و آينده را نگاهدار
هر چه بر بنده بخشى دينى بخش بارضاى خويش قرين بخش ما را بقهر خود مخذول مكن ما را بدون
خود مشغول مكن ما را از ياد خود معزول مگردان اگر بپرسى حجتى نداريم و اگر بسوزى طاقتى
نداريم و اگر بسنجى بضاعتى نداريم از بنده خطا و زلت و از تو همه بخشش و عطا و رحمت
اى قديمى لم يزل و اى حكيمى بى بدل اللهم اصلحنا و اصلح فساد قلوبنا و اصلح فساد افعالنا

واصلح فساد اقوالنا واصلح فساد احوالنا واصلح فساد صدورنا واصلح ولاة امورنا و
اصلح ذات بيننا واصلحنا بما اصلحت به عبادك الصالحين يا خير المسئولين يا معلم
الصالحين ويا اكرم الاكرمين اختم لنا بالخير توفنا مسلمين والحقنا بالصالحين اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد وعلى جميع الانبياء والمرسلين وبارك وسلم عليهم **ومناجات**
حضرت شاه عبدالقادر جيلانى رضى الله عنه براى حفظ ايمان بايد خواند بسم الله الرحمن الرحيم
اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك وسلم عليهم الٰهى اگر از من بيايد كفرى ويا جفائى
ويا گناهى صغيره وكبيره ويا ريائى ويا غيبتى ويا دروغى ويا لهوى ويا لغوى ويا حرصى
ويا حسدى ويا بخلى ويا كبرى ويا ناحقى ويا نفاقى ويا حرامى ويا بدگمانى ويا بدنظرى ويا بدوهمى
ويا كراهتى ويا ترك امانتى ويا ترك ديانتى ويا ترك صيانتى ويا ظلمى ويا تعدّيى درحق آدمى
ويا درحق جانورى ويا در رعايت استاد و پير ويا درحق مادر و پدر كه هريك از ينها بحكم خداوند تعالى
جل جلاله و بحكم رسول الله صلى الله عليه وسلم مى بايد ويا فسقى ويا فجورى ويا غفلتى ويا بدعتى
ويا تقصيرى كه بفرمان خداى تعالى و بفرمان رسول الله صلى الله عليه وسلم بقصد ويا بفراموشى
كرده باشم ويا درخاطر گذشته باشد ويا بر زبان رفته باشد قولاً و فعلاً حاضراً و ناظراً ظاهراً
و باطناً ليلاً و نهاراً سراً و جهراً اولاً و آخراً قديماً و جديداً از همه گناهان بار آدم و پشيمان
شدم و توبه نصوح كردم كه باز از ينها در وجود من در نيايد و از سر تجديد مسلمان شدم
و ايمان آوردم و اقرار كردم بوحدانيت خداى تعالى و آنچه فرموده است خداى تعالى
و ايمان آورده ام بدانچه ايمان آورده است محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و بيزارم
از آنچه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم بيزار است و دور بوده است و بصدق و يقين
دل ميگويم لا اله الا الله محمد رسول الله الٰهى همين اقرار و تصديق جميع دمهاى
من ثابت دارى الٰهى همين اقرار و تصديق دم آخر من ثابت دارى الٰهى همين
اقرار و تصديق ابد الآباد باقى دار و بديدار خود مشرف گردانى بحرمت محبت خود و بحق
خواجه كائنات و خلاصه موجودات و صدر بدر عالم صلى الله عليه وسلم و آله و اصحابه
اجمعين آمين يا رب العالمين يا ذا الجلال والاكرام برحمتك يا ارحم الراحمين

دیگر مناجات امیر کبیر سید علی همدانی قدس سره بخواند مناجات ملکا بادشاها
وخداوندا ورحیما زبان ما را که خطیب منبر دهان ماست بذاکره اذکروا الله ذکرا کثیرا
گویا دار الٰهی دیدهٔ ما را که راه بین یقین ماست به بینائی فانظر والی آثار رحمة الله بینا
دار الٰهی گوش وهوش ما را باستماع فاذا قرء القران فاستمعوا له شنوا دار الٰهی صندوق
دل ما را از وسوسهٔ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس ایمن دار
الٰهی جلال دل ما را که سلطان ولایت ایمان ماست از پادشاه اولئک کتب فی قلوبهم
الایمان معزول مگردان الٰهی دستهای ما را از گرفتن لقمهٔ ناوجه ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل نگاهدار الٰهی قدم ما را از قرب ان لهم قدم صدق عند ربهم ثابت
دار الٰهی فرزندان مسلمانان را در مکتب کرامت الرحمن علم القران بتعلم علم مشرف گردان
الٰهی مادران وپدران ما را که محبوس زندان لحد گور خانهٔ مار و مور که اسیر خاک گشته اند
به بشارت یبشرهم ربهم برحمة برحمت خویش برایشان بشارت رسان الٰهی در آن
ساعت که اجل ما در رسد و جنازهٔ ما را از دروازهٔ بنای فانی بیرون کنند ما را از تلقین ان
الله یغفر الذنوب جمیعا جدا مگردان الٰهی سلاطین دهر را بداد عدل وانصاف ان الله
یأمر بالعدل والاحسان آراسته دار الٰهی مسافران که در سفر وحضر اند انما جزاء
الذین یحاربون الله ورسوله در امان دار الٰهی بیماران اهل ایمان را از دار و خانهٔ
وننزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین معجون لطف کرامت کن الٰهی پیران
طریقت را که هادیان دنیا و آخرت اند بتشریف بل احیاء عند ربهم مشرف گردان الٰهی آب
مبارک برتارک نبات ونباتات وانزلنا من السماء ماء مبارکا چنانچه اوست بارنده درمیان
خلق پاینده دار الٰهی توانگران را بخلعت الاغنیاء من التعفف آراسته دار الٰهی درویشان
را بصبر ان الله مع الصابرین قرین گردان الٰهی علماء دین را بدرجات والذین اوتوا
العلم آراسته دار الٰهی چون عمر ما و کافهٔ اهل اسلام بخاتمت در رسد همه را با سعادت ختم
گردان ودعا مستجاب وشهادت روزی گردان یا اله العالمین ویا خیر الناصرین
ایضاً بخواند الٰهی از آن وقت باز که مرا از حقهٔ عدم بوجود آوردن تا هذا الوقت

آنچه از افعال غیر رضای تو در شریعت و حقیقت و معرفت از دست رفته عمداً و خطاً
و سرّاً و علانیةً رفته باشد یا خواهد رفت یا خواهد گذشت میدانم یا نمیدانم از جملهٔ معاصی
ماضی و حال و استقبال بطوع و رغبت خویش توبه کردم و باز آمدم و از سر مسلمان میشوم
کلمهٔ شهادت می گویم اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده و رسوله الهی
قلبی محجوب و نفسی معیوب و عقلی مغلوب و هوائی غالب و طاعتی قلیل و معصیتی کثیر
و لسانی مقر بالذنوب فکیف حیلتی یا ستار العیوب و یا غفار الذنوب الهی جرمک
کثیر کرده و عفوت یسیر پس در گذر و عفو فرما بفضلک و کرمک الهی من ضعیف درمانده
را من بحیف از درها رانده را من ساجرد بدر گشته را من زنار دار خرقه پوش را من
استاد مکتب عاصیان را من گندم نمای جو فروش را من تائب ناتمام را من سقاد
فرمان شیطان را بفضل عمیم خود و لطف قدیم خود از هوای نفس اماره خلاصی ده و از کید
شیطان مکاره پناهی ده الهی توبهٔ نصوح کرامت کن طاقت عدل تو ندارم و امید فضل
تو دارم ملکا مرا توفیق ده تا ترا پرستم بی توفیق پرستیدن نتوانم جاه و مدام العزتی ده تا
ترا بشناسم بی معرفت شناختن نتوانم الهی ضائع کردم عمر خود را در آنچه که رضای تو نبود و صلی
الله علی سیدنا محمد و آله و اصحابه اجمعین دیگر بخواند الهی اگر بدرقهٔ حفظ تو همراه انبیا
و ابرار و معصومان رهبری کند پس اشقیا و فجار و عاصیان را که کند و اگر سیلاب عفو تو اوساخ
آثام تیره روزگاران اشرار نشوید که شوید و اگر دریای رحمت سرگشتگان تیه ضلالت را دست
نگیرد که گیرد و اگر سحاب کرامت امطار هدایت بر جان تباهان لوادی غفلت نبارد که بارد اگر
نسیم عنایت کشتی غرق شدگان دریای معصیت را از غرقاب مخالفات بساحل توبه
و انابت نیارد که آرد و در شب جمعه برای هر حاجت این نماز بخواند نیت ان اصلی لله تعالی رکعة
واحدة متوجها الی جهة الکعبة الشریفة الله اکبر الحمد یکبار و آیة الکرسی هفت بار
و انا انزلناه بیست و پنج بار و سورهٔ اخلاص صد بار التحیات درست خواند و بعد از سلام
سر بسجده درود و رخ راست بر زمین نهد هفتاد بار بگوید الهی بحرمت آن وقت و آن ساعت که تو
بودی و هیچکس نبود بعده رخ چپ بر زمین نهد و بگوید الهی بحرمت آن وقت و آن ساعت که تو

باشی و بیچکس نباشد بعده پیشانی بر زمین نهد و بگوید الٰہی تو یکی و رکعت یکی و حاجت
من روا کن بعده کلمۂ تمجید ہفتاد بار بخواند و درود ہفتاد بار و استغفار ہفتاد بار بخواند حاجت
او برآید **صلوٰة الحاجة** یصلی رکعتین فی الاولی الفاتحة الف مرة والاخلاص
مرة وفی الثانیة الفاتحة مرة والاخلاص الف مرة ثم یسلم ویسأل الحاجة فانه
سریع الاجابة مجرب مجرب مجرب **لدفع** الطاعون یصلی من کان صالحًا فی ذلك
المقام کل لیلة رکعتین یقرء فی کل رکعة الفاتحة مرة ویٰس مرة ویقول بعد السلام
یا حلیم یا صمدی والف مرة **لدفع** الامراض والاسقام من کان فیها رئیسا یصلی سبع
لیال کل لیلة اربع رکعات یقراء فی کل رکعة الفاتحة مرة والفیل ثلث مرات والاخلاص
خمس عشر مرة ویقول بعد السلام سبعمائة مرة یا سلام **صلوٰة** العاشقین اربع
رکعات یقراء فی کل رکعة الفاتحة والاخلاص مرة فیقول فی الاولی مائة مرة
یا الله وفی الثانیة یا رحمن وفی الثالثة یا رحیم وفی الرابعة یا ودود من صلیها جعل
الله من المقربین **صلوٰة** الواصلین دو رکعت نماز گزارد در رکعت اول بعد از فاتحه
الم ترکیف بخواند و در دوم بعد از فاتحه لایلٰف بعد از سلام سر برہنه کند و دستار
در گلو اندازد و ایستاده شود و نر انگشت پای راست بر بالای نر انگشت چپ نهد باقی
راست بر ہوا ماند و زیر پای کند و تسبیح در دست گیرد ہزار و یکبار یا بدوح گوید بعده
بنشیند و دستار بر گردن نهد ہزار و یکبار یا رب گوید **صلوٰة** الموحدین یک رکعت
بگزارد در رکعت صلوٰة الموحدین نیت کند بعد از فاتحه قل هو الله چهل و یکبار بخواند بعد
از ان در ہر دو سجده بعد از تسبیح بیست و یکبار انت حاضری گوید بعد از ان سر جانب
راست نهد بیست و یکبار الله حاضری گوید بعد از ان سر بجانب چپ نهد بیست و یکبار
الله ناظری گوید بعد از سلام صد بار این دعا بخواند الٰهی احدی صمدی فردی من
عندك مددی الیك منتها طلبی کرمك سببی عجل فرجی بحق محمد العربی یا وهاب
یا وهاب یا وهاب دوگانه ہزار سجده بگزارد در ہر رکعتی بعد فاتحه سورۂ اخلاص شش کان بار
بخواند در ہر رکعتی پانصد سجده بدہد بعد ہر سجده جلسه کند و در ہر جلسه این دعا بخواند

وپیش از شروع صد بار درود و صد بار استغفار گوید و دعا اینست اللهم لبیك لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك لبیك وسعدیك والخیر فی یدیك لبیك لبیك والرغباء الیك والعمل لك **لمؤلفه** علیك احمد واحدت من الصالحین ولحقت الیك واسما امن المخلصین فان قبلت عنی فکنت من الفائزین وان لم تقبل عنی فکنت من الخاسرین **شرط سیزدهم** آنکه صائم بود لقول عائشة رضی الله تعالی عنها لا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع رواه ابو داؤد کذا فی مصابیح المشکوة وفی الشمنی الصوم شرط فی الاعتکاف عندنا وعند مالك وعند الشافعی واحمد لقوله علیه السلام لا اعتکاف الا بصوم واعلم ان الصوم شرط لصحة الاعتکاف الواجب ولصحة التطوع فی روایة الحسن عن ابی حنیفة رحمه الله **واعتکاف** رسه نوع ست واجب ست وسنت ست ونفل ست واجب آنست که مسلم برخود لازم گیرد وسنت در عشرهٔ آخره ماه رمضان که رسول علیه السلام بران مواظبت کرده ست ونفل آنست که در مسجد درآید نیت اعتکاف واین قسم با صوم وغیر صوم جائز ست کذا فی المضمرات معلوم شد که اعتکاف بغیر از صوم درست نیست صوم را فضیلت بسیارست که در احادیث وارد شده است در فی مشکوة المصابیح عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل شئ زکوة وزکوة الجسد الصوم رواه ابن ماجة المراد بالزکوة الصدقة وصدقة الجسد مایخلص به عن النار وعن ابی امامه رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنة بعشرة امثالها الی سبع مائة ضعف مرات قال الله تعالی الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك والصوم جنة الحدیث

وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی مائدة مالا عین رأت ولا اذن سمعت
ولا خطر علی قلب بشر لا یقعد علیها الا الصائمون بدانکه در صوم داشتن تمام دهر اختلاف
کرده اند بعضی بزرگان در تمام عمر خود صوم نگاه داشتند وبعضی گاه صائم وگاه مفطر
می بودند وکان ابو عبد الله بن جابر صائما نیفا وخمسین سنة لا یفطر فی السفر ولا فی الحضر
فجهد به اصحابه یوما فافطر فاعتل من ذلك ایاما فاذا رای المرید صلاح قلبه من
دوام الصوم فلیصم دائما ولیدع الافطار جائعا فهو عون حسن له علی ما یرید کما فی
العوارف روی عن ابی موسی الاشعری رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
صام الدهر ضیقت علیه جهنم هکذا وعقد تسعین ای لم یکن فیها موضع عن
محمد بن الیمانی انه قال اخترت صوم الدهر بما سالت ستة نفر عن ستة اشیاء
فاجابوا بجواب واحد سألت الاطباء عن اشفی الادویة فقالوا الجوع وقلة الاکل
وسألت العباد عن انفع الاشیاء فی عبادة الرحمن فقالوا الجوع وقلة الاکل وسألت
الحکماء عن اعون الاشیاء علی طلب الحکمة فقالوا الجوع وقلة الاکل وسألت
الزهاد عن اقوی الاشیاء علی الزهد فقالوا الجوع وقلة الاکل وسألت العلماء
عن افضل الاشیاء علی حفظ العلم فقالوا الجوع وقلة الاکل وسألت الملوك عن اطیب
الادام والاغذیة فقالوا الجوع وقلة الاکل کذا فی الخلاصة وعن بریدة قال دخل
بلال علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یتغدی فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله
صلعم نأکل رزقنا وفضل رزق بلال فی الجنة اشعرت یا بلال ان الصائم یسبح
عظامه ویستغفر له الملائکة ما اکل عنده رواه البیهقی فی شعب الایمان کذا فی
مشکوة المصابیح وکره قوم صوم الدهر وقد ورد فی ذلك ما رواه ابو قتادة رض قال
سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف من یصوم الدهر قال لا صیام ولا فطر
وسرور عالم هم گاه صوم میداشتند وگاه افطار می کردند کما روی عن عائشة رضی
الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر

حتی یقول لا یصوم وما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صام شهرا الا رمضان
الحدیث ومنهم من کان یصوم یوما ویفطر یوما وقد ورد افضل الصیام صوم
اخی داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما فاستحسن ذلک قوم من الصالحین
لیکون بین حال الصحو وحال السکر ومنهم من کان یصوم یومین ویفطر
یوما او یصوم یوما ویفطر یومین وقیل کان سهل بن عبدالله یاکل فی خمسة
عشر یوما مرة وفی رمضان یاکل اکلة واحدة وکان یفطر فی کل لیلة بالماء
القراح للسنة انا درحق اہل تجرید بہتر ست صوم وبہر دانتس لقوله علیه السلام
یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن
للفرج ومن لم یستطع فعلیه الصوم فانه له وجاء رواه البخاری ومسلم
وفی خلاصة الحقائق وقال بعض اهل المعرفة الصوم ثلثة صوم العام و
صوم الخاص وصوم الاخص اما صوم العام ترک الاکل والشرب والوقاع
وصوم الخاص محافظة الجوارح وان یمتنع عن نظلمه ویکف لسانه عن اهل
القبلة وصوم الاخص ترک ما سوی الله وقال اهل الریاضة الصوم للمسیء
حمیة وللمحسن جنة قیل الصوم دواء الذنوب ویحیی القلوب چون ثواب صوم
واقسام آن شنیدی ودریافتی اکنون ثواب خوردن ودعائیکه در وقت
افطار کردن باید خواند بشنو ودریاب وفی الارشاد ولو قسم المفطر
شطرین یاکل نصفه اول اللیل ونصفه سحرا کان حسنا سحر خوردن مستحب
ست لقوله علیه السلام تسحروا فان فی السحور برکة وعن عمرو بن العاص
رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فصل ما بین صیامنا
وصیام اهل الکتاب اکلة السحر رواه مسلم تعجیل افطار وتاخیر سحور نیز مستحب
ست زیرا کہ رسول علیه السلام فرمود ثلث من اخلاق المرسلین تعجیل الافطار
وتاخیر السحور والسواک کذا فی کنز الاوراد وفی مشکوة المصابیح عن سهل
رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الناس بخیر

ما عجلوا الفطر متفق علیه وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی احب عبادی الی اعجلھم فطرا رواہ الترمذی
وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر لان الیہود والنصاری یؤخرون
رواہ ابوداؤد وابن ماجہ بدانکہ افطار کردن اولی بخرماست اگر خرما باشد
آب افطار کند لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ
برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور رواہ احمد وفی شرعۃ الاسلام
وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر فی الصیف علی الماء وفی الشتاء علی
التمر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر بثلاث تمرات او علی شیئ لم تمسہ
النار در تحفۃ المریدین آوردہ ست باید کہ بعد از نماز خفتن روزہ بکشاید تا شرف
بین العشائین دریافتہ باشد بطاعت وعبادت اما پیش از نماز شام بنمک یا آب روزہ
بکشاید تا بسنت عمل نمودہ شود وسنت ست کہ گاہ گاہی خادم کوزۂ آب بر مجلسیان
بر گرداند و چون درویشان بخلوت درآیند باید کہ خادم کوزہ بدر خلوتیان آرد و ناخن
بر کوزہ زند تا ہر کرا رغبت بود بستاند و اولی آنست کہ خلوتی آب کم خورد تا خواب
وثقل کم بود در کنز الاوراد آوردہ ست کہ در وقت افطار بگوید اللھم لک صمت
وبک آمنت وعلیک توکلت وعلی رزقک افطرت واگر اورا در روز دوم نیت
روزہ باشد بگوید وبصوم غد نویت والا نگوید وایضا بگوید سبحانک اللھم و
بحمدک تقبلہ منی انک انت السمیع العلیم ایضا در وقت افطار بخواند الحمد
للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت یا واسع المغفرۃ عن عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صام
یوما ثم قال فی آخرہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الغفور یکون عما لغاو ث
فی صومہ کذا فی فتاوی الصوفیۃ واذا افطر قال ذھب الظماء وابتلت العروق
وثبت الاجر انشاء اللہ تعالی وایضا اللھم انی اسئالک برحمتک التی وسعت کل

شیئ ان تغفر لی ذنوبی قال افطر عندکم قوم قال افطر عندکم الصائمون واکل
طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة وان اکل مع مجذوم وهو ادی عائشة قال
بسم الله ثقةً بالله وتوکلا علیه واذا اکل الطعام فلیقل اللهم بارک لنا فیه و
اطعمنا خیرا منه فاذا فرغ من الاکل والشرب قال الحمد لله الذی اطعمنا
وسقانا وجعلنا مسلمین کذا فی حصن الحصین **متن** شرط چهارم آنکه در
وقت نماز باجماعت گزاردن **ش** لقوله تعالی وارکعوا مع الراکعین یعنی نماز
باجماعت گزارید ولقول عائشة رضی الله تعالی عنها ولا اعتکاف الا بصوم
ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع رواه ابو داؤد رضی الله تعالی عنه وکذا
فی المشکوة قوله و مسجد جامع ای فیه جمعة وجماعة پس معلوم شد که اعتکاف
بغیر جماعت روا باشد وقال الله تعالی وبشر الذین امنوا وعملوا الصالحات
عن ابن عباس رضی الله عنه العمل الصالح اداء الصلوة الخمس بالجماعة کذا
فی شرح الامالی ولقول عثمان ابن عفان رضی الله عنه ان الصلوة من احسن
ما عمل الناس فاذا احسنوا فاحسنوا معهم **مرجوی** نماز است احسن اعمال +
باجماعت نماز گزارید + **ش** وفی شرح الوقایة الجماعة سنة مؤکدة
وهو قریب من الواجب وقیل فرض کفایة وفی التمشی الجماعة من خصائص
هذا الدین فانها لم تکن مشروعة فی سائر الادیان قال عامة مشائخنا انها
واجبة وقیل فرض عین وبه قال احمد وداؤد وفی القنیة تارک الجماعة من غیر
عذر یجب تعذیره ویأثم الجیران بالسکوت عنه وقال علیه السلام من ادرک
الجماعة اربعین یوما کتب له براءة من النار وبراءة من النفاق وقال علیه
السلام تارک الجماعة ملعون فی التورات والانجیل والزبور والفرقان و
تارک الجماعة یمشی علی الارض والارض تلعنه ونظر الی السماء والسماء تلعنه
وگفت علیه السلام که هیچ نماز نیست هیچ حوی روا است هرکه یکوقت نماز برپای دارد هیچ
گناه برو نماند ودر حاصل الحیوة آورده است که شیخ ابو اللیث سمرقندی فرموده اند

که هر که نماز بجماعت گزارد او را حق سبحانہ تعالیٰ پنج چیز کرامت کند اول تنگی عیش ازو بردارد و دوم وی را عذاب گور نباشد سوم نامہ اعمال او بدست راست او دهند چهارم از پل صراط بگزارند پنجم به بهشت رود بی حساب و فی مشکوٰة المصابیح عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة الجماعة تفضل صلوٰة الفذ بسبع وعشرین درجة متفق علیه وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اثنان فما فوقهما جماعة رواه ابن ماجه و فی شرعة الاسلام وتغتنم الصلوٰة فی جماعة المسلمین فانها اضعاف مضاعفة ورحمة ورضوان ولا یرخص لمن سمع النداء ترك الجماعة روی فی الاخبار ان من حافظ علی صلوٰة الخمس بجماعة اورثه الله تعالی السعادة وان کان عمل قراب الارض خطیئة ومن لم یحافظ علی صلوٰة الخمس وعمل قراب الارض طاعة اورثه الله تعالی الشقاوة ونحو ذلك یدل علی فضیلة الجماعة وعظم شانها وبرکتها **حکی** ان فضیل بن عیاض رضی الله عنه کان من قطاع الطریقة غیر انه کان حافظا للصلوت الخمس بالجماعة فادرکته برکة ذلك واورثه السعادة وکان یوما فی الایام خرج لقطع الطریق فعرض له رکب فقصده لیقطع علیهم فقراء رجل منهم قوله تعالی الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله فسمع فضیل بن عیاض ذلك وقال آن یارب فقد آن یارب درمی سلاحه وتاب حتی بلغ حیث بلغ وروی فی الاخبار من حافظ علی الصلوات الخمس فی الجماعة لم یخرج من الدنیا حتی یری مکانه فی الجنة فاذا قرب وفاته وقفت الملائکة عن یمینه ویساره فیرفع بصره الی السماء فیری موضعه فی الجنة کذا فی کفایة الشعبی وسفیان ثوری رحمة الله علیه گفت صلحا مکه بودند اگر ایشان را نماز جماعت فوت شدی یک هفته تعزیت میداشتندی و اگر تکبیر اولی فوت شدی سه روز تعزیت می کردندی و اگر صف اول فوت شدی یک روز تعزیت میکردندی در تنبیه ابو اللیث مذکور ست که هر که نماز بجماعت نکند او را حق تعالی دوازده چیز نکند سه چیز در دنیا و سه چیز بوقت مرگ و سه چیز اندر گور و سه چیز بقیامت

اما آن سه چیز که در دنیا بود یکی برکت از کسب وی برگیرد و دوم سیمای روی او ببرد
و سوم در دل مردمان دشمن گرداند اما آن سه چیز که بوقت مرگ باشد اول جان او
گرسنه و تشنه برآرد دوم جان کندن بروی دشوار گرداند سوم کلمه شهادت بر
زبانش نیاید اما آن سه چیز که اندر گور بود اول پرسیدن منکر و نکیر با هول و دریغ
بود و دوم تاریکی گور بود سوم گور بروی تنگ بود و اما آن سه چیز که اندر قیامت
بود اول خشم خدای تعالی دوم عذاب سخت سوم حساب دشوار در خلاصة الحقائق مذکور است
که معاذ گفت که خواجه شقیق را رحمة الله علیه نماز پیشین بجماعت فوت شد پنجاه درم
صدقه داد و یک ماه تعزیت میداشت و می گریست و می گفت اللهم اعطنی اجر
ما فاتنی عبد الله بن عباس روایت کرد که مردی سوال کرد پیغمبر خدای را علیه السلام
و گفت یا رسول الله اگر مردی تمام شب قیام کند و روز روزه دارد بجماعت نماز حاضر
نشود چگونه باشد رسول علیه السلام فرمود که او در آتش باشد سفیان بن عیینه گفت
مردی بود در کوفه از اغنیا بجماعت نماز حاضر نشدی روزی او مهمانی کرد و خلق را
طلبید هیچکس حاضر نشد و دعوت او اجابت نکردند گفتند ما اجابت نکنیم دعوت کسی را
که او اجابت نکند خدا را ابو هریره رضی الله عنه می آرد که مردی بود نابینا بخدمت رسول
علیه السلام آمد و گفت یا رسول الله من مردی نابینا ام و میان من و میان تو درآمای
راه درختان انبوه در هم پیچیده و مرا دستگیری نیست مرا رخصت کن در نماز جماعت
و نماز بامداد که در مسجد حاضر نشوم رسول علیه السلام فرمود تو بانگ نماز میشنوی گفت
آری رسول علیه السلام او را رخصت نداد نقل است که مردی نابینا بود سوی مسجد
روان شد تا نماز جماعت بگزارد در شبی که باران بود زن وی را گفت که چرا
در خانه نماز نمیکنی گفت در مسجد بروم تا ادا کنم شکرانه دستها و پایهای خود پس چون
از مسجد بخانه آمد در خواب شد چون بیدار شد هر دو چشم وی را بینائی ظاهر شد پس گفت
نیکوئی پروردگار است که شکر کرده ام و را بیش خیر داد و مرا بشکر مست و در خلاصة
الحقائق آورده است هر که ترک جماعت کند او در بدعت افتد و بیرون آرد خدای تعالی

برکت از نفس او و مال او چون ثواب نماز جماعت شنیدی و دریافتی اکنون
باید که نماز بحضور دل گزاری قال علیه السلام لعن الله جسدًا فانما بین یدی
الله ولیس منه قلبه وقال علیه الصلوة والسلام لاصلوة الا بحضور القلب
کذا فی مونس الفقراء وفی العوارف وقد ورد عن رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا قام العبد الی الصلوة المکتوبة مقبلًا علی الله بقلبه وسمعه وبصره
انصرف من صلوته وقد خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه وذکر السرقة
عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایّ السرقة اقبح قالوا الله ورسوله
اعلم فقال ان اقبح السرقة ان یسرق الرجل صلوته لا یتم رکوعها ولا سجودها
ولا خشوعها ولا القراءة فیها وسئل ابو سعید الخدری عن کیفیة
الدخول فی الصلوة فقال هو ان تقبل علی الله تعالی اقبالك علیه یوم
القیمة ووقوفك بین یدی الله تعالی لیس بینك وبینه ترجمان وهو مقبل
علیك وانت تناجیه وتعلم من هو واقف بین یدیك فانه الملك الاعظم
وقیل لبعض العارفین کیف اکبر التکبیرة الاولی فقال ینبغی اذا قلتُ الله
اکبر ان یکون مصحوبك فی الله التعظیم والقرب مع الالف والهیبة مع
اللام والمراقبة والمحافظة مع الهاء وقیل لعامر بن عبد الله هل تجد
فی الصلوة شیئًا من امور الدنیا فقال لان یختلف علیّ الالسنة احب الی
من ان اجد فی الصلوة ما تجدون وقیل لبعضهم هل تحدث نفسك
فی الصلوة بشیئ من امور الدنیا فقال لا فی الصلوة ولا فی غیرها وقال
شیخ الشیوخ حرکت یدی فی الصلوة عند شخص من الصالحین فلما
انصرفتُ من الصلوة انکر علی وقال عندنا ان العبد اذا وقف فی الصلوة
ینبغی ان یبقی جمادًا مجمدًا محضًا لا یتحرك منه شیئ وقد جاء فی الخبر
سبعة اشیاء فی الصلوة من الشیطان الرعاف والنعاس والوسوسة
والتثاؤب والحکاك والالتفات والعبث بالشیئ وقیل السهو والشك

وقد روی عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال ان الخشوع
فی الصلوة ان لا یعرف المصلی من علی یمینه وشماله ونقل عن سفیان
انه قال من لم یختشع فی الصلوة فسدت صلوته وقیل لموسی بن جعفر
ان الناس اسد واعلیك الصلوة یمرون بك بین یدیك قال ان الذی اصلی
له اقرب الی من الذی یمشی بین یدی وقیل کان زین العابدین بن الحسین
رضی الله عنهما اذا اراد ان یخرج الی الصلوة لا یعرف احد من تغیر لونه
فیقال له فی ذلك فقال اتدرون من بدی من ارید ان اقف وسئل
الجنید ما فریضة الصلوة قال قطع العلائق وجمع الهم والحضور بین
یدیه وقال ابن عباس رض رکعتان فی تفکر خیر من قیام لیلة وقال علیه
السلام من صلی رکعتین لم یحدث نفسه بشیئ من الدنیا غفر الله له ما تقدم
من ذنبه من رساله من لا کابر آورده است که قرات تسبیحات رکوع وسجود با
حضور جنان بخواند که بهر حرفی خدای را می شنواند که بیش خدا و ند استاده است
و دل را حاضر دارد و بهر کلمه و تسبیح با حضور دل ادا کند و نماز ی که دل در ان
حاضر نباشد بعقوبت نزدیکتر است در شمائل الاتقیاء قال الغوث ای صلوة
اقرب الیك قال الله تعالی الصلوة التی لیس فیها سوائی والمصلی غائب عنه
یا غوث الاعظم المحروم عن الصلوة هو المحروم من المعراج عندی کما قال
النبی صلی الله علیه وسلم الصلوة معراج المؤمنین بدانکه نماز بخشوع باید
کرد قال الله تعالی قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون وقال
الله تعالی فویل للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون نظم
تو در رون نماز و دل بیرون گشته ایستاده همانی همچنین حالت پریشان را شرم باید نمازی مرانی
تو ئی در عبادت دلی بیجز از معبود تو ئی در سجده دلی بیجز از مسجود الصلوة نو عان
سنی و ممت مرده آنکه بی خضوع و خشوع گزارد و زنده آنکه با فهم معانی و حضور
دل ادا کند ع چنین ساهزار سجده بکردی تو غافلی اتین بصدق سجده خود را

شمار کن یک سجده کن چو سجدهٔ ادریس با حضور وانگه میان جنت ماوا قرار کن
نقل ست وقتی رابعه در نماز بود در چشم او خاری رسید خون روان شد خواجه
حسن بصری پرسید که ای رابعه در چه کار بودی که خون از چشم تو میرود گفت در نماز
بودم خواجه فرمود که ترا خبر نبود رابعه گفت ای خواجه آن زمان که در نماز باشم بخدا
اگر هفت طبق دوزخ تافته در چشم من کشند خبر نباشد این خود بیش نبود و نعم من قیل
شعر تا نباید دوست ایشان در حضور سر فرو نارند وقتی در نماز گفتند که گزارندهٔ
نماز مقبولی را نماز دعای نیک کند و گوید حفظك الله تعالی کما حفظتنی
و اگر بغفلت گزارد گوید ضیعك الله کما ضیعتنی و فی مونس الفقراء قال
الله تعالی وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین اخلاص بی نیت
نتواند بود و نیت بی حضور دل حاصل نیاید حضور بر سه درجه ست حضور
اهل شریعت و آن آنست که بداند که کدام نماز می گزارد فرض یا نفل عصر یا ظهر
حضور اصحاب طریقت آن آنست که پیش از شروع دل از اندیشهٔ ردیه و خطرهٔ
نا مرضیه پاک گرداند و در هر رکعتی از ارکان نماز دل خود حاضر دارد چون استقبال
قبله کند چنان پندارد که بکونین و بهرچه غیر حق تعالی ست بدان پشت کردم و کلی رو
بمعبود و موجود و خالق و رازق خود آنچنان آورده ام که هرگز روی و دل از آن
حضرت نگردانم و بغیر حق تعالی روی نیارم و دعای انی وجهت وجهی للذی فطر
السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین بیقین دل بخواند و چون الله اکبر
گوید دل حاضر دارد و پندارد که حضرت عزت بزرگترست و بی نیازتر از انکه در حیز
وهم مخلوق در آید و بزرگترست و بی نیازتر از انکه از عبادت و طاعت ملک و جن
و انس در ملک بی نیازی وی ذرهٔ بیفزاید و یا بنا کردن عبادت و طاعت ایشان
در سلطنت و استغنای وی ذرهٔ خللی و نقصانی رساند و چون قراءت خواند یقین
داند که قرآن کلام نامخلوق و کلام خالق ست در امری و نهی و وعظی و تمثیلی
که در قراءة خواند چنان پندارد که حق تعالی بمشافهه بغیر واسطه بمن خطاب می کند

و دران مستغرق گردد و چون رکوع کند چنان پندارد که در کنه حکمت بالغه حق تعالی
چون بهائم دلیل و بی عقل از هیبت کبریائی وی بیاری دی عقول ما در رسیده
و پیشتهای ما خمیده و چون سجده کند پندارد که آسمان کبریائی و عظمت خدائی مارا
بزمین چسپانیده و بزمین پست گردانیده که صفت کبریا و عظمت خدا خز بذات او
مسلم نه قال النبی صلی الله علیه وسلم کذ تخشع بذ لک واقراء تخشیع بذلک و
انه کم تخشع بذلک واتخذ تخشیع بذلک زیراکه مالک جمیع اعضا دل ست چون
دل حاضر شود از جمیع اعضا تخشع و تضرع حاصل آید و حضور ارباب حقیقت آنست
که آئینهٔ دل از کدورت ماسوی الله مُصَفّٰی و مزکی گرداند تا نقش الله در پیش
محیط شود و بعین یقین بمشاهدهٔ حق تعالی مستغرق گردد و از خود محو شود حضرت
امیر المؤمنین علی رضی الله عنه پیکان خلیده بود مقدور کشیدن شود در حالت
نماز کشیده اند ایشان را از ان علمی والمی نبود ذکر فی جامع الفتاوی والذی
یحضر قلبه فی الصلوة افضل والذی لا یحضر قلبه یخوف ان یقال انه لیس
فی الصلوة ولا فی المسجد لعدم المقصود کما سمی الله تعالی صمًّا وبکمًا وعمیًا
مع انه یجوز الصلوة کذا فی فتاوی الصوفیه در تکمله حضرت مولانا عبد الغفور
آورده است که روزی حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره فرمودند که
صوفی نماز میخواند هرگاه که رکوع و سجده میکرد میگفت هو یرکعنی و هو
یسجدنی و هو یقیمنی مولانا فرمودند که ازین توحید درست نمی شود بلکه
باید گفت هو یقیم و هو یرکع و هو یسجد تا دوئی ماند در لمعات آورده است
که زرکشان بسواک این حدیث را تاویل کردند و این حدیث را هم تاویل کردند
که فان لم تکن تراه اگر تو ناستی یعنی او را احکی انه قال المعشوق لعاشقه
اذا کرهت التطرق الیه فما تریده منی قال العاشق ارید ان اراک فما وله الحبیب
سواکا من تحرالاراک فقال العاشق لا ارید سواک پس سالک را باید که نماز
پیدر پی گزارد و بغفلت و بعادت نکند چون کردن نماز بجماعت با حضور

شنیدی و دریافتی اکنون بدانکه اختلاف کردند در نماز پنجگانه که کدام
نماز کدام پیغمبر خوانده و بر ما فرض شد وعن عائشة رضی الله عنها قالت ان آدم لما
تیب علیه عند الفجر صلی رکعتین فصارت الصبح وامر الخلیل بذبح اسمعیل
وفدأ اسمعیل عند الظهر فصلی اربع رکعات فصارت الظهر وبعث عزیز
فقیل له کم لبثت قال یوما فرای الشمس فقال او بعض یوم فصلی اربع
رکعات فصارت العصر وغفر لداود عند المغرب فقام وصلی اربع رکعات
فجهد فی الثالثة ای تعب فیها عن الاتیان برابعة لشدة ما حصل له من
البکاء علی ما اقترفه ما هو خلاف الاولی فصارت المغرب ثلاثا واول
من صلی العشاء الاخیر نبینا علیه وعلیهم السلام کذا قال شیخ ابن الحجر
قال علی رضی الله عنه ؎ صلوة الفجر صلاها ابونا صلوة الظهر اداها خلیل
صلوة العصر یونس ثم عیسی علی وقت الغروب له دلیل صلوة اللیل اداها کلیم
فاوجب کلها رب جلیل صبح از آدم بجو ظهر از خلیل عصر از یونس بدان مغرب مسیح
از کلیم الله عشا را خوانده ام وتر از پیغمبر ذات ملیح وعن ابن عمر رضی الله
عنهما قال کانت الصلوة خمسین والغسل من الجنابة سبع مرات وغسل البول
من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم یسئل حتی جعلت
الصلوة خمسا وغسل الجنابة مرة وغسل الثوب من البول مرة رواه ابوداود
کذا فی مشکوة المصابیح وقال الطیبی فرض علی هذه الامة خمسین صلوة
لا انهم صلوا خمسین وبعده جعلت الصلوة خمسا کذا فی شرح المشکوة
وفرضت الصلوة الخمس لیلة المعراج وهی لیلة السبت بسبع عشرة خلت
من رمضان قبل الهجرة بثمانیة عشر شهرا وعن الزهری فرض الصلوة
قبل الاسراء صلوتین صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها وقال
الله تعالی وسبح بالعشی والابکار کذا فی الشمنی وقیل وکانت الانبیاء یصلون
ما شاءوا ولم یوقت علیهم وعن علی رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی

الله عليه وسلم انه قال كتب الله تعالى من آدم الى ادريس عليهما السلام
كل يوم وليلة مع امتهم صلوتين الفجر والعشاء ومن ادريس الى ابراهيم
عليهما السلام من كل يوم وليلة مرا منهم عشرين وتمامقرا بهم في
صلوتهم سورة الاخلاص ومن موسى الى عيسى عليهما السلام في كل
يوم وليلة مع امتهم خمسين وتمامقرا تهم في صلوتهم ايضا هي لان في
الاخلاص كلمة توحيد واكثرهم بلسان العربي واقلهم بلسان السرياني
كذا في بحر الانساب وانوار المرشدين واول من صلى الوتر رسول الله صلى
الله عليه واله وسلم في ليلة المعراج في مقام جبرئيل عليه السلام وهي
سدرة المنتهى وقام فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وملائكة في
الوتر فكان اماما لانبياء في بيت المقدس واماما لملائكة عند سدرة
المنتهى فظهر من ذلك فضله عليه السلام على اهل السماء والارض وشجرة
المنتهى شجرة لها حسن المنظر وطيب الرائحة وحلاوة الثمر ورقها
كاذن الفيل وهي في السماء السابعة عن يمين العرش ولم يجاوزها احد
اليها نبيٌّ وغيرهم ولا يعلم احد ما وراء ذلك ولذلك سمي سدرة المنتهى
وقيل انما صح ثلث لانه عليه السلام لما ام الانبياء عليهم السلام في بيت
المقدس اوحى له موسى عليه السلام ان يصلي له ركعة عند سدرة المنتهى
قال الله تعالى فلا تكن في مرية من لقائه اي لقاء موسى عليه السلام فلما
صلى ركعة ضم اليه ركعة اخرى شفعه فلما صليهما اوحى الله تعالى اليه
بلا واسطة ملك ان يصلي ركعة اخرى فلما قام اليها ان يصليها فقراء نعمتها
الله تعالى فاتحدث بذا بلا احتيار فلذلك صار رفع اليدين سنة في
الوتر واليه اشار عليه السلام بقوله ان الله زادكم صلوة على وهي الوتر
وقيل لما صلى الثالثة رأى والديه في النار ففزع فاتحدث بذا بلا احتيار
ثم ضم قلبه فقال اللهم انا نستعينك ونستغفرك الى اخره كذا في الكشاف

بعد از ہر نماز فریضہ دعا مستجاب ست لقولہ علیہ السلام بعد کل فریضۃ دعوۃ مستجابۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ العبد من الصلوۃ ولم یشتغل بالدعاء فیقول سبحانہ تعالی یا ملائکتی انظروا الی عبدی ادی فرضی ولم یسئل منی حاجۃ انا بریٔ عن طاعتہ خذوا صلوتہ و اضربوھا علی وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ العبد من الصلوۃ وجب علیہ الثلث الشکر علی التوفیق والحذر علی التقصیر والخوف علی الرد کذا فی فتاوی الصوفیۃ ویقول بعد صلوۃ الصبح والمغرب قبل ان یتکلم اللھم اجرنی من النار سبع مرات کذا فی حصن الحصین وفی نصاب الفقہ اذا فرغ المصلی من صلوۃ المغرب یستحب لہ ان یشتغل بالدعاء قلیلا ثم یصلی رکعتین کذا قال الفقیہ ابو اللیث وفی فتاوی الحجۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم من قراء بعد کل صلوۃ مکتوبۃ قل ھو اللہ احد مرۃ فھو رفیقی فی الجنۃ ومن استغفر بعد کل صلوۃ عشر مراۃ غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت اکثر من رمل عالج و در بعضی روایت وارد شدہ است کہ آیۃ الکرسی بخواند و در بعضی روایت آمدہ اللھم انت السلام ومنک السلام حتی الاکرام وعن عقبۃ ابن عامر یقراء دُبُرَ کل صلوۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر کذا فی حصن الحصین واللہ اعلم بالصواب **شرط پانزدہم** آنکہ دانا بود تا حق از باطل جُدا تواند کردش لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد وھذا معقول فان الفقیہ وان کان سفیھا کسلان فی الطاعۃ فانہ یھدی امۃ عظیمۃ لفقھہ وھذا الجاھل یغوی بعبادتہ ومکاشفتہ مع جھلہ خلقا کثیرًا فالجاھل اذا رای فی واقعۃ تجلی اللہ تعالی فی صورۃ اعتقد ان اللہ تعالی ذاتہ صورۃ فیصیر مجسمًا مُشبّھًا

قال النبی صلی الله علیه وسلم من تزهد بلا علم مات مخبوطا او مات کافرا
ثم الشیطان یمنعه من صحبة العلماء وقال الله تعالی ان الشیطان لکم عدو
فاتخذوه عدوا الآیة وقال الله تعالی یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما
اخرج ابویکم من الجنة الآیة ؎ آنکی علم نافع روزیم کن رحمت سبحانم برمجویم کن
حضرت شیخ نجم الدین کبری فرموده‌اند که هرکسیکه علم شریعت و طریقت و حقیقت نداند
و بجمیع مقامات نرسیده باشد مرید گرفتن برو حرام ست و اگر مرید گیرد فردای قیامت
سیاه روی باشد و همه مشائخ دشمن او باشند قال الحسن رضی الله عنه فی
قوله تعالی ربنا آتنا فی الدنیا حسنة هی العلم وفی الآخرة حسنة هی الجنة
وقیل العلم نعمة عطیة لا تعطی الا لعبد سعید وفی خلاصة السلوک قال
عیسی صلوة الله علیه عجبت من النائم بالجهل وهو یعلم ان الله تعالی
لا یقبل الاعمال الا بالعلم ولله در قائله ؎ وفی الجهل قبل الموت موت لاهله
فاجسامهم قبل القبور قبور وان امرأ لم یحیی بالعلم میت فلیس له حتی النشور نشور
وقال بعض اهل السلف اوحی الله تعالی الی داؤد علیه السلام فقال یا داؤد ان
الزهد لا یصلح الا بالعلم کما ان الجسد لا یصلح الا بالماء وفی الخبر الجهل اقرب
الی الکفر من بیاض العین الی سوادها وقال علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه
العلم ثلثة احرف اسمی عینه من العلیین ولامه من اللطف ومیمه من الملک
یبلغ به صاحبه الی عوالی الدرجات فی الرتبی والی اللطف فی الدنیا والی
ملک الاولین والآخرین فی الجنة حکی ان رجلا قال للحسن البصری رضی الله
عنه اشکو الیک قساوة القلب فقال ادن من مجالس العلم وفی حدیثنا ان
حضور مجلس علم افضل من صلوة الف رکعة وعیادة الف مریض وحضور
الف جنازة فقیل یا رسول الله ومن قراءة القرآن فقال وهل ینفع الا
بالعلم حکی ان محمد بن الحسن رای فی المنام فقیل له ما فعل الله بک قال
غفر لی بالعلم **شعر** حیوة القلب علم فاذخره وموت القلب جهل فاجتنبه

وخیر زادك التقوی فزده * کفاك بما وعظتك فاتعظه * وفی شرح المشکوۃ لمولانا علی القاری قدس سرہ ان تلمیذا کان لابی یوسف ساکتا فی المجلس فقال له اذا اشکل علیك شیئ فسل ولا تستح فان الحیاء تمنع العلم وکان الامام یتکلم فی تعریف الصوم انه من الصبح الی الغروب، فقال اذا لم تغرب فالی متی فقال اسکت فان سکوتك خیر من کلامك وما احسن ما قال بعض ارباب الکمال ان الجاهل اذا تکلم فهو کالحمار و اذا سکت فهو کالجدار وفی کفایة الشعبی الجاهل لا یخلوا اما ان یکون عاصیا او مطیعا فان کان عاصیا فههنا داء لا دواء لانه لا یکون له علم یرشدہ وان کان مطیعا فیکون طاعة مع الجهل والطاعة مع الجهل لا قیمة لها روی فی الاخبار ان واحدا من الجهال اعتزل الناس وکان یعبد الله تعالی علی راس الجبل فراٰوہ ایام الربیع وقد لطخ شاربه ولحیته بالقذرة فقیل له لم فعلت ذلك فقال انما فعلت حتی لا اجد رائحة الربیع و..

وقال علیه السلام الجاهل عدو لنفسه فکیف یکون فی حق غیرہ کذا فی دقائق الحقائق در رسالهٔ شرح سورة الفاتحه من تصنیف مولانا معین قدس سرہ مسطور است که کعب الاحبار رضی الله عنه روایت کند که در قبائل بنی اسرائیل عابدی بود که دویست سال خدای تعالی را پرستیده و پهلو بر زمین ننهاده و هر چند شیطان باضلال او رفته ظفر نیافته روزی ازین حکایت پر شکایت بلشکر خود فریاد کرد که آدم علیه السلام را از بهشت برآوردم وبرین زاهد ظفر نیافتم تایکی از شیاطین لعین برخاست ولباس عابدان پوشید وابلیس سرش بوسید وبصومعهٔ آن عابد رسید ونیت نماز کرد چنانکه همه شب در قیام بود وهمه روز در رکوع وشب در سجود تایک هفته دوگانه ادا کرد وبعد ازان بتسبیح مشغول شد عابد ازین حال متحیر شد وا و را سلام کرد آن لعین گفت ای غافل از ذکر خدای مارا محروم مگردان باز هفته دیگر دوگانه دیگر ادا کرد عابد اورا سوگند داد که مرا بصحبت خود رهنماه

پس رضا داد و گفت از عبادت من عجب مدار که عبادت من بحسب عبادت برادر
من هیچ در روایست پیش آفتاب زحیر تا زیارت او رویم اما یک سخن از تو پرسم
عابد گفت من علم ندارم آن گفت مسئله هم چندان مشکل نیست پس شیشه بمقدار
دانهٔ انگور از آستین بیرون کرد و گفت خدای تعالی تواند که درین شیشه
آسمان می درآرد عابد ساکت ماند ابلیس گفت گمان من آنست که تواند عابد
گفت که این شیشه بغایت خرد و آن پهناست بزرگ پس چون تواند درآورد
تا باین تقریب کلمهٔ کفری از عابد صادر گردید بعد از آن خرم و خندان جانب
شیطان روان شد و گفت که یک مسئله کافر کردم ابلیس او را نوازش نمود
و گفت که در مدینه عالمی ست که صد و هفتاد سال خدای را بندگی کرده ضلالت
او دوست دارم از ضلالت هزار عابد پس آن لعین لباس علما پوشیده و بآن
عالم رسیده و گفت از بهر آمدم که چند سوالی دارم عالم گفت بپرس آن لعین گفت
تو عالمی عالم جواب داد که العالم هو الله تعالی و من متعلم گفت آن فرد کیست
که دو نباشد جواب داد که هو الله الواحد گفت آن کیست که در شکمی درآمد باز
از وی برآمد و میان ایشان هیچ نسبت نبود جواب داد که یونس علیه السلام در شکم
ماهی گفت آن فرزند کیست که صد و بیست ساله بود و پدر او صد و چهل ساله جواب
داد که عزیر پیغامبر که یکصد ساله در خواب موت بود گفت پیغامبر چه مقدار
بودند جواب داد که صد هزار و بیست و چهار هزار و مرسل از ایشان سی صد و سیزده
گفت ملائکه مذکر یا مؤنث جواب داد که ایشان را هیچ آلتی نیست بصورت مذکرند
گفت چون دو مرد بیکبار برایند کدام بزرگ باشد جواب داد که آخرین که بعد از
گشادگی راه برآید گفت بعضی زنان را فرزند نمی‌زاید حکمت چیست جواب داد که طبیعت
ایشان از سنگ لاخ ست گفت چون زمستان آید گرم کدام ره جواب داد زیر زمین
گفت زنان را چرا ریش نباشد گفت که برای فرق و غیر خلقت آدم چنین باشد
گفت آن زمین کیست که یکبار آفتاب دیده جواب داد که زمین رود نیل در وقت

موسی علیه السلام گفت آن چیست که از جن وانس نیست و وحی باو آمده جواب داد
که نحل قوله تعالی واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن
الشجر ومما یعرشون گفت مرد بسیارند یا زن گفت که زن زیرا که بعض مرد
حکم زن دارند گفت مرده بسیارند یا زنده جواب داد که مرده بعدازان آن شیشه
بیرون آورد و گفت که خدای تعالی می تواند که زمین وآسمان درین شیشه می کند
عالم دانست که این شیطان ست جواب داد که ای نادان دریک قطره آب چشم تو سنگینی
ودیگری می برآرد پس ناری از آسمان فرود آمد آن لعین را گرفت عالم بجمیع مؤمنان
سجده گزاری بحضرت باری بجا آورد و گفت اعوذ بالله ان اکون من الجاهلین
ونعم من قال ؎ چیزیکه ترا زغم رهاند علم ست چیزیکه ز تو کسی ستاند علم ست
جز علم طلب مکن که اندر دو جهان چیزیکه بمقصود رساند علم ست وقال النبی علیه
السلام خیر الدنیا والاخرة مع العلم وشر الدنیا والاخرة مع الجهل وقال
علیه السلام العالم الواحد اکرم عند الله تعالی من الف شهید کذا فی اخلص
الخالصة وفی رسالة الابد بة لبا آلب السجولی تعلم ما لابد من العلوم فانه من
تزهد بغیر علم تزندق وعن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم ساعة عالم
علی فراشه ینظر فی علمه خیر من عبادة العابد سبعین سنة وقال علیه
السلام اوحی الله تعالی عز وجل الی ابراهیم علیه السلام وقال انی علیم
احب کل علیم وفی الخبر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ما افاد
المسلم اخاه فایدة افضل من حدیث حسن بلغه فیبلغه قال الموصلی
رحمه الله الیس المریض اذا منع عنه الطعام والشراب والدواء یموت
قالوا بلی قال کذلك القلب اذا منع عنه الحکمة والعلم ثلثة ایام یموت
وقال عطاء رحمه الله دخلت علی سعید بن المسیب رحمه الله وهو یبکی
فقال وما یبکیك قال لیس احد یسئلنی عن شیئ ؎ اگر خواهی که چشم جان
شود باز ٭ برو جان در کمال دانش انداز ٭ وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

سال جبرئيل عليه السلام فقلت اى الجهاد افضل لامتى قال طلب العلم قلت ثم بعده قال النظر الى العلماء قلت ثم بعده قال زيارة العلماء ثم قال من كتب العلم بنية وقد اراد به صلاح نفسه و صلاح المؤمنين ولم يرد به عرضا من الدنيا فانا كفيله بالجنة وفى روضة العلماء قال عليه الصلوة والسلام من مشى فى العلم خطوتين وجلس عند العالم ساعتين واسمع منه كلمتين اعطاه الله فى الجنان جنتين نقل است كه عبد الله بن مبارك را گفتند كه خلائق روزگار را سماع حديث مى كند تا كى خواهيد كرد گفت تا دام كه در سماع حديث باشند در علم وگفتند مر را كه تا كى طلب حديث كنيم گفت در حديث آمده است كه همه اشيا تا ماهيان دريا استغفار از بهر طالب حديث مى كنند پس چگونه ترك كنيم وتا دام كه اهل حديث درميان خلائق باشند فساد نباشد وقال النبى عليه السلام ان بابا من العلم يتعلم الرجل ولا يعمل به خير من ان لو كان ابو قبيس ذهبا فانفقه فى سبيل الله وسهيل بن عبد الله تسترى رحمة الله گفت كه تا كى حديث نويسيد امت تا آن زمان كه بميرم وباقى مداد در قرص زير سر دو لله درمن قال شعر الناس من جهة التمثال اكفاء + ابوهم آدم والام حواء + فان لم يكن لهم فى اصلهم شرف + يفاخرون به فالطين والماء + فالفخر لاهل العلم انهم على الهدى لمن استهدى ادلاء + عن ابى الاسود الدئلى رحمه الله ليس شيئ اعز من العلم لان الملوك حكام على الناس والعلماء حكام على الملوك كذا فى خزانة الروايات وقيل فى قوله تعالى واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم هم العلماء والفقهاء لان الملوك والامراء أمروا ان يعلموا بحكمهم ويتبعوا جواب امرهم شعر تعلم ما استطعت تكون اميرا ولا تك جاهلا تمشى اسيرا + فان استطعت حرفا كل يوم + ترى الجهال كلهم حميرا + كذا فى المضمرات روى ابو موسى الاشعرى رضى الله تعا

عنه ان اعرابیا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ای
الاعمال افضل فقال علیه السلام العلم ثم قال ثانیا فقال العلم فقال یا رسول
الله انا اسئلك من العمل لا من العلم فقال علیه السلام طالب العلم افضل
عند الله تعالی من المهاجرین والمرابطین والحجاج والعمار والمعتکفین والمجاورین
واستغفرت له الاشجار والبحار والریاح والسحاب والنجوم وکل شیٔ طلعت
علیه الشمس وهذا افضل طالب العلم الفاسق وکیف فضل العالم المتقی کذا
فی فتاوی اهوی وهرگاه که چنین فضیلت باشد طالب علم را حیف وافسوس برآنکسی است
که طالب علمان را بچشم حقارت می نگرد وقال رسول الله علیه السلام السعید
من احب العلم والعلماء والشقی من نظر الی عیوبهم وفتش عنها الله در قائله
؎ آنرا که شراب جهل مدهوش کند * عیب دگران بگوید وگوش کند * آنکس که
بعیب خویش بینا گردد * عیب همه را از دل فراموش کند * ولقد صدق من قال ؎
موی شگافی بعیب دیگران * چون بعیب خود رسی کوری دران * نقل است
که یکی مدتی در صحبت ابراهیم ادهم بود چون مفارقت خواست کرد گفت یا ابراهیم اگر
عیبی در من دیدی مرا ازان خبر کن ابراهیم گفت من بچشم دوستی در تو نگریستم هیچ عیب
در تو ندیدم عیب خود از دیگران بپرس پس باید که هیچکس را بچشم حقارت ننگرد لاسیما
العلماء لانه روی فی فصول العمادی من قال لطالب العلم ای نادان اوقال
ای ابله اوقال ای احمق اوقال ای ابن ابله اوقال ای ابن نهیق بشیٔ مما نسب
به الجهل فقد طلق امراته کلهما فتواذ لك انتهی کلامه ولو قال مرا با
مجلس علم چکار اویقول من یقدر علی اداء ما یقولون یکفر کذا فی دستور
القضاة وفی مختار الفتوی من حقر عالما حرمت علیه امراته ولو قالت
امراة لزوجها لعنت بر دانشمند تکفر ودر ترغیب الصلوة آورده است که یک نقص
دارد بر عالم بغیر سبب حق بیم کفرست وفی مختلفات زفر ویعقوب من نظر عالما
بالاستهانة والحقارة یکفر نعم من قال ؎ ای جود وجود تو زیک قطره منی *

چنانکه به عالمان کرو سی + پیغمبر گفت رسول مدنی + من اکرم عالماً فقد اکرمنی
وقال الحسن لولا العلماء لصار الناس مثل البهائم ای بالتعلم یخرجون
الناس من حد البهائم الی حد الانسانیة کذا فی احیاء العلوم وقال الله تعالی
قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون بدانکه متکبران دو فرقه
اند اغنیا اند و مالدار که از جهت مال ومتاع خود تکبر می ورزند دوم زاهدان جاهل که
بحالت خود تکبر می کنند لان الشیطان یسخرهم من صحبة العلماء ولذا قال
امیر المؤمنین علی رضی الله عنه شعر رضینا قسمة الجبار فینا + لنا علم
وللجهال مال + فان المال یفنی عن قریب + وان العلم یبقی لا یزال + علی ابن
حسام الدین در تبیین الاحیاء آورده است بدانکه جمله لذات بر چهار نوع است یکی
لذت طعام از حلوی و گوشت وغیر آن واین ادنی ترین لذات است و بالا ازین
جماع است وفضل جماع از لذت طعام بیشتر بود بدان معلوم میشود ازین که زنی
باشد که او لذت جماع چشیده باشد وشوهرش مرده باشد وخواهد که شوهر بگیرد
دو کس برای نکاح وی پیدا شوند یکی فقیر باشد ولیکن شهوت جماع قوی باشد دوم
غنی باشد ولیکن شهوت جماع قوی نباشد واین زن را اختیار داده شود که از ایشان
یکی را اختیار کن حال آنست که فقیر قوی را اختیار کند پس معلوم شد که لذت
جماع افضل است از لذت طعام دیگر بالاتر از لذت جماع لذت جاه است واین حال
معلوم می شود که همین زن مثلاً لذت جماع چشیده است بیوه باشد یا دختر عالم باشد
یا دختر بادشاه باشد واو را حاجت شوهر باشد وهیچ کفوی برای وی پیدا نشود مگر
یکی از اراذل قوم مثل کناس یا حجام یا دباغ وغیر ذلک واو غنی هم باشد ودر جوانی
باشد و برین زن عرض کرده شود حال آنست که اختیار نکند زیرا که جاه می رود
پس معلوم شد که لذت جاه افضل است از لذت جماع دیگر بالاتر از لذت جاه لذت
علم است واین بدان معلوم شد که اگر یکی از ابنای ملوک باشد یا شخصی شریف را
لذت علم چشیده باشد یعنی صاحب مطالعه و شاگرد کتاب شده باشد و محتاج شد

برای حل مشکلات خود بعالمی و هیچکس عالم دران شهر نباشد مگر کی از اراذل قوم چنانچه کفش دوزی و دباغ و حلوائی وغیر ذلک پس اغلب آن ست که او جاه خود گذاشته پیش این عالم برود و مقصود خویش ازوی حاصل کند و هیچ ننگ نکند پس معلوم شد که لذت علم بیشترست از لذت جاه پس اگر کسی سوال کند که چون در علم لذت چنین است ما می بینیم که بیشتر مردم کاره وی اند جواب گوئیم که دل ایشان مریض ست ازان کاره اند چنانکه کسی حلوا بر مریض که حاسه ذوق او فاسد شده باشد عرض کند آن مریض هرگز لذت آن حلوا نیابد پس ازین لازم نمی آید که در حلوا لذت نیست و چنانچه کودکی باشد که لذت جماع نیافته باشد نکاح را کاره باشد ازین لازم نمی آید که در جماع لذت نیست پس کراهیت بعضی مردم مر علم را ازین قبیله ست خصوصًا درین زمان که جهال صوفیه تکبر میکنند و هرگز بصحبت علما نمی روند و علم نمی خوانند از برای آنکه دل ایشان مریض ست و این نمیدانند که مرتبه آدمی بموافق علم باشد چنانچه گفتند ؎

رفعت آدمی بعلم بود * هر کرا علم بیش رفعت بیش * قیمت هر کسی بدانش اوست * سازافزون بعلم قیمت خویش * ولذا قیل فضل العلم فوق فضل النسب لان العائشة افضل من فاطمة رضی الله عنها کذا فی جامع الرموز و فی فتاوی النسفی روی فی الخبر ان الله تعالی عاتب عبدٍ یوم القیامة فیترجح سیّاٰته علی حسناته فیومر به الی النار ثم یقول الله تعالی لجبرئیل علیه السلام ادرک عبدی وسئله هل جلست فی مجلس عالم فی الدنیا فاغفر له فسئله جبرئیل علیه السلام فقال ما جلست مجلس عالم فیقول هل احببت عالمًا فی الدنیا قال لا فیقول هل جلست علی مائدة مع عالم قال لا فیقول هل مشیت فی سکة فیها مشی عالم قال لا فیقول الله تعالی لجبرئیل علیه السلام سله عن اسمه فسئله فیقول اسمی فلان فیقول الله تعالی لجبرئیل علیه السلام وافق اسمه اسم عالم فی الدنیا فغفرت له لموافقة اسمه اسم عالم و فی بعض الروایات یقول الله تعالی لجبرئیل علیه السلام خذه بیده وادخله الجنة لانه کان یحب رجلا

وذلك الرجل حتى صار عالمًا فعرفت له بذلك نحو من قال ؎
شنیدم که در روز امید و بیم ٭ بدان را به نیکان ببخشد کریم ٭ وقيل اذا كان
يوم القيمة نادى منادي اين اشراف هذه الامة يعني العلماء فيمشي
جبرئيل عليه السلام عن يمين العرش ثم ينادي اين كبراء هذه الامة
يعني المتعلمين فيمر هم جبرئيل عن يمين العرش فاكرمهم الله تعالى
بكرامة الانبياء پس معلوم شد که باتقل کسی است که صحبت علما رجود لازم گیرد
و در مجلس ایشان نشسته باشد زیرا که اشراف امت ایشان باشند بر خلاف صوفیه
وقد قيل جواب حسن وهو ان الجهال الصوفية يتكبرون العلماء ولا يحضرون
في مجالسهم لان قلوبهم ميت بصحبة الاغنياء ولانهم ياكلون طعام الشبهة
من جوانبهم ولذا قال السري السقطي رحمه الله ما رأيت سمًا قاتلًا لطالب
المولى مثل صحبة الاغنياء فان صحبة الاغنياء واهل الدنيا تميت القلوب
فاذا مات قلب المؤمن نعوذ بالله منه صار حجرًا ومدرًا يقول ما يشاء
ويفعل ما يشاء ولا يبالي واصل السلوك في الطريقة حيوة القلب كذا في
شرح المقراص حكي ان ابا يوسف رحمه الله لما ولي القضاء جاء حسن
بن زياد زائرًا فتذاكره المسائل فرآه مشاهلا فقال يا ابا يوسف ان طعام
الحلبة افسد ذهنك اليه فارجع الى طعامك بالكوفة لم يرجع ذهنك
اليك وقال عليه السلام اياكم ومجالسة الموتى قيل ومن الموتى يا رسول
الله قال الاغنياء وفي القشيري قال ابو عثمان المغربي رحمه الله من آثر
صحبة الاغنياء على مجالسة الفقراء ابتلاه الله تعالى بموت القلب پس
معلوم شد که از پیروی جهال صوفیه تکبر میکنند بعلما چه حکام و امرا و اغنیا مریدایشان
می شوند از برای جهالت جودلانه قال عليه السلام كل جنس يميل الى جنسه
؎ کبوتر با کبوتر باز با باز ٭ کند همجنس با همجنس پرواز ٭ و از برای صحبت اغنیا
مغرور میشوند و علما را حقارت می کنند وقال الله تعالى ولا تغرنكم بالله

الغرور و خود را عابد میدانند واین کمال نقص ست درحق ایشان ولذا قال
الشیخ الشهاب الدین السهروردی قدس الله سره والعیوب کثیرة اعظمها
اعجاب المرء بما فعل من الطاعات وقال الله تعالی یا عیسی عظم العلماء
واعرف فضلهم فانی فضلتهم علی جمیع خلقی سواء کان عادلا او ظالما
الا النبیین والمرسلین لمؤلفه اخترت صحبة العلماء لانهم فضلهم
الله علی الدنیا وما فیه وقلت لنفسی عظم العلماء لانهم شافعون لیوم
لا ریب فیه و فی شرح سورة الفاتحة من تصنیف مولانا معین واعظ
مذکورست که درحدیث آمده ست که اول من یشفع یوم القیمة الانبیاء ثم العلماء
ثم الشهداء نقل است که عالمی ردای خود برای بیرون آوردن عاصیان در
دوزخ انداز د عاصیان چنان ازدحام نمایند که بهر رشته ازان مقدار هفتاد
کس دست زنند و برکت آن عالم خلاص شوند و قال علیه السلام عظموا
العلماء فانکم تحتاجون فی الدنیا والآخرة الیهم قال علیه السلام فضل
العالم علی العابد کفضلی علی امتی کذا فی خلاصة السلوك وعن جابر ان
اهل الجنة لیحتاجون الی العلماء فی الجنة وذلك انهم یزورون الله
عز وجل فی کل جمعة فیقول تمنوا علی تمنوا ما شئتم فیلتفتون
الی العلماء فیقولون ماذا نتمنی علی ربنا فیقولون کذا وکذا فهم
یحتاجون الیهم فی الجنة کما یحتاجون الیهم فی الدنیا کذا فی المرقوم
وقال ابو الاسود لیس شیئ اعظم من العلم لان الملوك حکام علی الناس
والعلماء حکام علی الملوك ثم اختلفوا فی النیات التی یحتاج العبد الیها
فی الذهاب الی مجلس العالم فقال الفقیه اسمعیل المستهلی انه سئل
ابو عبد الله الخوارزمی رحمه الله بای نیت یذهب الی مجلس العالم
فقال برغم الملحدین واعلاء الدین وقال القاضی شریح رحمه الله هو
مخیر بین نیات ثلث اما ان ینوی ان یتعلم ما یشاء و لیعمل به او ینوی

انه متعلم ویعلم الناس اوبیوی انه یسئل العالم مسئله یکون فی ذلك منفعة للخلق وان نوی الثیاب التلف فهو افضل چون تواب خواندن علم وفضیلت علما شنیدی ودریافتی اکنون گوش ہوش شنو ودریاب که مراد از علم کدام علم ست ای طالب صادق عمر خود را رباید که در خواندن منطق وحکمت مشغول نشوی که تعلم المنطق حرام کثرت الحمر کذا فی شرح مجمع الفتاوی نعم من قال ؎ از منطق وحکمت کتابید درمشنو * اینها همه آلائش امساء عشق ہست

وباید که بعلم نافع مشغول شوی قال الله تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ای لیعرفون ومعرفت خدا حاصل می شود بکلام الله وکلام رسول وکلام مجتهدان وکلام بزرگان نه بمنطق وحکمت ولله در قائله ؎ علم کثیر آمد وعمرت قصیر آنچه ضروری ست بدو شغل گیر * وعلم ضروری کلام الله وکلام رسول الله وکلام مجتهدان وباقی علوم وسواس شیاطین ست کما قال امام الهمام ابو حنیفة رحمه الله کل العلوم سوی القران مشغلة الا الحدیث والا الفقه فی الدین والعلم ما قال فیه حدثنا وسائر العلوم وسواس الشیاطین وفی الخزانة الروایات عن ابی اسود الدیلی مصنف النحو لیس شیئ اعز من العلم لان الملوك حکام علی الناس والعلماء حکام علی الملوك وقیل فی قوله تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولوا الامر منکم هم العلماء والفقهاء لان الملوك والامراء امروا ان یطیعوا احکامهم وتنفذوا جوابات مرهم ؎ تعلم فاستطع تکون امیرا ولا تکن جاهلا تبقی اسیرا فان استغنت حقا کل یوم تری الجهال کلهم حمیرا کذا فی المضمرات وفی الخزانة النظر فی الفقه افضل من عبادة العمل وتعلیم الفقه اولی من تعلیم تمام القران وفی ذکر العباد طلب العلم فریضة بقدر ما یحتاج الیه من ما لا بد منه من احکام الوضوء والصلوة وسائر الشرائع وما وراء ذلك لیس بفرض فان تعلمها فهو افضل وان ترکها فلا اثم علیه وتعلم الفقه اولی من تعلیم تمام القران لان تعلم

جمیع القرآن فرض کفایہ وتعلم مالا بدّ من الفقہ فرض عین و اشتغال بفرض العین اولی پس سالک را باید کہ اول علم لابدی من الفقہ ومن الحدیث بخواند بعد ازان عزلت اختیار کند اگر بسیار نمی تواند خواند باید کہ چہل حدیث نبوی بخواند و دیگری را تعلیم بکند تا بدین ثواب مشرف شود کہ عن ابی درداء رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینہا بعثہ اللہ تعالی فقیہا وکنت لہ یوم القیمۃ شافعا وشہیدا واگر توفیقش رفیق شود باید کہ تمام عمر صرف کند درین علم لقولہ تعالی لنبیّہ علیہ السلام وقل رب زدنی علما پس بغیر از علم عملی بہتر نیست وفی القشیری قال الجنید من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث لایقتدی بہ فی ہذا الامر لان علمنا بالکتاب والسنۃ ودرسراجی مذکور ست کہ پیغامبر خدای صلی اللہ علیہ وسلم گفت یوزن یوم القیمۃ مداد العلماء معدم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء وبباید دانست کہ بعضی جہال صوفیہ قائل اند کہ عمل با علم منافات وارد وابچنین نیست کہ اگر منافات بیبود مجتہدان دین چنانچہ حضرت امام اعظم وامام شافعی وامام مالک وامام احمد حنبل وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین ہرگز تمام عمر خود صرف نمی کردند درین علم ولذا قیل ما اتخذ اللہ ولیا جاہلا وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم فان تعلمہ حسنۃ ومدارسہ تسبیحۃ والبحث عبادۃ الحدیث وفی الحدیث قلیل العمل مع العلم کثیر وکثیر العمل مع الجہل قلیل وفی مشکوۃ المصابیح عن الحسن مرسلا قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدہما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النہار ویقوم اللیل ایہما افضل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل ہذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی

بصوم النهار ويقوم الليل كفضلي على ادناكم رواه الترمذي چون ثواب
جوادن علم وفضيلت علما دانستی واقسام علم شنیدی، دریافتی اکنون بایدیست
که عالم را عمل کردن لازمست واگر عمل نمی کند علم برای او وبالیست لان العلم
بلا عمل وبال وفي خلاصة السلوك قال اهل المعرفة اذا اجتمع في الرجل
العلم والعمل والادب يسمى عاقلا واذا علم ولم يعمل او عمل بغير ادب او
عمل بادب ولم يعلم لم يكن عاقلا وفي شمائل الاتقياء العلم علمان علم القلب
وذلك علم النافع وعلم اللسان وذلك علم الضال نعم من قال ~ علم اگر بر تن
زند ماری بود * علم اگر بر دل زند یاری بود * وروي في الاحياء انه كان
مكتوب في التورية يا موسى قل لصاحب العلم الكثير حتى لا تغتر بعلمه
فان اغتر فليعلم انه متى يموت كذا في التعبير وسرور عالم دعا می کردند که
اللهم اني اسئلك علما نافعا ومراد از علم نافع علم با عمل ست وقال النبي
عليه السلام من عمل بما علم ورثه الله تعالى علم ما لم يعلم وعن بعض الحكماء
من استعمل بالشهوات فلا بد له من النساء ومن اشتغل بجمع المال فلا بد له
من الحرام ومن اشتغل بالعبادات فلا بد له من العلم ومن اشتغل بالعلم فلا
بد له من الورع وقد قيل العمل بغير علم سقم والعلم بغير عمل عقيم والعمل
بالعلم صراط مستقيم كما قال الامام الهمام ابو حنيفة رحمه الله تعالى ~
العلم بلا عمل وبال * والعمل بلا علم ضلال * العلم بلا عمل عقيم * والعمل مع العلم مستقيم
عن ابي هريرة رضي الله عنه العالم والعلم والعمل في الجنة فاذا لم يعمل العالم بما يعلم
كان العلم والعمل في الجنة والعالم في النار وقيل من لم يزدد بالعلم ورعا
وزهدا لم يزدد من الله الا مقتا وبعدا وعن الاعمش مثل العالم الذي يعلم
الناس الخير وينسى نفسه كمثل السراج يضيئ الناس ويحرق نفسه وفي حديث
القدسي يا ابن مريم عظ نفسك فان اتعظت فعظ الناس والا فاستحيي مني
وقال الله تعالى اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسكم ولذا قال صاحب قصيدة

البردة هضما لنفسه ؎ امرتك الخير لكن ما ائتمرت به + وما استقمت فما قولي لك استقم + ولهذا قال لقمان اقتدوا بعلم العلماء ولا تقتدوا بفعلهم واقتدوا بفعل الزهاد ولا تقتدوا بجهلهم مالک دینار گفت که از حسن رضی الله عنه پرسیدم که عقوبت عالم چیست گفت مردن دل گفتم مردن دل چه باشد گفت حب دنیا کذا فی شواهد النبوة و فی زماننا اکثر العلماء یصیرون المخلات ویدورون علی ابواب السلاطین والحکام لطلب الدنیا والجاه وهم لا یعلمون وینسون ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذباب علی القذرة احسن من الفقهاء علی باب السلطان کذا فی ذخیرة الفقه وقال علیه السلام العلماء امناء الدین ما لم یخالطوا الامراء فاذا خالطوهم فاحذروهم فانهم لصوص الدین ویتفاخرون بالقضاء والافتاء ولا یدرون ان الامام الهمام اباحنیفة رحمه الله ما تحمل لتقلید القضاء وما خالط الظلمة وما قبل منهم شیئا ولا یقبل القضاء ولو یوقرون العلماء ولا یزورون علی ابواب السلاطین یزور السلاطین ابوابهم البتة لشرفهم ثم فی الجملة ینبغی ان یعلم ان للعالم لا بد من العمل آورده اند که حضرت امام محمد غزالی رحمه الله برای شاگردی نوشته اند که ای فرزند از اعمال مفلس واز احوال تهی واز معانی خالی مباش و بیقین دان که علم مجرد دستگیری نکند ترا این بمثالی معلوم شود که اگر کسی در بیابانی می رود وده شمشیر هندی وسلاحهای نیکو با خود می برد و معهذا اهل سلاح جنگ باشد ناگاه شیری بوی در آید چه میگوئی آن سلاحهای وی بی آنکه کار کند شیر دفع کند یا نی وتو دانی که نکند همچنین بعینه میدان که اگر کسی صد هزار مسئله علمی بخواند و یکی بعمل نیارد از آن دانش او را فائده نخواهد بود ومثالی دیگر اگر کسی رنجور باشد و رنج وبیماری وی مثلا از حرارت وصفرا باشد وداند که علاج آن بیماری کشکاب وسکنجبین است ونخورد آن دانش وی دفع بیماری بکند یا نی تو دانی که نکند چنانکه بزرگی فرماید ؎ گرمی دو هزار رطل پیمائی + تا می نخوری نباشدت شیدائی ؎ وکس رنج

بیهوده بردند و سعی بیفایده کردند یکی آنکه مال اندوخت و نخورد و دیگری علم آموخت
و عمل نکرد شعر علم چندانکه بیشتر خوانی ٭ چون عمل در تو نیست نادانی ٭
نه محقق بود نه دانشمند ٭ چارپایی بر او کتابی چند ٭ آن تهی مغز را چه علم و خبر
که بر او هیزم است یا دفتر ٭ علم از بهر دین پروردن است ٭ از بهر دنیا خوردن شعر
هر که پرهیز و زهد و علم فروخت ٭ خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت ٭ پس باید دانست
که شرف و بزرگی آدم بمجرد بسیاری علم و شاگردان نیست زیرا که بلعم باعورا عالمی
ست که گفته اند در مدرسهٔ وی دوازده هزار دوات حاضر میشد که از وی علم
می نوشتند آخر گفتند که ایمان بسلامت نبرد و لله در قائله شعر لو کان للعلم
من دون التقی شرفا ٭ لکان اشرف الناس ابلیس ٭ و بزرگان فرموده اند که علم
بی عمل دیوانگی ست و عمل بی علم بیگانگی و هر دو علم و عمل ورز که مردم در حشر از آتش
دوزخ بدین هر دو خلاصی یابند یعنی که ترا امروز از معاصی باز ندارد و در طاعت
نیارد فردا از آتش دوزخ باز ندارد و در بهشت نیارد اگر امروز عمل نکنی و تدارک
روزگار گذشته نکنی فردای قیامت بوقت درماندگی گویی فارجعنا نعمل صالحا
پس باتو گویند که احمق از کجا می آیی و قال ابن السماک طلبت العلم سنین
فتعکرت بالبلیة فاستغنیت عن العلم و طلبت المال سنین فعکرت بقارون
فاستغنیت عن المال و طلبت الجلادة سنین فعکرت بعاد و ثمود فاستغنیت
عن الجلادة هیهات هیهات لا ینفع الا ان لم تلف خاشع و لسان ذاکر و
بدن صابر و عین معتبرة کذا فی خلاصة الحقائق اللهم ارزقنا قلبا
خاشعا خاضعا ضارعا و بدنا صابرا و یقینا صادقا و عینا باکیة و لسانا
ذاکرا و حامدا و علما نافعا برحمتک یا ارحم الراحمین شرط شانزدهم
آنکه پیوسته خاموش باشد از سخن دنیا نه از سخن مطلقا بلکه سخن آخرت روا باشد
قال الله تعالی ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید پس روا باشد مثل
امر معروف و نهی منکر لقوله تعالی و أمر بالمعروف و انه عن المنکر و لقوله تعالی

لاخير في كثير من نجويهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بين الناس
پس سخن روا باشد مثلاً امر معروف ونهی منکر سخنی که برای اوست همه نیکوست اگر
معتکف تکلم کند باید که تکلم بخیر کند و مکروه ست او را صمت زیرا که اعتکاف بصمت
مکروه ست در شریعت ماکذا فی کنز الاوراد و فی مشکوة المصابیح عن ام حبیبه
قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل کلام ابن آدم علیه لا له
الا الامر بمعروف او نهی عن منکر الحدیث وعن کعب الاحبار رضی الله
عنه انه قال لیس فی الجنات جنة اعلی من الفردوس فیها الآمرون بالمعروف
والناهون عن المنکر کذا فی خلاصة الحقائق وفی شرح الوقایة فی باب
الاعتکاف لا یتکلم المعتکف الا بخیر پوشیده نماند که سخنهای ضروری نیز روا باشد
لقوله تعالی لا یکلف الله نفسا الا وسعها پس اگر شخصی پیش معتکف برای زیارت
می آید باید که او را التفات کند و جهالت نکند که او را تغافل می کند تا دل او شکسته
نشود و فی تفسیر بحر المواج قال علیه السلام من کسر قلب مؤمن فقد هدم
الکعبة وقال علیه السلام المومن مرآت المومن وفی شرعة الاسلام قال
علیه السلام المومن من المومن کمثل الروح من الجسد سئل عبد الله بن
عمر رضی الله عنهما یا رسول الله این الله فی الارض قال علیه السلام فی
قلوب عباده المؤمنین پس جهالت نباید کرد چنانچه بعضی صوفیان تجاهل جهالت
میکنند که پیش ایشان مردمان عامی می آیند که تا مارا امر معروف کنند و ایشان سخن
نمی کنند و لله در قائله ؎ کنونت که امکان گفتار هست ✦ بگوای برادر بلطف
وخوشی ✦ که فردا چو پیک اجل در رسد ✦ بحکم ضرورت زبان درکشی ✦ پس معتکف
را باید که با برادر مومن التفات تمام کند چنانچه آن سرور علیه السلام می کردند
واذا التفت التفت جمیعاً و بسیار سخن هم نباید کرد تا در اوقات خلل نشود
و لله در قائله ؎ خمش بودن نکو باشد ولیکن ✦ نچندانی که گویندت که گنگی ✦
چنان باید که در صف بزرگان ✦ زدانشهای خود چیزی بچنگی ✦ ولان خیر

الامور اوسطها وقیل کان نقش خاتم ابی حنیفة رحمه الله قل الخیر والا فاسکت

بیت سلق آدمی بهترست از دواب + دواب از تو به گر نگویی صواب + چون سخن

کردن ضروری نشناسی و در یافتی اکنون گوش هوش بگشا و دریاب که در سکوت

فوائد بسیارست که قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قلت کلماته

کثرت درجاته وقلت سیئاته چنانچه گفته‌اند لو کان الکلام کالفضة لکان

السکوت کالذهب وقال علی رضی الله عنه ما ندم من سکت وقال ایضا

رضی الله عنه سلامة الانسان فی حفظ اللسان بیت زبان بریده بکنجی نشسته صم بکم

به از کسیکه نباشد زبانش اندر حکم نقل است که علی ابن ابی طالب رضی الله عنه گفت

رفیق امیر المؤمنین ابوبکر صدیق را رضی الله عنه در واقعه دیدم کاغذی در دست وی

بود و دو سطر بران نوشته بود آن دو سطر بر خواندم چون بیدار شدم یک سطر در خاطرم

ماند آن بدین مضمون بود که یا لیتنی کنت اخرس الا من قول لا اله الا الله

مقصود ازین تقریر آنست که خاموشی شعار خود سازی و در همه امور این حدیث

جامع که از مصطفی صلی الله علیه وسلم قال علیه السلام من حسن اسلام المرء ترکه

ما لا یعنیه پیشهٔ خود سازی وقال امیر المؤمنین علی رضی الله عنه من کثر

کلامه کثر خطاؤه ومن کثر خطاؤه قل حیاؤه ومن قل حیاؤه مات قلبه و

ومن مات قلبه دخل النار وقیل لعیسی علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام

دُلّنا علی عمل یدخلنا الجنة قال لا تتکلموا ابدا قالوا لا نستطیع ذلك فقال

فلا تنطقوا الا بخیر چنانچه بزرگان گفته‌اند هر که چهل روز سخن نگوید مستجاب الدعوات

گردد و هر چه خواهد بیابد وعن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول

الله صلی الله علیه وسلم لا یستقیم ایمان عبد حتی یستقیم قلبه ولا یستقیم

قلبه حتی یستقیم لسانه واتفق المشائخ علی ان العبادة علی عشرة اجزاء

تسعة منها فی السکوت وواحد منها فی الحرب فی الجملة باید که در خلوت خاموشی

اختیار کنی بیت دل ز پر گفتن بمیرد در بدن + گرچه گفتارش بود دُرّ عدن +

سخن بسیار دانی اندکی گو یکی را صد مگو صد را یکی گو الصمت زین سلامة فاذا نطقت فلا تکن مکثارا وقال علی رضی الله عنه اذا تم عقل المرء نقص کلامه ولذا قیل اذا رایت رجلا یکثر الکلام فتیقن بحمقه وقال ایضا شعر اذا تم عقل المرء قل کلامه وایقن بحمق المرء ان کان مکثرا وفی شرعة الاسلام وکان النبی صلی الله علیه وسلم یطیل الصمت فاذا اراد ان یتکلم وقف ساعة فان کان للکلام ثواب نطق والا صمت فهذا ادب صاحب الانقباض والصلاء وقیل من حفظ لسانه فقد ستر على نفسه جمیع عیوبه وفی اخلص الخالصة قال بعض الحکماء اللسان قیمة الانسان فمن قوّمه زاد قیمته وعن سعید بن جبیر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا اصبح ابن ادم اصبحت الاعضاء کلها یکفرن اللسان ای تقول اتق الله فینا فانک ان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا وحکی ان ابراهیم ابن ادهم رحمه الله اضاف ناسا فلما قعدوا على الطعام اخذوا الغیبة فقال ان اقواما قبلنا کانوا یاکلون الخبز قبل اللحم وانتم تاکلون اللحم قبل الخبز وروی قیل لواحد من الصالحین انک تحفظ لسانک من الغیبة فقال لو کنت اغتبتُ احدا لاغتبت امی فانها اولى ان تکون حسناتی لها وروی ان سلیمان علیه السلام کان لا یتکلم ویکتفی فی حاجته بالایماء کراهة ان یشتغل عن الذکر وروی انه کان ابی بکر الصدیق رضی الله عنه یضع حجرا فی فیه ویمنع بفیه عن الکلام وکان یشیر الى لسانه ویقول هذا اورد نی الموارد وفی روایة اخری وضع ابوبکر رضی الله عنه حجرا فی فیه سنین وکان لا یخرجه الا عند الاکل والصلوة خشیة ما لا یعنیه کذا فی خلاصة الحقائق وفی عین العلم قال علیه السلام ان اکثر خطایا ابن آدم فی لسانه ففی الصمت الوقار واجتماع الهمة والفراغ للعبادة والسلامة من آفات الدارین فان البلاء موکل بالمنطق ومن آفات

الکلام ما لا یعنی وھو ما لا اثم ولا ثواب فیه تضیع الوقت وتساوة القلب ووحش الذین وتاخیر البر وایذاء الحفظة وان سائل کتاب من اللغو الیه تعالی وقراءته بین یدیه تعالی یوم القیمة علی رؤس الاشهاد نقل است که حضرت شیخ خاموش چہل سال خاموشی اختیار کرده بود درین مدت با هیچ کس سخن نگفت سے لب فرو بند که خاموشی به دل تہی کن که فراموشی به + ہر کہ گوئی تو خاموشی به + ہر چه یادت فراموشی به سے لباس خاستی تا درپوشی + شراب معرفت ہرگز نوشی ؛ وحکی ان حکیما من الحکماء رای حکیما اخرق قال کم وجدت عیوب الناس قال وجدت منهم الف عیب لکن وجدت فی العبد خصلة لو حفظها تستر جمیع العیوب علیه وهو حفظ اللسان وفی مادون الصفوة عن بعض السلف رحمه الله قال هذا زمان السکوت ولزوم البیوت والقناعة بالقوت والاستعفار بالحی الذی لا یموت حکایت ابوبکر وراق رحمه الله سی سال آرزو مند صحبت حضرت خضر بود ہر روز بدین نیت در گورستان رفتی ووقت رفتن وآمدن بقرآن خواندن مشغول بودی ومقصود جز ملاقات او داشتی روزی حضرت خضر علیه السلام با او مصاحب شد یک جا حکایت کنان در گورستان رفته چون بازگشتند حضرت خضر فرمود که مرتی آرزومند صحبت خضر بودی امروز یافتی وار قرآن خواندن باز ماندی واز ثواب محروم گشتی آری جائے که صحبت خضر چنین باشد صحبت دیگر چه خواہد شد لهذا قال امیر المؤمنین علی رضی الله عنه شعر

لقاء الخلائق لیس لہ من یستفا سوی الهذیان من قیل وقال فدلا تصحب مع الانسان الا + لاخذ العلم واصلاح حال + وفی مشکوة المصابیح عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرک بملاک ذالک کله قلت بلی یا نبی الله فاخذ بلسانه وقال کف علیک هذا فقلت یا نبی الله وانا لمواخذون بما نتکلم به قال ثکلتک امک

یا معاذ و هل یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الاحصائد السنتهم رواه احمد والترمذی وابن ماجه ولایخفی ان للصمت فوائد غیر متناهیة لایحتمل هذا المختصر ضبطها والله اعلم بالصواب شرط ششم آنکه آنجا که بنشیند از آنجا بیرون آمدن بغیر از حاجت انسانی روا نیست شش یعنی از برای بول و غائط بیرون آمدن رواست واگر بغیر از حاجت بیرون آید اعتکافش تباه شود وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعتکف ادنی الیّ راسه هو فی المسجد فارجّله وکان لایدخل البیت الا لحاجة الانسان متفق علیه پس اگر بغیر از احتیاج بیرون آید اعتکافش تباه شود کما فی المختصر فان خرج ساعة بلا عذر فسد ای اعتکافه عند ابی حنیفة وهو القیاس لوجود المنافی وقالا لایفسد حتی یکون اکثر من نصف یوم لان فی القلیل ضرورة ولا ضرورة فی الکثیر ولو خرج لانجاء غریق او حریق اولاداء شهادة او جنازة فسد اعتکافه ولو خرج لانهدام المسجد او تفرق اهله بحیث بطلت الجماعة منه او الخوف علی نفسه او ماله من المکایدین لایفسد ولو اعتکف المرءة فی مسجد الجماعة فطلقت فلها ان ترجع الی مسجد بیتها و تبنی علی اعتکافها و فی کنز الاوراد اگر معتکف بیرون آید برای نماز جمعه نزدیک علمای ما رحمهم الله اعتکاف تباه نشود و نزدیک شافعی تباه شود زیرا که خروج ضد مکث ست هرآئینه تباه شود و چون او را ممکن هست که در مسجد جامع معتکف شود پس چه ضرورت او را درین خروج و چون بنماز جمعه بیرون آید باید که بعد زوال بیرون آید تا خطبه و جماعتش فوت نشود و باید که در مسجد جامع چار رکعت سنت بگزارد قبل الاذان و بروایت حسن رح شش رکعت نماز بگزارد دو رکعت تحیت مسجد و چار رکعت سنت پیش از جمعه و بعد از خطبه درنگی کند و چار رکعت نماز بگزارد یا شش رکعت بجهت اختلاف علما در سنت جمعه و پیش ازین درنگی نکند واگر بیرون آید از مسجد ساعتی بغیر عذر اعتکاف او تباه شود نزدیک ابوحنیفه رحمه الله

نزدیک ابو یوسف رحمه الله و محمد رحمه الله اعتکاف او تا دو است و دیگر آنکه زیادت
از نیم روز بیرون آمده باشد احتیاط و خوردن و آشامیدن او را در مسجد روا
بود و اگر بود رخص للمعتکف ان یشتغل بالصلوة وقراءة القرآن فان
اشتغل بامر الدنیا لا یبطل وان کان حرفة وبه قال ابو حنیفة واحمد رحمه الله
خلافا للمالك رحمه الله کذا فی کنز العباد. دیگر معتکف را باید که بیرون مسجد نیاید
مگر و اگر بیمار دید کند روا است لقول عائشة رضی الله عنها کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یعود المریض وهو معتکف فیمر کما هو ولا یعرج
یسأل عنه رواه ابو داود کذا فی مشکوة المصابیح پس اگر شخص ضروری
بات می کند اما بهتر این است که سخن نکند مگر با یار زیرا که احوط است تا بگر ن
لان الصوفی لا مذهب له الا ما هو الاحوط تذکره بزرگان گفته اند که کسی
لذت خلوت یافته باشد بیرون جهان حلاوت می یابد که در مدینه لذا قال
ابو عثمان بن ابی العاص لولا الجمعة لاغلقت بابی ولم اخرج حتی الموت
وقال بعض اهل المعرفة اغتنم الوحدة فانها امن لدینك وراحة لبدنك
وکن بیتاً حلساً لنفسك فانه اول امن وقال الخناس الدامغانی اوصانی
الشبلی رحمه الله وقال الزم الوحدة وامح اسمك عن القوم واستقبل الجدار
حتی تموت وحکی ان عمر بن عبد العزیز رحمه الله کان لا یخرج من منزله
الا لصلوة الجمعة والجماعة وعیادة المریض وکان یقول الناس سرّاق
العقول او قطاع الطریق وقال رجل لابی بکر الوراق وجدت خیر الدنیا والآخرة
فی القلة والخلوة ووجدت شر الدنیا والآخرة فی الکثرة والاختلاط کذا فی خلاصة
السلوك وقال بعض اهل التحقیق العزلة التعبد عن ارباب الدول بترك الطمع
من اموال النفس وشهواتها بلزوم الورع وعن انس بن مالك رضی الله عنه عن النبی
علیه السلام انه قال السلامة فی الوحدة والآفة بین الاسن الحدیث کذا فی الخلاصة
الخالصة وحکی ان مالك بن انس رضی الله عنه لم یشهد الجماعة خمسا وعشرین

سنة وقل مما یمنعك عن الخروج قال مخافة ان اری منکرا فاحتاج الی ان
اغیره ولم اقدر کذا فی خلاصة الحقائق والله اعلم بالصواب شرط سیوم
آنکه نظرش در عقبی باشد ونظر نکند دنیا ودون را کما قال الله تعالی من کان یرید حرث
الآخرة نزد له فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا نؤته منها وما له فی الآخرة من
نصیب وفی الحدیث القدسی لو صلی العبد صلوة اهل السماء والارض وصام صوم
اهل السماء والارض وطوی الطعام مثل الملائکة حتی لا یاکل شیئا ولبس لباس
العری ثم رای فی قلبه مثقال ذرة من محبة الدنیا او سمعتها او محمدتها
او ریاستها لا یسکن فی جواری ولا اظلمن قلبه حتی ینسانی ولا اذیقه حلاوة
محبتی شعر ای طالبی که دعوی عشق خدا کنی * در غیر او نظر بمحبت چرا کنی * از جستجوی
خلق تو بیگانه شو اگر * خواهی که دل بحضرت حق آشنا کنی * وعن یحیی بن معاذ
رضی الله عنه انه قال من لم یترك الدنیا مختارا تترکه الدنیا مضطرا وما کذا
قال امیر المؤمنین علی رضی الله عنه اذا جاءت الدنیا علیك فجد بها علی الخلق
طرا فمن ان تنقلب فلا الجود یذهبها اذا هی اقبلت ولا البخل یبقیها اذا هی
یذهب وفی خلاصة الحقائق عن معاذ رضی الله عنه انه قال الدنیا سم القاتله
لعباد الله فخذوا منها علی مقدار حاجة السم فی الادویة لعلکم تسلمون شعر
نزد مردان حب دنیا زهر قاتل آمده است * زهر خوردن ای جوان جز کار احمق کی بود
وعن محمد بن الفضل البلخی رحمه الله انه قال رایت الشقیق فی المنام فقلت
یا معلم الخیر ارشدنی الی الخیر قال الخیر کل فی ذکر مولاك والشر کله فی حب
دنیاك کما قال علیه السلام حب الدنیا راس کل خطیئة شعر ترك دنیا سر عبادتست
حب دنیا سر خطاست * آن سجال نازنین بی ترك دنیا کی بود * وقیل الدنیا دار
سفر والآخرة دار مقر وانما سمیت الدنیا دنیا لدنوها الی الفناء وقال النبی
صلی الله علیه وآله وسلم من احب دنیاه اضر باخرته ومن احب آخرته اضر بدنیاه
فاثروا ما یبقی علی ما یفنی وقال علیه السلام الدنیا دار من لا دار له ومال من لا

مال له ولها خصم من لا حتيل له قال وهب بن منبه رضي الله ان رجلا جاء الى ابي
الدرداء رضي الله عنه قال ان بلا تا تشمني وظلمني فقال له ان كنت صادقا
فلا تحرك الايام حتى يعاقبه الله تعالى ثم الايام فدخل على الامير فاعطاه عشرة
الاف درهم فقال ابو الدرداء للرجل صدقت بما اخي بدعائه الله تعالى عقوبة
عظيمة قال بما انا الدرداء او ذلك عقوبة قال والله لو حلت على ظهره عشرة
الاف سوط كنت ارضى له من جائزة عشرة الاف درهم كما قال الله تعالى ولولا
ان يكون الناس امة واحدة لجعلنا لمن يكفر بالرحمن لبيوتهم سقفا من فضة
الاية اى طالب صادق دنيا براى امتحان كردن مردمان آفريده شد چنانچه هاروت و
ماروت كه ميگفتند كه انما نحن فتنة فلا تكفر چنانچه بزرگى ازين حرميد هست
ترا دنيا همى گويد شب وروز + كه هان از صحبتم پرهيز پرهيز + مده خود را فريب از رنگ
وبويم + كه هست اين شهد من گرية آميز + وحكى انه سئل ابو يزيد ما دا تطلب
ما تطلب قال بلا شئ نعني ترك الدنيا تطلب القربة والولاية جواهر كائنات
وخلاصه موجودات عليه افضل الصلوة را پرسيدند كه درحق دنيا چه ميفرمايند فرمود
چه گويم در چيزيكه بمحنت بدست آرند وبشقت نگاه دارند وبحسرت بگذارند بس
دنيا همچو سگ است بسان رهزن + حقيقت كه درجگر نشانيد زهره + هركس كه ازو
گرفت امروز نصيب + فردا زقبول حق ندارد بهره + وفي القشيري قال
الفضيل لو ان الدنيا بحذا فيرها عرضت على بشرط ان لا احاسب بها لكنت
اتقذرها كما يتقذر احدكم الجيفة اذا مر بها ان نصيب توبه وقال عون بن
عبدالله مثل الدنيا والاخرة ككفتي الميزان تقدر ما ترجح احد بهما تخف الاخرى
قال جبرئيل لنوح عليه السلام يا اطول الانبياء عمرا كيف وجدت الدنيا
قال كدار لها بابان دخلت من احدهما وخرجت من الاخرى ودر روايت آمده
ست كه عيسى پيغامبر عليه السلام عابدى را ديد كه بسيار سالها عبادت كرده بود بخدا
تعالى ميزاريست كه در آخر الزمان پيغامبرى بود ومرا اورا امتى ست عمرهاى ايشان

اندک باشد از شصت تا هفتاد و غایت عمر یکی صد بود و زنان بخواهند و فرزندان بزایند
و عمارتها بنا کنند آن عابد در تعجب بماند و گفت در این چنین عمر سهل مشغول شوند برین
چیزها اگر عمر من برین مقدار باشد در دو رکعت نماز صرف کنم کذا فی مفتاح الجنان
وقال حکیم الدنیا ما شغلك عن الله تعالى ؎ چیست دنیا از خدا غافل شدن
نی قماش و نقره و فرزند و زن ✤ وقال ابراهیم بن ادهم رحمه الله سالت راهبًا
من الرهبان فقلت له ما الدنیا قال خلق کخلق المرحات راسها الکبر و وجهها
الفرح و عینها العجب ولسانها القدرة واذناها النسیان و نفسها الشهوات
و قلبها الطمع و بطنها الحرص و جلدها الحرام و عنقها الخوف و ظهرها الیاس
من الله تعالى و زینتها الشهوات فهذه صورة الدنیا یتفاخرون بها فاحذروها
وحکی عن بعض الامراء قال لبعض الصالحین سالنی حاجتك قال او مثلی فقال
لی عبدان هما سیداك قال ومن هما قال الحرص والهواء قد غلبتهما وغلباك
وملکتهما وملکاك ؎ از حرص و هوا دو بنده دارم ✤ بر هر دو همیشه پادشاهم
تو بندهٔ بندگان مائی ✤ از بندهٔ بندگان چه خواهم ✤ آورده اند که پادشاهی
درد شکم داشت و قریب بهلاک شد گفت هر که مرا ازین بلا رهاند تمام ملک خود بوی بدهم
شخصی از اولیاء الله شنید آمد و دست بر شکم وی مالید بادی گندهٔ از شکم وی بیرون
آمد فی الحال صحت یافت پادشاه گفت ای خداوندگار برخیز و بر تخت نشین که من
خود را معزول ساختم آن بزرگ گفت ما را حاجت نیست بمتاعی که قیمت آن بادی
گنده باشد ولیکن تو پند بگیر ازین که تا این زمان غرور و بزرگی تو بچیزی بود که قیمت
آن این بود که دیدی وقال علیه السلام اوحی الله تعالى الى داود علیه السلام
یا داود مثل الدنیا کمثل جیفة اجتمعت علیها الکلاب یجرونها افتحب ان تکون
کلبا مثلهم فتجر معهم و شیخ ثنائی غزنوی قدس سره درهمین معنی قطعه فرموده
این جهان بر مثال مرداریست ✤ کرکسان اندرو هزار هزار ✤ این مر آن را همی زند
مخلب ✤ وان مر این را همی زند منقار ✤ آخر الامر بگذرند همه ✤ وز همه باز ماند این مردار

و من کلام المشایخ عجب از کسانی که بینااند که آخرت پایدار دنیاست و دین را بدنیا
میفروشند کما قال صاحب قصیدة البردة من یبع آجلا منه بعاجل بن
له الغبن فی بیع و فی سلم و گفته اند که راحت دنیا اندک چون روشنائی برق است
بی ثبات و محنتش بسیار چون تاریکی ابر بی لقا پس راحت اندک را باید گذاشت و از تبعاتش
اندوه باید برد نقلست که یکی از ملوک متقدمین وزیر را فرمود که برای من چیزی
بسازکه تا هر زمان مرا یاد آید و سرور و غفلت و نخوت بیفزاید وزیر برای او انگشتری
ساخت و بر آن نقش لا یدوم کرد و به پادشاه عرض کرد و پادشاه آنرا در انگشت داشتی
پس هرگاه که پادشاه را غروری و سروری حاصل شدی نقش لا یدوم از آن خاتم
برخواندی گریبان عقل گوش هوش او فرو خواندی که چون دوام نخواهد بود برای چند
روز مملکت فانی چرا تباه باید شد و غمناک نباید شد و در حال پادشاه گوش تضرع گرفتی
و آن وزیر رائیجی نام بود پس شاعری لا یدوم حکیم رائیجی را تسلیم کرده است اذا جاء السرور
او الهموم فذکر قول حکیم لا یدوم + و قال الله تعالی و تلک الایام نداولها
بین الناس و گفته اند که هرچه دیده باید دلبستگی را نشاید شعر دلم هر چیزی که آن پاینده
نیست + هر که دل بندد بر و دل زنده نیست : در بزرگی فرموده که مثال زندگانی
اهل دنیا همچنانست که بارانی که بر زمین بارد و آن زمین سبز شود و الوان گلها در وی
شکفته شود و جمعی از احمقان بی کیاست بدان سبزی فریفته شوند و بدان شادی
کنند و بدان مباهات و بزرگی نمایند بعد از روزی چند آن زرد و خشک گردد و باد خریف
آنرا از بیخ برکند و خاک کند و از آن گل و ریحان نشانی نماند و این احمقان را از خاک
حسرت نشاند اعلموا انما الحیوة الدنیا لعب و لهو و زینة الآیة نعم من قال شعر
حال دنیا را بپرسیدم من از فرزانهٔ + گفت یا خوابیست یا بادیست یا افسانهٔ +
باز گفتم حال آنکس گو که دل در وی ببست + گفت یا غولیست یا دیویست یا دیوانهٔ +
ای عزیز حرص دنیا مبادا که درین ابیات نظر باید و آرزوی این و آن جانت را
شربت تلخ اجل بچشاند و تلخ کام از دار دنیا بدار عقبی رحلت کند و بعذاب ابدی

مبتلا گرداند و پشیمانی هیچ سود نکند ؎ حب دنیا ذوق ایمانت برد ٭ آرزوی این و آن جانت برد
در اخبار آمده است که اوحی الله تعالی الی داؤد علیه السلام یا داؤد تزعم انك تحبنی
فان کنت صادقا اخرج محبة الدنیا فان حبی وحبها لا یجتمعان فی قلب واحد بیت
قلب مؤمن حرم خانه دخل غیری شد حرام ٭ یک زنی را با دو شوهر عقد یکجا کی بود ٭
یک ولایت چون دو سلطان بادشاهی میکنند ٭ در ولایت دائما جز شور و غوغا کی بود ٭
این محال ست این خیال ست این جنون ٭ هم خدا خواهی و هم دنیای دون ٭
و قال الله تعالی ما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه ولهذا
قیل ضدان لا یجتمعان ؎ ار اخواهی خطی بعالم درکش ٭ کاندر یک دل دو دوست
ناید خوش ٭ ای طالب صادق بدان که دنیا مبغوض خدای تعالی ست و انچه مبغوض
محبوب باشد محب را باید که او را دشمن دارد چنانچه عارف کبار حضرت خواجه محمد پارسا
ازین خبر میدهد ؎ هست دنیا قهر ان کردگار ٭ قهر بین چون قهر کردی اختیار ٭
قیل لما دعا سلیمان علیه السلام بقوله رب هب لی ملکا نزل جبریل علیه السلام
وقال له لم تطلب منصبه و مرتبة النبوة اعلی من ملك الدنیا و ما فیها ولکن
اجاب الله دعوتك وقال جزاء هذا السوال ان تکون فی الجنة متاخرا عن الانبیاء
علیهم السلام خمس مائة سنة فندم و قال لا ینبغی لاحد من بعدی ای لا ینبغی
لاحد هذا السوال من بعدی وروی فی الخبر ان الفقراء یوم القیمة یذهبون
ان یدخلوا الجنة قبل الحساب فیقال لهم انتم تدخلون الجنة قبل ان تحاسبوا
فیقولون بماذا نحاسب ولم یکن لنا شیئ خوش گفت آنکه گفت ؎ ما هیچ نداریم
وغم هیچ نداریم ٭ دستار نداریم و غم پیچ نداریم ٭ وروی ان موسی علیه السلام
سافر مع رجل فاستقبلهما طریقان احدهما مخوف والاخر آمن فقال موسی
لذلك الرجل بایهما نسلك فقال بالطریق الامن وکان مع ذلك الرجل
مال فقال له موسی ادفع مالك الی فدفعه فتصدق موسی ذلك علی الفقراء
ثم قال بایهما نسلك فقال بایهما شئت لان خوفی انما کان لاجل المال والان

لیس فی مال فاستوی عند اهل الطریق ان الامن والخوف ولهذا قیل الفقر
راحة لانه امن من بلاء الدنیا وعذاب الآخرة کذا فی کفایة التعبی سے
تهی کیسه گان را باشد غمی + که پر کیسه را هست آفت همی + نقل است که آتش در بصره
افتاد مالک دینار رحمه الله عصا و نعلین برداشت و بر بالا شد و نظاره میکرد و مردمان را
دید که در رنج افتاده بعضی میوختند و بعضی می جستند و بعضی رخت خود را می کشیدند
و مالک گفت نجی المخفون و هلك المثقلون نعم من قال سے آزاد از تعلق چون
نخل در جهان باش + چون پرده نداری کس پرده در باشد + آزاد تا توانی ادبار
تیاتی بر آید + در پوست گر باشد در پیرهن بر آید + ار کاوکاو گریانی
نامد خونی + ترسم که تیر یادرا در پیرهن بر آید + و فی شرح المشکوة لمولانا
علی القاری ان الکافر الفقیر عذابه اخف من الکافر الغنی فی النار فاذا
نفع الفقر الفقیر الکافر فی تلك الدار فکیف لا ینفع المؤمن من الصابر
بدانکه دنیا رباطیست بر سر بادیه قیامت نهاده و منزلیست درمیان ازل و ابد
گسترده تا مسافران حضرت صمدیت بقرارگاه صحرای قیامت سفر کنند و درین منزل
فرود آیند و از ینجا زاد سفر آنحضرت بردارند که ان الله اشتری من المؤمنین
انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة سے دنیا توانی که عقبی خری + بخر جان من
ورنه حسرت بری + وفی الخبر یا ابن آدم من احب شیئا فطلبه و من خاف
عن شیئ هرب عنه فان احببت الآخرة اطلبها وان کرهت الدنیا فاهرب
منها فانها مدارة تغرك یا ابن آدم الدنیا بحر عمیق قد غرق فیها ناس کثیر
فاحذر هاقبل ان تغرق فیها المؤلفه یا نفس احذر الدنیا فهی بحر عمیق +
احسن عن میلها لا ما لها الا حمیق + ای عزیز بدانکه دنیا سرای غرور است و
شهرستان شرور و رباطیست بی اقامت و تباهیست بی استقامت ابریشم
نیش بی مرهم است طلاق داده ابراهیم ادهم است خانه محنت و بلی وادی سبب و
رانده جنید بغدادی است جرعه ناسور ناکام تلخی است نیست وادهٔ تحقیق نامی است

واز غفلت و بدنامی است و ملعون نظر بایزید بسطامی است خود پرستان دون
همت را دیر است مردود ابوسعید ابوالخیر است بگذاشته اتقیاست برداشته
اشقیاست و هرجا که طالب او ذلیل و زبان حذر او کلیل و اهل عبرت را این آیت
دلیل قل متاع الدنیا قلیل و لذا قیل من اعتصم بالمخلوق ذل و من اعتصم
بالمال قل و من اعتصم بالله جل ؎ مرحبا قومی که داد بندگی را داده اند ✤
ترک دنیا کرده اند و از همه آزاده اند ✤ ان الله عبادًا فطنا طلقوا الدنیا و خافوا
الفتنا نظروا فیها فلما علموا انها لیست لحی وطنا جعلوها لجة واتخذوا
صالح الاعمال فیها سفنا ؎ عارفی در خواب رفت در فکری ✤ دید دنیا بصورت
بکری ✤ کرد از وی سوال کای دلبر ✤ بکر چونی باین همه شوهر ✤ گفت یک حرف
با تو گویم راست ✤ که مرا هر که بود مرد نخواست ✤ هر که نامرد بود خواست مرا ✤
زان بکارت همی بجاست مرا ✤ بدانکه دنیا را تشبیه بعسل داده و طالب دنیا را
تشبیه بمگس هرگاه که بر عسل مگس نشیند هرگز بر نمی خیزد چنانچه بزرگان گفته اند ؎
دنیا که دلفریب و دلآویز و دلرباست ✤ در حسن او توانگر و درویش مبتلاست ✤
دنیا چو شهددان و طلبگار آن مگس ✤ در شهد هر مگس که در افتاد بر نخاست ✤
و لهذا اهل دنیا را مگسی گویند ؎ بدنیا دل نه بندد هر که مرد است ✤
که دنیا سر بسر اندوه و درد است ✤ برو بگذر بگورستان نظر کن ✤
که این دنیا حریفان را چه کرده است ✤ نوز دهم آنکه از راحت و نعمت فانی
دور بودن قال الله تعالی ما عندکم ینفد و ما عند الله باق و قال ابن
مسعود رضی الله عنه ما من یوم الا و ملک ینادی تحت العرش یا ابن آدم
قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک و لله در من قال ؎ سرورک فی الدنیا
غرور و غفلة ✤ و عیشک فی الدنیا محال و باطل ✤ و ایضا قال الله تعالی
الهکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف و حکی ان حاتما مع تلامیذه
فتوسه رجل فی الطریق فلم یصحبه فلامه تلامیذه فقالوا نحن مذکر فی اکل

الحجر الناس فلم لا یحبه بعث رسولا الی الذی توسه ای قد احست لنا شرط و هو انا اذا دعانا من الطعام لا تخلی سبیلنا حتی یسئل کل واحد منا ما اکلنا من الطعام قال اجعل کرامة فدخلوا بیته و قدم الیهم المائدة فلما قدم المرقیة الاولی قال حاتم لصاحب البیت ما هذا قال ملت باکل حاتم منه ثم قدم الثانیة والثالثة والرابعة فلم یاکل من ذلک شیئاً ولم یسأل فلما کان عند الخروج قال لصاحب البیت احفظ الشرط الذی شرطت لک سوقت الرحل علی بابه فلما خرج حاتم قال له ما اکلت فی بیتی قال الملف فخلی سبیله ثم سئل کل واحد من اصحابه عن جمیع ما اکلوا فلم یعرف احدا هم تلک الاطعمة سعوا هنالک الی وقت العشاء فلما امسوا جاؤا الی حاتم وقالوا له ما صعب معنا فقال لهم انکم لا تطیقون حساب یوم واحد فکیف تطیقون حساب جمیع العمر کذا فی کتابه السعی کما قال الله تعالی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم مرویست از رسول علیه السلام که یکی از اصحاب را گفت میخواهی که دنیا و اهل دنیا تو بنمایم گفت بلی یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم دست او گرفت و نظر می بیرون شد تا مقامی که کلهای آدمی افتاده بود در میان کرباس پارهای نحس و استخوانهای پوسیده حیوانات و کاستهای آدمی فرمود که این کلهای اهل دنیاست که حرص و حسد و کبر را دروی جای داده بودند و این کرباس پارهای نحس ایشانست که می پوشیدند و بدان مباهات می کردند و این استخوانهای مرکبات ایشانست که سوار می شدند و بر دیگران تفاخر میکردند و کاستها نعمتهای ایشان که عمر عزیز در حصول آن بادوادند ۵ عارفی روزی براهی میگذشت * واله و مدهوش چون میخوارگان * دید گورستان و سرگین دان بهم * بانگ برزد گفت کای نظارگان * نعمت دنیا و نعمت خوارمین ـ اینست نعمت اینست نعمت خوارگان * روی فی الاحیاء ان الدیدان السمین اذا دخل لوست الدیدان بعضهم بعضاً و یقولون استعملت لما صاحبه

كذا فى كفاية الشعبى و فى الحديث القدسى يا احمد واحذر ان تكون مثل الصبى اذا نظر الى الاخضر والاصفر احبه فاذا اعطى بشئ من الحلو والحامض اغتر به فقال يا رب دلنى على شئ اتقربه اليك قال اجعل ليلك نهارا واجعل نهارك ليلا قال كيف ذالك يا رب قال اجعل لنومك صلوة واجعل طعامك الجوع اى عزيز دنیا باہمہ نعمت از رنگ وبوئی بیش نیست و برنگ و بوی فریفتہ شدن خاصیت زنان ست پس ہر کہ این خاصیت بروی غالب ست بحقیقت زن ست اگرچہ بصورت مردست **ملولفه** قد یعشق الدنیا من کان الهوی له غالب فهو فی الحقیقت مؤنث ولو کان فی الصورة مذکرا وحکی انه دخل شقیق مقبرة وجعله یضرب کل قبر بیده ویقول یا کذبة فقیل له هذا کلام عظیم لم تقول قال لانهم یقولون فی حیوة الدنیا املاکنا وضیاعنا وحدایقنا وبساتیننا واموالنا ومواشیننا لو کان لهم هذه الاشیاء یذهبون معهم وکذا قال الشیخ السعدی رحمه الله ؎ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت رفت ومنزل بدیگری پرداخت ✤ وان دگر پخت ہمچنان ہوسی ✤ واین عمارت بسر نبرد کسی ✤ بدان ای درویش کہ چہ نعمتہای عجیبہ وطعامہای غریبہ در وجود تو نحس میشوند و توازین تفاخر میکنی بزرگی برای بادشاہی نوشت ؎ خوان زر وصحنک سیمین تو ✤ تیرہ زدہ کاسہ چوبین ما ✤ خوردن تو مرغ مسمی دمی ✤ بہتر از ان نانک جوّین ما ✤ پوشش تو اطلس و دیبا حریر ✤ بخیہ زدہ خرقہ پشمین ما قاقم وسنجاب ترا تکیہ گاہ ✤ خار وخسک بستر وبالین ما ✤ نیک ہمین ست کہ می بگذرد راحت تو محنت دوشین ما ✤ باش کہ تا طبل قیامت زنند ✤ آن تو نیک آید ویا این ما شرط بستم آنکہ خاطر خود را از فضولات خالی کند قال الله تعالی الیس الله بکاف عبده و فی الخبر یا احمد عجبت لعبد له قوت یوم من الحشیش او غیره وهو یهتم لغد وروی فی الاخبار ان الله تعالی خلق الخلق الف صنف فصنف منهم لا یاکلون وهم الملائکه وصنف منهم یاکلون ثم من هذه الالف منهم

من يأكل ولا يشرب ومنهم من يشرب ولا يأكل ومنهم يأكل ويشرب
ثم ما من صنف من هذه الالف الذين يأكلون الا وهم أمنون على اصول
الرزق ولا يتجاوزون قوة الغد الا ثلثة اصناف الانسان والنملة والفارة
فانهم يتجاوزون قوة الغد فاما ما عدا هذه الاصناف الثلثة لا يتجاوزون
للغد ولا يكون الا على التوكل كما روى عن رسول الله عليه السلام
انه قال لو توكلتم على الله حق التوكل لرزقتم كما يرزق الطير تغدو خماصا
وتروح بطانا اكذا في كفاية الشعبي وقيل ان الصديق انفق ماله ولم يبق
له شيئ فقال له النبي صلى الله عليه واله وسلم ما خلفت لعيالك فقال
الله تعالى وفي شرح المشكوة لمولانا علي القاري رحمه الله وكان الرجل
من بني اسرائيل اذا كانت له الزوجة والخادم والدار يسمى له ملكا
چنانچه بزرگی گوید شعر گر ترا نانی وخرقانی بود ✤ هر سر موئی تو
سلطانی بود ✤ آنچه اینجا احتیاج ست آن بکن ✤ وانچه آنجا بایدت
درمان بکن ✤ في خلاصة عن عروة انه قال بعث معاوية الى عائشة
رضي الله عنها بمائة الف درهم فما قامت من مجلسها حتى تفرق على المستحق
وكانت ترقع قميصا لها وفي المشكوة عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم يا ابن آدم ان تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك
ولا تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه مسلم وقوله الفضل وهو الزيادة
على قدر الحاجة وعن عائشة رضي الله عنها انها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة فامرني رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم ان افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله
عليه واله وسلم ثم سالني عنها ما فعلت ما الستة او السبعة قالت
والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي
الله لو لقي الله عز وجل وهذه عندي رواه احمد وعن ابي هريرة ان النبي

صلی الله علیه وآله وسلم دخل علی بلال وعنده صبرة من تمرة فقال ما هذا
یا بلال قال شیئ ادخرته لغد فقال اما تخشی ان تری له غداً بخاراً
فی نار جهنم یوم القیمة انفق یوم القیمة انفق یا بلال ولا تخش من ذی
العرش اقلالا وعن عائشة رضی الله عنها انهم ذبحوا شاة فقال النبی صلی
الله علیه وآله وسلم ما بقی منها فقلت ما بقی منها الا کتفها قال بقی کلها
غیر کتفها رواه الترمذی وصححه کما قال الله تعالی ما عندکم ینفد وما
عند الله باق نقل ست که ابراهیم ادهم گفت وقتی در بادیه متوکل بودم وبیرتم
سه روز چیزی نیافتم ابلیس گفت پادشاهی بگذاشتی تا گرسنه بحج میروی با این
چندین رنج که تو داری نتوان رفت وگفت این سخن از وشنیدم بربالائی رفتم
وگفتم الهی دشمن را بر دوست می گماری تا او را بشوراند این بادیه را بمدد تو قطع
توانم کرد آوازی بگوشم رسید که ای ابراهیم انچه در جیب داری بنهد از تا انچه در
غیب هست ظاهر گردانم دست اندر جیب کردم چهار دانگ نقره فراموش شده بود
چون بنهادم ابلیس برمید وقوتی در من پدید آمد از غیب تا بادیه قطع کردم حکایت
وقتی مسافری در سفری رفت وبا او یک قرص نان بود هر بار که گرسنه شدی خواستی
که آن قرص نان بخورد وباز گفتی که احتمال دارد که درین بیابان طعامی نرسد و
من از گرسنگی بمیرم فرشته رزق که بر و موکل بود آن فرشته را فرمان شد تا او آن
قرص نان نخورد او را طعامی دیگر نرسانی عاقبت الامر او آن قرص نخورد تا از
گرسنگی بمرد ولذا قیل طوبی لمن کان عیشه کعیش الکلب ففی الکلب عشرة
خصال یجب علی المؤمن اولها لیس له مقدار بین الخلق والثانی ان یکون
فقیرا لیس له مال والثالث الارض کلها له بساط والرابع اکثرا وقاته اراد
ان یکون جایعا والخامس اذا ضربه صاحبه مائة مرة لا یترک بابه والسادس
یحفظ صاحبه وصدیقه ویاخذ اللص والسابع اکثرا وقاته السکوت والثامن
ان یکون فی اللیل حیا والتاسع ان یکون راضیا بما یدفعه صاحبه والعاشر

ادامات لم يبق له ميراث و فى تماثل الاتقياء زكوة بر سه نوع است زكوة شريعت از دويست درم پنج درم و بهار زكوة طريقت از دويست درم پنج درم ندارند باقى بدهند و زكوة حقيقت چيزى نگاه ندارند و تمام بدهند و حكى ان رجلا قال لحاتم من اين تاكل فقال ولله خزائن السموات والارض ولكن المنافقين لا يفقهون كذا فى خلاصة السلوك و در تذكرة الاولياء آورده كه ابراهيم ادهم گفت زاهدى متوكل را ديدم پرسيدم كه از كجا ميخورى گفت اين علم نزديك من نيست از روزى دهنده بپرس مرا با اين فضولى چه كار است و فى عين العلم فى الصدقة —

اقسام السابق كالصديق رضى الله عنه حيث ما ابقى شيئا والمقتصد كالفاروق رضى الله عنه حيث ابقى النصف والقاصر هو المقتصر على الواجب والاولى فى الصدقة الوسطة اذ خير الامور اوسطها و قال الله تعالى ولا تجعل يدك مغلولة الى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوما محسورا مذاكر فضولى نيست مقتدى آنست كه زياده از قوت يكسال نگاه ندارد چنانچه سرور عالم عليه السلام براى اهل خانه خود قوت يكسال نگاه ميداشتند و نيست متوسط زياده از قوت يك روز نگاه دارد و نيست كامل زياده از قوت يك وقت نگاه دارد اما بهتر اينست در حق كامل كه هيچ چيزى را نگاه ندارد تا پريشان خاطر نشود چنانچه حضرت خواجه حسن بصرى را رحمه الله پرسيده بودند كه غنى شاكر بهتر است يا فقير صابر گفت كه فقير صابر زيرا كه غنى شاكر نظر بر كيسه دارد و فقير صابر نظر بر خالق و اگر چيزى بايد كه جمع نكند و اين هم بدهد چنانچه بزرگى گويد

اى دل هوا و مال كن طمع كن ☆ و دل و سوال اينجه رسد منع مكن ☆ در طمع بود خوارى و در منع ريا ☆ اين دو گدا اينجه رسد جمع مكن ☆ كما قال عليه السلام لا يرد ولا كذ پس آنچه حضرت امير المؤمنين ابى بكر صديق رضى الله عنه در مناجات مى گفتند كه اللهم ابسط لى فى الدنيا و زهدنى فيها يعنى دنيا بر من كشاده گردان آنگاه مرا از آفت او نگاه دار يعنى و بيامده تا شكر آن كنم و توفيق ده تا از براى تو دست از آن باز دارم و روى از آن نگردانم تا هم درجهٔ شكر و انفاق

یافته باشم و ہم مقاصر صبر در اینجا رمز نیست یعنی تا اندر فقر مضطر نباشم و فقر را
باختیار بود و چنانچه سرور کائنات علیه افضل الصلوة پناه میگرفتند از فقر اللهم
انی اعوذ بك من الفقر این فقر اضطراریست و ایضا قال علیه السلام الفقر
سواد الوجه فی الدارین و الا فقر را مباہات میکردند که الفقر فخری این فقر
اختیاریست شرط بست و تکیم آنست که زاہد بود از جمله دنیا قال الله تعالی
والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا و قال الله تعالی وجاهدوا فی سبیل الله
حق جهاده و قال النبی صلی الله علیه واله وسلم الزاهدون فی الدنیا الراغبون
فی الاخرة و هم الآمنون یوم القیمة و فی مطالب المؤمنین قیل لرسول الله صلی
الله علیه واله وسلم ما لزاهد فی الدنیا قال ان تحب ما یحب خالقك و ان
تبغض ما یبغض خالقك وان تخرج من حلال الدنیا کما تخرج من حرامها فان
حلالها حساب وحرامها عذاب وان ترحم جمیع المسلمین کما ترحم لنفسك و ان
تخرج من الکلام فیما لا یعنیك کما تخرج من المیتة التی قد اشتد نتنها وان
تخرج من احکام الدنیا و زینتها کما تخرج من النار فهذا هو الزاهد فی الدنیا
و فی رسالة المکی قال ابراهیم بن ادهم رحمه الله الزهد فرض و فضل و مکرمة
فالفرض فی الحرام والفضل فی الحلال والمکرمة فی الشبهات و قال ابو سلیمان
الدارانی رحمة الله الزهد ترك ما یشغلك عن الله تعالی و قال النبی صلی الله
علیه واله وسلم کن زاهد وازهد عن الدنیا یحبك الله وازهد فیما ایدی
الناس یحبك الناس و حکی ان ابراهیم بن ادهم رحمه الله الزهد ثلثة احرف
زاء وهاء و دال فالزاء ترك الزینة والهاء ترك الهوا والدال ترك الدنیا
کذا فی اخلص الخالصة در کیمیاء سعادت آورده که رسول الله علیه السلام گفت
ہرکه اندر دنیا زاہد بود حق تعالی در حکمت بر وی بگشاید و زبان وی را بدان گویا
گرداند و از دنیا بسلامتش بدار السلام برد و ابن مسعود رضی الله عنه گفت که دو رکعت
نماز زاہد فاضل تر است اندر دنیا از عبادت ہمه مجتهدان تا آخر عمر و حکی عن السری رحمه الله

انه قال حسن من اخلاق الزهاد الشكر على الحلال والصبر عن الحرام ولايبالي
من نابه الفقر ولا يبالي من اصابته البلايا ويكون الفقير والغني عنده
سواء وفي عين العلم قال عليه السلام ركعتان من عالم زاهد خير من عبادة
المتعبدين الى آخر الدهر وقيل الزاهد صيد الحق في الدنيا والعارف صيد الحق
في الجنة وفي ترجمة القشيري زهد چیز است ماندک حور رسید بودن وار
حلق دور بودن ومعده خالی داشتن وقول خواجه ابو منصور دنیا گذاشتن زهد
نفس است وعقبی گذاشتن زهد دل ترک خود گفتن زهد جان عارف هرسه را ترک
کردن رسالة نتیجه جمال الدین ها سوی الزاهد تارك الدنيا للعقبى والعارف
تارك العقبى للمولى وفي الخبر يا احمد هل تعرف ما للزاهدين عندي في
الاخرة قال لا يارب قال تبعث الخلق ويناقشون في الحساب وهم من ذلك آمنون
ان ادنى ما يعطى الزاهدون في الاخرة ان اعطيهم مفاتيح الجنان كلها حتى
يفتحوا اي باب شاؤا ولا احجب وجهي عنهم ولا نعمتهم بالوان التلذذ
من كلامي ولاجلسنهم في دار الدنيا ثم لهم اربعة ابواب باب يدخل عليهم
الهدايا بكرة وعشيا من عندي وباب ينظرون منه الى كيف شاؤا بلا صعوبة
وباب يطلعون منه الى النار فينظرون الى الظالمين كيف يعذبون وباب
تدخل عليهم الوصائف والحور العين قال يارب من هؤلاء والزاهدون
الذين وصفتهم قال الزاهد الذي ليس له بيت يخرب فيغتم بخرابه ولاله
ولد يموت فيحزن بموته ولاله مال يذهب فيحزن بذهابه ولا يعرفه
انسان يشغله عن الله تعالى طرفة العين ولا له فضل طعام فيسئل عنه
ولاله ثوب لين اگر کسی وصیت کرده باشد که دختر اکس را بعد از مردن بعاقل دهند
قاضی چه داند که عاقل کیست گفته اند که بزاهدی دهد یعنی کسی را که تارک دنیا باشد
تا وصیت او را بجا آورده باشد ازین مسئله معلوم شد که هرکه دعوی علم وعقل وفهم
کند واو راحت دنیا طالب رغبت آخرت باشد از حماقت خالی نیست کذا فی جواهر

الثمينة للشيخ على المتقى وقال وهب للجنة ثمانية ابواب فاذا صار اهل الجنة اليها يقول البوابون وعزة الله لا يدخلها احد قبل الزاهدين فى الدنيا وحكى انه قيل لابراهيم بن ادهم بمَ وجدت الزهد قال بثلثة اشياء رايت القبر بين يدى وليس لى مونس ورايت الطريق بعيدا وليس لى زاد ورايت الجبار قاضيا وليس لى حجة وعن الحسن رضى الله عنه انه قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الزهد زهدان زهد عن الحلال وزهد عن الحرام وافضل من ذلك الزهد عن الحلال وقال بعض الحكماء الزهد زهدان زهد النافلة وزهد الفريضة فالفريضة ان يترك الفخر والرياء والعلو والتزئين للناس واما النافلة فهو ان تترك ما احل الله لك وقال يحيى بن معاذ الزاهد الذى قوته ماوجده ومسكنه حيث ادركه ولباسه ماستره والدنيا سجنه والقبر مضجعه والشيطان مقره والقران حديثه والله انيسه والذكر رفيقه والاخرة نعمته والصمت غنيمته والحكمة كلامه والصبر وسادته والتراب فراشه والنصيحة نهيته والصديقون اخوانه والعقل دليله والتوكل كسبه والبكاء مذهبه والجوع ادامه والالهام معينه والعمل رايضه والعبادة حرفته والتقوى زاده والتوفيق معلمه والله اعلم بالصواب **شرط بست و دوم** آنکه ہمیشه دریاد حق باشد قال الله تعالى الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم الايه وقال الثورى لكل شيئ عقوبة وعقوبة العارف انقطاعه عن الذكر كذا فى الخلاصة الذكر على الدوام فى كل حال وفى كل وقت فرض على الطالبين كفرض الصلوت الخمس لقوله تعالى فاذكروا الله ذكرا كثيرا كذا فى شرح الامالى **حکایت** وقتى مزين لب امام شافعى رحمه الله راست ميكرد و اولب مى جنبانيد چند جاى لب او بريده شد مزين گفت اى امام يك لحظه لب برہم نه تا بريده نشود شافعى رحمه الله گفت من بريدن لب خود اولى دانم از خاموش بودن ذکر دوست محققان گويند كه اگر سالك يك لحظه از ياد حق سبحانه غافل شود آوازه مرگ او در ہمه ملكوت افتد كه آن فلان بمرد كه از ياد حق

سما. تعالی غافل شد چنانچه گفته‌اند **بیت** هر آن کو غافل از حق یک زمان است
در آن دم کافر است اما نهان است ؛ **نقل است** که وقتی دو صوفی از شهر قصد
دیدن ابوالحسن نوری کردند چون به دروازهٔ شهر او رسیدند یکی از ایشان از آنها
بود که زبان حیوانات دانستی ناگهان دو گربه را دیدند که با هم سخن میگویند چون این
صوفی سخن گربه شنید گفت انا لله و انا الیه راجعون صوفی دوم گفت خیر باشد
گفت این گربه مر آن گربهٔ دیگر را میگوید که ابوالحسن نوری امروز بمرد چون به دروازه
او رسیدند خواجه ابوالحسن بیرون آمد صوفیان در حیرت افتادند پس خواجه ابوالحسن
پرسیدند که سبب حیرت شما چیست گفتند ما درین شهر رسیدیم گربهٔ مر گربه دیگر را گفت
که ابوالحسن امروز بمرد ابوالحسن بگریست و گفت که گربه راست گفت گفتند که اگر گربه
راست گفت تو چگونه زنده‌ای گفت امروز یک لحظه از یاد حق غافل شده بودم آوازهٔ
مرگ من در زمین و آسمان افگندند در خبر است که هر روز که آفتاب طلوع میکند دو فرشته
ندا میکنند با آواز بلند یکی میگوید ای کاشکی این خلائق آفریده نشدندی دیگری
میگوید ای کاشکی چون آفریده شدندی میدانستندی که برای چه آفریده شده‌اندی
و قال الله تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون **نقل است** از ابوسلیمان دارانی
رحمه الله که وی میفرمود اگر غافل در بقیت عمر خود بر هیچ چیز نوحه نکند مگر بر عمری
که به غفلت گذاشته است سزاوار است که ماتم این مصیبت تا لب گور ببرد و کیف
حال کسی که باقی عمر همچو ایام گذشته در جهل و غفلت گذرد چنانچه بزرگی فرماید

عزیز است این دو روزه زندگانی ؛ به غفلت مگذران دیگر تو دانی

سید الطائفه ابوالقاسم جنید قدس سره میفرماید که لو اقبل صدیق علی الله تعالی
الف الف سنة ثم اعرض عنه لحظة فما فاته اکثر مما ناله فرمود که اگر سالکی
هزار سال در راه حق قدم زند پس یک لحظه از آن حضرت غافل باشد آن مقدار سعادت
که در آن لحظه از وی فوت شود بیشتر از آن بود که در آن هزار سال حاصل کرده باشد
شرط بیست و سوم آنکه تلاوت قرآن کردن قال الله تعالی ان هذا القرآن

یھدی للتی ھی اقوم الایۃ وقال اللہ تعالیٰ انہ لقراٰن کریم فی کتاب مکنون وقال اللہ تعالیٰ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب الایۃ وعن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال الصیام والقراٰن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعتہ الطعام والشھوات بالنھار فشفعنی فیہ و یقول القراٰن منعتہ النوم باللیل وشفعنی فیہ فیشفعان رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیرکم من تعلم القراٰن وعلمہ رواہ البخاری وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لاحسد الاعلی اثنین رجل اٰتاہ اللہ القراٰن فھو یقوم بہ اٰناء اللیل واٰناء النھار ورجل اٰتاہ اللہ مالا فھو ینفق منہ اٰناء اللیل واٰناء النھار متفق علیہ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیئ من القراٰن کالبیت الخرب رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان ھذا القلوب تصدأ کما یصدأ الحدید اذا اصابہ الماء قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وما جلاءھا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوت القراٰن رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن معاذ الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قراء القراٰن وعمل بما فیہ البس والداہ تاجا یوم القیمۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لوکانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بھذا رواہ احمد وابوداؤد کذا فی المشکوٰۃ المصابیح نقل است کہ امام احمد حنبلی خدا را جل جلالہ بخواب دید سوال کرد کہ الٰہی مقربان درگاہ تو بچہ قرب یابند فرمان شد کہ بتلاوت کلام من گفتم اگر معنی نداانند فرمان شد اگر معنی دانند یا ندانند در تذکرۃ الاولیاء مذکور است کہ امام عبد الرحمٰن را پرسید ند کسی کہ قرآن خواند و معنی آن نداند آن را اثری بود گفت آری کسی کہ دارو خورد و نام آن نداند اثر میکند در دراپس

قرآن اثر چون کند که اثر نکند کیف اگر نمی داند آنچه میخواند اثر آن بسیارست وقال
علی رضی الله عنه کلام الله دواء القلب وفی السنیة عن عمر رضی الله عنه
انه کان یأخذ المصحف کل غداة ویقبل ویقول عهد ربی ومنشور ربی
وحضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه هر بار که مصحف خواندی بر سینه خود وضع نهادی
و دو بازوی خود ضم کردی و گفتی الهی بر این هفت اندام خود را دریاب که کلام تو می اندازم
شبی در خواب بدو گفتند که چون تو خود را در پناه کلام ما انداختی ترا از آتش خلاص گردانیدیم
یقول الله سبحانه وتعالی من شغله القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیته
افضل ما أعطی السائلین وفضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه
کذا فی حصن الحصین پس ای طالب صادق باید که قرآن بسیار خوانی و اگر در کاری
مشغول باشی باید که دو بیست آیه بخوانی تا جایگاه بر توده مشک در زیر عرش یابی
بعضی علما گویند که قاری قرآن در چهل روز ختم کند تا حق قرآن ادا کرده باشد و باید
که هیچ روزی از قرآن خواندن تأخیر نکند و آنچه میتواند خواند که فاقرؤا ما تیسر من القرآن
وقال مکحول کان قوة اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقرؤن القرآن فی سبع
یوم وقال بعض العلماء یکره تأخیر ختمه اکثر من اربعین یوما بلا عذر نص علیه
احمد وفی کنز العباد وقال بعض المتقدمین من لم یقرأ القرآن فی کل یوم ولیلة
مائتی آیة من القرآن لم یؤد حق القرآن وفی المشکوة عن الحسن مرسلا ان النبی
صلی الله علیه وآله وسلم قال من قرأ فی لیلة مائة آیة لم یحاجه القرآن تلک
اللیلة ومن قرأ فی لیلة مائتی آیة کتبت قنوت ومن قرأ فی لیلة خمس مائة آیة
الی الالف اصبح وله قنطار من الاجر قالوا وما القنطار قال اثنا عشر الفا رواه
الدارمی وعن عبد الله ابن عمر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم قال من لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلث رواه الترمذی وابوداؤد
والدارمی وبعضی از اکابر دین منقول است که در ماه رمضان المبارک شصت و یکبار
ختم قرآن میکردی یکی در روز و یکی در شب و یکی در تراویح و بعضی گفتند که ختم قرآن در

چهار نوع ست یکی آنکه در شبانروز ختم کردن دوم آنکه در ماهی یک ختم کند که هر روز جزوی
باشد سویم آنکه در هفته یک ختم کند چهارم آنکه در هفته دو ختم کند و چون دو ختم کند در هفته
اولی آنست که یکی در روز دوشنبه تمام کند بعد از دو رکعت سنت نماز بامداد و یکی
در شب جمعه تمام کند بعد از دو رکعت سنت مغرب پس اگر قاری از عابدان باشد در هفته
ختم کند و اگر از اهل مراقبه و مکاشفه باشد یا از اهل علم که بتعلیم مسلمانان اشتغال داشته
باشد در هفته یک ختم کند و اگر از ان قبیله باشد که خواهد که در میان آیات تدبر و تفکر
کند در ماه یک ختم کند کذا فی درالنظام من تصنیف مولانا برجندی وفی شرعة
الاسلام ویختم القرآن فی کل اربعین وهو المستحب وکان النبی صلی الله علیه واله
وسلم یختم القرآن فی کل عام مرةً ویختم فی العام الذی قبض فیه مرتین و اگر ختم
احزاب میکند اولی ست، وجاء فی الحدیث الاحزاب سبعة الاول ثلث سور ثم خمس
ثم سبع ثم تسع ثم احدی عشرة ثم ثلث عشر ثم الباقی وکان عثمان رضی الله عنه
یبتداء لیلة الجمعة ویتم المائدة ثم هود ثم مریم ثم طسم ثم ص ثم الرحمن ثم الباقی
کذا فی عین العلم وبزرگی بطریق نظم آورده بخط مولوی یعقوب چرخی ✤ که بود آن ثانی
معروف کرخی ✤ بدیدم نسخهٔ از ختم احزاب ✤ زخطش نقل کردم بهر احباب ✤ ولی آن واقف اسرار
باری ✤ زخط حافظ الدین البخاری ✤ گرفتم گفت نقل این روایت ✤ سند دارم ازان صاحب ولایت ✤
که پیغمبر بگاه ختم قرآن ✤ بدین ترتیب خواندی ای سخندان ✤ بروز جمعه خواندی الف لام ✤
رساندی ختم خود را تا بانعام ✤ بشنبه ز اول انعام خواندی ✤ ولی تا آخر توبه رساندی ✤
زیکشنبه ز یونس با حلاوت ✤ رساندی تا سر طٰه تلاوت ✤ بدوشنبه که طٰه کردی آغاز ✤
قصص را نیز خواندی آن فراز ✤ سه شنبه عنکبوت اوکرد بنیاد ✤ رساندی ختم را تا آخر صاد ✤
بروز چارشنبه از زمر خواند ✤ طریق ختم این نوع داند ✤ بروز پنجشنبه شاه دوران ✤
بخواند الواقعه تا ختم قرآن ✤ بدین ترتیب دانی ختم احزاب ✤ که روشن شد ز پیغمبر باصحاب ✤
باین ترتیب قرآن را سراسر ✤ بهر نیت که خوانی ای برادر ✤ برآید حاجت و دل شاد گردد ✤
ز قید درد و غم آزاد گردد ✤ بحمد الله جمیل از بهر حاجات ✤ موفق شد باین دولت بکرات ✤

بهر بیت که با این ختم نشانست ٭ مراد خویشتن را آن زمان یافت ٭ و در درر التعلیم مولانا حیدری
ختم احزاب بدین طریق آورده است که در روز اول از فاتحه تا آخر سوره آل عمران بخواند و در
روز دوم از سوره نسا تا آخر سوره برات و در روز سوم از سوره یونس تا آخر سوره نحل
و در روز چهارم از سوره بنی اسرائیل تا آخر سوره فرقان و در روز پنجم از سوره شعرا تا آخر سوره
یس و در روز ششم از سوره والصافات تا آخر سوره الحجرات و در روز هفتم از سوره ق تا
آخر قرآن و در احیاء العلوم نیز بدین طریق ضبط احزاب بدین حروف ترتیب یافته است که
فمی بشوق یعنی فا اشارت از فاتحه ست و میم از نسا و یا از یونس و با از بنی اسرائیل
و شین از شعرا و واو از والصافات و قاف از ق و شیخ تورپشتی نیز در کتاب
تحفة المسترشدین آورده است بدین طریق و گفته که ترتیب قرآت ختم احزاب در ایام
هفته بدین وجه سنت است و خلاف این بدعت و بعضی سوره مائده بجای سوره نسا
آورده اند و ترکیب حروف مذکور چنین کرده اند که فمی بشوق یعنی میم بجای نون آورده اند
و بعضی گفته که شب جمعه افتتاح کنند تا آخر سوره مائده بخوانند و شب شنبه از اول سوره
انعام تا آخر سوره برات بخوانند و شب یکشنبه از اول سوره یونس تا آخر سوره مریم بخوانند
و شب دوشنبه از اول سوره طه تا آخر سوره قصص بخوانند و شب سه شنبه از اول
سوره عنکبوت تا آخر سوره صاد بخوانند و شب چهارشنبه از اول سوره زمر تا سوره
رحمن بخوانند و شب پنجشنبه از اول سوره واقعه تا آخر قرآن بخوانند و بعضی گفته اند در
نوع بدین طریق که شب جمعه از اول فاتحه تا آخر مائده شب شنبه از اول انعام تا آخر سوره
هود و شب یکشنبه از اول سوره یوسف تا آخر سوره مریم و باقی همان طریق که مذکور
شد بخوانند و منقول است از بعضی بزرگان که گفته اند که قاری را باید که چون ختم احزاب
تمام کند سر بسجده نهد و سه بار بگوید سبوح قدوس رب الملائکة والروح و سر بردارد و
آیة الکرسی یکبار بخواند و باز بسجده رود و همین تسبیح سه بار بگوید پس سر بردارد و هر
حاجت که دارد بخواهد آن حاجت ادا شود ان شاء الله تعالی چون ثواب خواندن ختم
قرآن و ختم احزاب شنیدی و دریافتی اکنون آداب تلاوت قرآن بگوش هوش بشنو

و درباب ویستحب الوضوء لقراءة القران والسواك ویتلبس ویتزین لها ویطیب
ویستقبل القبلة ولا یقراء متکئا او مستقبلا الی شیٔ ولا ماشیا ولیکن طاهرا
عن الحدث لقوله تعالی لا یمسه الا المطهرون ویبکی فی القران لقوله علیه السلام ابکوا فی القران
فان لم تبکوا فتباکوا وان یقرأ فی مکان نظیف ویتعوذ فی ابتداء القران جهرا وترتیل والتدبیر و
تحسین الصوت بالقراءة والجهر اذا لم یخف ریاءً والقراءة فی المصحف لان النظر فیه عبادة ولا یتکلم
فی اثناء القراءة مع احد ولا یضحک ولا یعبث ولا ینظر الی ما یلهی وبعضی جائز
داشتند که تکیه کرده بر پہلو قرآن خواند لیکن باید که پایہا را دراز نکند وبعضی فقہا گفتہ اند
خواندن قرآن بر پہلو تکیه کرده وقتی جائز ست که سر از جامہ خواب بیرون کرده باشد
وبعضی جائز داشتند قراءة مصحف بی وضو اما باید که دست باوراق مصحف نرساند
وبسر چوب یا بکار وتقلیب اوراق کند اما جنب را قرأت قرآن جائز نیست اصلا وبعضی
علما مکروه داشتند خواندن قرآن بوقت راه رفتن ونزد اکثر علما جائز ست چو آن
مواضع متعدد از برای نجاست نبود ودر حمام ودر بازار بلند خواندن قرآن مکروه ست
وپست خواندن مکروه نیست وبعضی از علما بر آنند که مطلقا مکروه نیست بشرطی که ستر
عورت باشد وآن موضع پاک بود ودر مقابر خواندن نزد بعضی علما جائز ست ونزد بعضی
علما مکروه کذا فی در النظیم وافضل الاوقات بعد صلوة صبح وبین المغرب و
العشاء ومن الایام الجمعة والاثنین والخمیس وعرفة ومن الاعشار العشر الاخیر
من رمضان والاول من ذی الحجة ومن الشهور رمضان وشعبان ولا یبداء به لیلة
الجمعة ویختمه لیلة الخمیس والافضل الختم اول النهار فی الصیف واول اللیل
فی الشتاء وفی عین العلم والافضل فی اللیل فالقلب فیه افرغ ویسن صوم یوم الختم
وان یحضره اهل واحد فانه لان الرحمة تنزل عنده والتکبیر من الضحی الی آخر القرآن
فیقول عند ختم کل سورة لا اله الا الله والله اکبر تشبیها له بصوم رمضان اذا اکمل
عدته یکبر ودعا فهم کل ختمه دعوة مستجابة وکان النبی علیه السلام اذا ختم
فقراء قل اعوذ برب الناس افتتح من الحمد ثم قراء من البقرة الی اولئک هم

المطيعون تم دعا بدعاء الختم ويستحب ان يقراء في آخر الفاتحة آمين وبعد
في البقرة اللهم ربنا ولك الحمد عشرا وفي الآخر لا اقسم بيوم القيمة بلى وفي آخر
المرسلات آمنت بالله وفي اول سبح اسم ربك الاعلى سبحان ربي الاعلى وفي
آخر سورة والتين بلى وانا على ذلك من الشاهدين وفي فباي آلاء ربكما
تكذبان ولا بشيء من نعمك ربنا نكذب ولك الحمد وعند ونفس وما سوّيها
اللهم آت نفسي تقويها وزكيها انت خير من زكيها انت وليها ومولها
وعند واذا سألك عبادي عني فاني قريب الآية اللهم امرته بالدعاء وتكفلت بالاجابة
لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك لا شريك لك
اشهد انك ربي فردا احدا صمدا لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد واشهد
ان وعدك حق ولقاءك حق والجنة حق والنار حق والساعة آتية لا ريب فيها
وانك تبعث من في القبور وعند شهد الله الآية وانا اشهد بما شهد الله واستودع
الله هذه الشهادة وهي لي وديعة عند الله واذا قرأ وقالت اليهود عزير ابن الله الآية
وقالت اليهود يد الله مغلولة خفض بهما صوته كذا في الوظائف لسيم جلال الدين
سيوطي وفي شرعة الاسلام وعن علي رضي الله عنه انه قرأ افرأيتم ما تمنون
ءانتم تخلقونه ام نحن الخالقون وقال بلى انت يا رب بلا تاركن لك في قوله
تعالى ام نحن الزارعون ام نحن المنزلون وبلا ابن عمر رضي الله عنهما قوله
تعالى الم يان للذين الآية حتى غلبه البكا قال بلى يا رب وفي الحديث ان رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم بلا هذه الآية يا ايها الانسان ما غرك بربك
الكريم الذي قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم جهله وقرأ ان لدينا انكالا
وجحيما وطعاما ذا غصة وعذابا اليما فصعق وسمع عمر رضي الله عنه رجلا
يقرأ هل اتى على الانسان حين من الدهر الآية فقال اي وعزتك جعلته
سميعا بصيرا سنا وميتا ويستحب للقاري اذا اتى على قوله افامن اهل
القرى ان ياتيهم باسنا بياتا وهم نائمون ان يرفع بها صوته وكذا اسرع مهوته

لقوله تعالیٰ سبحانه بل له ما فی السموات والارض کل له قانتون و بقوله وما
ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا فهذه
آداب فی القراءة القرآن مسئله دیگر بعضی از آداب که از معاصی اجتناب کردن
آن قدر که ممکن باشد زیرا که رسول علیه السلام فرمود که فاسقان قرآن خوان را بد و هزار
سال پیش از بت پرستان بدوزخ برند و این بجهت ترک حرمت قرآن است کذا
فی در النظیم و قال علیه السلام رب تالی القرآن والقرآن یلعنه بدانکه بعضی جهال
صوفیه تلاوت قرآن نمی کنند و میگویند که ما حفظ قرآن نداریم ازین جهت تلاوت نمیکنیم
و باید دانست که قرأت قرآن بمصحف دو چندان ثواب است از غیر مصحف کما قال
صاحب المشکوة نقلا عن عثمان بن عبد الله بن اوس الثقفی عن جده قال
قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قرأة الرجل القرآن فی غیر المصحف
الف درجة و قرأته فی المصحف یضعف علی ذلک الی الفی درجة و فی
شرعة الاسلام ومن السنة القراءة فی المصحف فانه حفظ العین من العبادة
وانه افضل العبادة وفی عین العلم القراءة فی المصحف فهو یضعف الاجر لاعمال
الجوارح ای لاجل عمل اللسان و عمل القلب والعین والید وغیر ذلك و بعضی
گفته اند که یک ختم از مصحف برابر هفت ختم است که از مصحف نباشد کذا فی در النظیم
و فی کنز العباد وحفظ جمیع القرآن فرض علی سبیل الکفایة علی امته حتی
لو حفظ واحد من المشرق الی المغرب خرج الکل عن العهد و فی فتاوی الصوفیة
وقبض رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عن عشرین الف صحابی رضی الله عنهم
اجمعین ولم یحفظ القرآن کل الا ستة وفی عین العلم وکان الصحابة رضی الله عنهم
ولم یحفظ القرآن الا بضعة عشر پس معلوم شد که حفظ قرآن لازم نیست و هرچند
که بر قاری قرأت کردن شاق شود از جهت کجی زبان یا از جهت کندی ذهن او ثواب
دو چندان یابد لما روی فی المشکوة عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول
الله صلی الله علیه و آله الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة والذی یقرأ

القران ويستحترمه وهو عليه متأنى له اجران متفق عليه ليس بهرحال اطول
سايستدار قرارة قرآن لان النفس تحم وتكره ما فيه الثواب لقوله تعالى عسى
ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم — ايضا
بعضى جهال صوفيه قائل اند كه قرارة قرآن علت ست براى صاحب ذكر وذكر وصاحب
مراقبه اين جهل مطلقست لان الشيطان يمنعهم من قراءة القران وهم
يظنون بحن يشعرون بالفكر والمراقبة ولكن فى المراتب تفاوت وحال
المحض الاستغراق ابدا لكن ايضا ينبغى ان لا يترك القرآن وتقرؤ القراد
ولو بالماحد كما ذكر فى هذا الباب وينبغى ان لا يترك احد قراءة القرآن لان
فيه درجة عظيمة روى الدرر قال عليه السلام لا تقوم الساعة والرجل
يقرأ من كتاب الله عز وجل آية روى الدارمى قال عليه السلام من اراد
ان يتكلم مع ربه فليقرأ القران ومن اراد ان يناجى ربه فليقرأ القرآن
فى الصلوة وفى المشارق قال عليه السلام من قرأ القرآن حتى يحفظه ظاهرا وباطنا
ولم يشترك بالله غفر الله له البتة البتة ومن التتمه قال
عليه السلام من استظهر القران خفف عن ابويه العذاب وان كانا كافرين
وپيامبر عليه السلام فرمود هر كس كه قرآن ياد گيرد خداتعالى اورا دست برد
وده كس از اهل بيت وى كه مستوجب دوزخ باشند بوى بخشد وايضا فرمود
كه چون حامل قرآن فوت شود خداتعالى فرمايد زمين را كه گوشت وى نخورد
وكذا فى الدر المنظوم من ذخائر السمائر قال عليه السلام افضل امتى من
تلاء القران فى العوارف قال عليه السلام من استظهر القرآن درجة النبوة
من حينه الا انه لا يوحى اليه وفى الكتاب وقال عليه السلام ثلثة فى
ظل العرش يوم لا ظل الا ظله امام عادل ومؤذن حافظ وقارى
القران كل يوم مائتى آية ومن الدرر قال عليه السلام ضمن الله عز وجل
لمن قرأ القرآن لا يضله فى الدنيا ولا يشقيه فى الآخرة وايضا قال عليه السلام

طوبی لمن یقراء القرآن ویعمله بما فیه ویستقیم علی طاعة الله حتی یاتیه الموت
وهو علی ذلك ثم قراء واعبد ربك حتی یأتیك الیقین وقال علی رضی الله عنه
من اراد معنیا فالله یکفیه ومن اراد مونسًا فالقرآن یکفیه ومن اراد واعظًا
فالموت یکفیه ومن لم تکفه هذه فالنار یکفیه وفی الاثر حکی ان عابدا کان فی
عزلة یعبد الله فقیل له هل هنا احد تستأنس به فمد یده الی مصحفه فقال
هذا انیسی چون ثواب تلاوت قرآن وآداب آن شنیدی ودریافتی اکنون اختلاف
سجدهٔ تلاوت بشنو ودریاب بدانکه سجدهٔ تلاوت واجب ست نزدیک علمای ما وشافعی
میگوید که سنت مؤکده ست وواجب شود سجدهٔ تلاوت درچهارده موضع از آیات قرآن
اول در آخر اعراف دوم در رعد سوم در نحل چهارم در بنی اسرائیل پنجم در مریم ششم
در اول حج هفتم در فرقان هشتم در نمل نهم در الم تنزیل دهم در صاد یازدهم در حٰمٓ
دوازدهم در والنجم سیزدهم در اذا السماء انشقت چهاردهم در اقراء مالک میگوید
که در سبع آخر سجده نیست ودر سورهٔ حج یک سجده است نزدیک علمای ما ونزدیک شافعی رح
دو سجده ست جواب علمای ما آنست که آن سجدهٔ دوم سجدهٔ نماز ست ودر سورهٔ حٰمٓ
نزدیک علمای ما عندهم لایسئمون ست این مذهب ابن عباس ست رضی الله عنه
ونزدیک شافعی ان کنتم ایاه تعبدون است این مذهب علی ست کرم الله وجهه
واحتیاط در آنست که ما کنیم وچون سجده کند نزدیک یعبدون از عهده بیرون نیاید
اگرچه سجده آنجا بوده جائز ست تاخیر سجده واگر سجده کند نزدیک لایسئمون از عهده
بیرون آمد زیرا که تمام معانی نزدیک این کلمه ست آن سجده که در سورهٔ ص است
نزدیک ما سجدهٔ تلاوت است ونزدیک شافعی شکر ست وسجدهٔ تلاوت واجب شود
بر آنکسی که بخواند آنرا اگرچه اورا قصد سماع نباشد کذا فی الکنز الاوراد وفی المحیط
ولو سمعها من کافر او صبی عاقلا او حائض او نفساء او جنباء او محدث وجبت
ولو سمعها من مجنون او نائم لا یجب لان التلاوة صدرت من غیر معرفة وتمییز
وان قراءها سکران وجبت علیه وعلی من سمعها منه لان عقله اعتبر ذمتا

القران ويستمع ... معني وفي فتاوى الصغيري لا الكرو لا صم اذا رای قوما يسجدون
ما يستدار ازة يجب عليه ان يسجد لانه لم يسمع ولم يقرا كذا في فتاوی قراخانی وفي الحجة
ان تكرر سجود التلاوة يجب سجدة بين تكبيرين واحد عند الوضع واخرى عند
الرفع بشروط الصلوة بلا رفع يد وتشهد وسلام مسئله بدانكه اختلاف كرده‌اند
در تسبيح سجده تلاوت بعضی گفته‌اند که سبحان ربی الاعلی خواند وبعضی گفته‌اند که ربنا انی
ظلمت نفسی فاغفر لی خواند وبعضی گفته‌اند که سبحان ربنا ان كان وعد ربنا
وبعضی گفته‌اند که بسجدة للرحمن وامنت بالقران فاغفر لی ذنوبی فانه
لا يغفر الذنوب الا انت يا الله يا رحمن برحمتك يا ارحم الراحمين سجده
وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره بحوله وقوته مرادر ار
فتبارك الله احسن الخالقين اللهم اكتب لی عندك بها اجرا وضع عنی
بها وزرا واجعلها لی عندك ذخرا وتقبلها منی كما تقبلتها من عبدك داؤد
وبايد تاخير سجده نكند در تلاوت تا ملال نشود در قصر لقوله عليه السلام من اخر السجدا
ت التلاوة ابتلاه الله تعالى بالفقر كذا في تحفة الفقها والله اعلم بالصواب
شرط بست وچهارم آنکه در خير وشر راضی بودن وخود را تقصار وقت
سپردن بش بدانکه راضی بودن در خير عبارت از شکر کردن است وراضی بودن در
شر عبارت از صبر کردن ست ودر هر یکی ثواب واجر بسیار است وسعادت بی‌شمار
لقوله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم ولقوله تعالى وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم
مصيبة الى قوله اولئك عليهم صلوة من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون
وفي الخبر قال الله تعالى النعمة منی والتشكر منك البلاء منی والصبر منك
القضاء منی والرضاء منك وفی عين العلم قال عليه السلام اعبد والله بالرضاء
فان لم تستطع ففی الصبر على ما تكره خير كثير اما راضی بودن در خير وشر اين
معنی دارد بدانکه الحمد لله تعالى در روز ازل نوشته ست آنچه خواهد رسید خواه نيك
خواه بد آن را هيچ تغيیری وتبديلی نيست که ولقد خيره وشره من الله تعالى

لقوله تعالی قل کل من عند الله ولیکن باید دانست کہ نیکی در رضار اوست و بدی
راضی نیست لقوله تعالی ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة
فمن نفسك الآية ولقوله تعالی ولا یرضی لعباده الکفر بدانکه حقیقت صابرون ا
آمدن ست از رضا خود بدخول در رضار حق تعالی چنانچہ بزرگ واین مقام اعظم مقامات
ست ولقد صدق من قال ؎ تا ترک مراد خود نکونی صد بار + یکبار مراد در
کنارت ناید + پس سالک را باید کہ در رسیدن بلا صبر کند لان فعل الحکیم لا یخلو
عن الحکمة ولقوله تعالی عسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم روی انه کان قتل زکریا علیه السلام
فی یوم الثلثاء وذلك ان زکریا علیه السلام هرب من الیهود فعقبوا اثره فلما دنوا منه کان شجرة فقال
لها یا شجرة اکتمنی فیك فانشقت الشجرة فدخل فیها ثم التامت علیه الشجرة
فجاؤا فلم یجدوه فقال لهم ابلیس انه قد اکمن فی هذه الشجرة فاتوا بمنشار وشقوا
هذه الشجرة بنصفین حتی یموت ففعلوا کما قال ابلیس فلما بلغ المنشار راس
فصاح وقال اه فوقعت الزلزلة فی السموات فنزل جبرئیل علیه السلام من
ساعة فقال یا ذکریا ان الله تعالی یقول لو قلت مرة اخری اه امحوا اسمك من دیوان
الانبیاء فعض ذکریا شفتیه حتی شقوه بنصفین لیعلم العالمون ان اشد
البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل کذا فی السبعیات ؎
دم تسلیم ہیچ دانی چیست + اره بر سر نهند و تو تسلیم + ولذا قیل البلاء للولاء
کاللهب للذهب ؎ هر کہ درین بزم مقرب ترست + جام بلا بیشترش میدهند
وانکہ زدل بر نظر خاص یافت + داغ غنا برجگرش می نهند + وقال ابراهیم خلیل الله علیه
السلام نحن نفرح بالبلاء کما یفرح اهل الدنیا بالنعم زیراکه بلا صیقلی ست کہ آئینه
دل را از غبار هوا مصفا واز زنگ شهود ما سوی الله مجلی میگرداند ؎ طریق عشق جانا
جز بلا نیست + زمانی بی بلا بودن روا نیست + اگر صد زخم از و بر جانم آید + چو تیر
از شست او آید خطا نیست + وقال النبی علیه السلام ما اوذی نبی مثل
ما اوذیت روی ان ابراهیم لما القی فی النار جاءه جبرئیل علیه السلام فقال

الله حاجة فقال اما الیك فلا قال فسئل ربك المتعال قال حسبی من سوالی علمه بحالی کذا فی حرز الرصین وکذا قال بعض صاحب الحال ؎ وکلت الی المحبوب امری کله ۔ فان شاء احیانی وان شاء اتلفا ۔ وفی تذکرة الاولیاء قول خواجه حسن بصری لیس صادق فی دعواه من لم یصبر علی ضرب مولاه وفی بردم الاثر ولم قول خواجه حسن بصری اگر بلا ومحنت وغم سودی دره لذات ہست یا قندی مقر آدم لذت ہست بیافت ار انکه بلائی هدیه بود وقال النبی صلی الله علیه واله وسلم لاصحابه یا اصحابی اذا امرضتم فلا تطلبوا العافیة فان المرض هدیة الله تعالی علی عبادة المؤمنین کذا فی فتاوی بیرو بره ساهی التکسب ارسلت ربها الی السحاب ان امره صربا وجعا فقال لها فی ذلك فقالت انی مشتاقة الی صوته ولا سبیل لی الیه فاذا اضرب صاح فاسمع صوته وکذلك الله تعالی یضرب عبده بعد عبده فی محن الدنیا کی یدعوه یتضرع بسمع بحویه چه خوش گفت آنکه گفت ؎ چه خوش آمد ترا نالیدن من + ربا کن تا سالم بر درت زار + وفی رسالة طوالع آورده که الرضا ثمرة تحر صاحبها الی الجنة وقول محقق ہست ومن الرضا لا یقول العبد هذا یوم شدید الحر والسرد چنانچه بزرگی گفت که این باران چه خوش می بارد ہاتف آواز داد که نا خوش کی باریده است وحکی ان نوحا علیه السلام رای یوما کلبا کریه اللقاء قبیح الاعضاء فجری فی لسانه بلا قصد هذا قبیح فعوتب علیه ونودی یا نوح انه قد خلقته هکذا فهل استحلق خیرا منه فناح نوح علیه السلام الف سنة الا خمسین عاما فتاب علیه انه هو التواب الرحیم فسمی به نوحا لکثرة نیاحه فللعبد ان یخرج بالتدریج من النقائص والمأثم کلها کذا فی شرح الامالی وقال بعض اهل المعرفة الرضاء هو انه لو جعل جهنم علی یمینه لم یسئل ان یحولها الی یساره نقل ہست که درویشی در نظر حضرت خواجه عبد الخالق غجدوانی میگفت اگر خدای تعالی مرا مخیر گرداند میان بہشت ودوزخ دوزخ اختیار

کنم چه از همه عمر بمراد نفس خود رفته ام و در اینجا بهشت مراد نفس من بود و دوزخ مراد
حق سبحانه تعالی خواجه این سخن را رد کردند و فرمودند بنده را باختیار چه کار هر کجا گوید
رو وید رویم و هر کجا گوید باشید باشیم بندگی اینست نه آنکه تو میگوئی کذا فی فصل الخطاب

ـــه از رضای دوست رنج و راحتی ✤ هرچه آید بر سر ما یا نصیب ✤ نقل است

که ابراهیم ادهم رحمه الله گفت وقتی غلامی خریدم گفتم چه نام داری گفت انچه خوانی گفتم
چه میخوری گفت انچه خورانی گفتم چه می پوشی گفت انچه پوشانی گفتم چه کنی گفت تا چه فرمائی
گفتم چه خواهی گفت بنده را با خواهش چه کار نعم من قال ـــه ما ایم گوی میدان چوگان
دست یار است ✤ او می برد بهر سو ما را چه اختیار است ـــه گل را چه مجال است که گوید
بکلال ✤ کز بهر چه سازی و چرا میشکنی ✤ ـــه رشته در گردنم افگنده دوست ✤ می برد هر جا
که خاطر خواه اوست ✤ وعن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی
الله علیه واله وسلم اول شیئ کتب الله تعالی فی اللوح المحفوظ انی انا الله لا اله الا
انا محمد رسولی من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر لنعمائی کتبته صدیقا
وبعثته مع الصدیقین ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر
لنعمائی فلیتخذ الٰها غیری وقال علیه السلام لا یکمل للعبد الایمان حتی یکون فیه
خمس خصال التوکل علی الله والتفویض الی الله والتسلیم لامر الله والرضاء بقضاء
الله تعالی والصبر علی بلاء الله تعالی وقد جاء فی الخبر مرفوعا لا یزال بین الخلائق
فی کل عصر وزمان ثلاثه مائة وست وخمسون رجلا من اولیاء الله تعالی ویکون
قیام العالم ونظامه بهم وننزل الرحمة من السماء من برکتهم فسئل ما وصفهم
فقال الزاهدون فی الدنیا والراغبون فی الاخرة والراضون بقضاء الله تعالی قدره
کذا فی شرح الامالی وعن ابی بکر الرازی انه قال سمعت ابا علی القراشی انه یقول الرضاء علی ثلثة اوجه
رجل رضی بقضاء الله قبل نزول القضاء ورجل رضی بقضاء الله تعالی بعد نزول القضاء ورجل رضی
بقضاء الله عند نزول القضاء وهذا من درجات السابق والمقتصد الظالم وسئل ابو بکر الواسطی عن الرضا
الرضا قال هو ان یقول العبد الٰهی ان اعطیتنی قبلت وان منعتنی رضیت وان ترکتنی عبدت وان دعوتنی

احبت كذا فى خلاصة الحقائق وعن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى عليه
السلام انه قال ذروة الايمان اربع خصال الصبر للحكم والرضاء بالقدر
والاخلاص فى التوكل والاستسلام للموت وحكى ان رجلا نظر الى قرحة فى رجل
محمد بن واسع فقال انى لارحمك من هذه القرحة قال انى لاشكرها منذ
خرجت منها اذ لم تخرج فى عينى قال بعض اهل المعرفة الرضاء هو انه لو جعل
جهنم على يمينه لم يسأل ان يحولها الى يساره وعن ابى هريرة رضى ا
عن النبى عليه السلام رحم الله امرأ عرف نفسه وحفظ لسانه وان يكون
راضيا بقضاء الله تعالى شاكر النعمائه وصابرا على بلائه وحكى ان سئل
رابعة متى يكون العبد راضيا قالت اذا سرته المصيبة كما سرته النعمة
كذا فى اخلص الخالصة وقال عليه السلام اوحى الله تعالى الى موسى عليه
السلام انك لن تتقرب بشيئ احب الى من الرضاء بقضائى وسئل على رضى الله
عنه بما ذا ينال العبد رضاء الله تعالى قال بثلثة اشياء بقهر النفس وعد
البلاء من الله تعالى دواء وعد المنع من الله تعالى عطاء كذا فى خلاصة السلوك
اعلم انه ينبغى لطالب الحق ان يكون طالبا له تعالى محبا للوصال مشتاقا
الى لقائه فى جميع الاحوال فى السراء والضراء كما فى الخبر اول من يدعى الى الجنة
يوم القيمة الذين يحمدون الله فى السراء والضراء فان طلبه فى كل حال
يدل على صدق محبة الله تعالى وقال عليه السلام اذا احب الله عبدا ابتلاه
فان صبر اجتباه وان رضى اصطفاه وقال عليه السلام لطائفة ما انتم
قالوا مؤمنون فقال عليه السلام ما علامة ايمانكم قالوا نصبر على
البلاء ونشكر على الرضاء ونرضى بمواقع القضاء فقال انتم مؤمنون
ورب الكعبة هر روز كه تو بلائى از حق سبحانه وتعالى باخفائى از خلق بايد در حجة
الله راى رسيدى ميگفتى آلهى بان فرستادى وبان خورش كوكذا فى فصل
الخطاب وروى ان الله تعالى اوحى الى عيسى عليه السلام ان فى موضع كذا

وكذا امراءة وهي رفيقك في الجنة فذهب عيسى عليه السلام الى ذلك الموضع
ليزورها فوجد امراءة ليس لها عينان ولا يدان ولا رجلان وقال كيف تعيش
يا امة الله فقالت اعيش عيش الملوك فقال كيف وليس لك عينان ولا يدان
ولا رجلان فقالت لو كانت لي عينان لاشتغلت بالنظر الى الاحمر والاصفر
والاسود والابيض فاكون ماخوذة بوبال ذلك ولو كانت لي يدان لكنت
بسطتها الى الحلال والحرام فاكون ماخوذة بوبال ذلك ولو كانت لي رجلان لمشيت
الى ما لا ينبغي فاكون ماخوذة بوبال ذلك فقال لها هل لك حاجة قالت
لا الا واحدة وهي ان لي ابنا يطعمني ويسقيني ويحولني الى القبلة ويقوم باسبابي
وحاجتي الى الله تعالى ان يقبض روحه قبل موتي حتى اصيب من اجره فرجع عيسى
عليه السلام فراى صبيانا يبكون فقال ما لكم تبكون فقالوا كنا نلعب ههنا
وكان معنا ابن عجوزة عمياء مقعدة فجاء ذئب فاكله فرجع عيسى عليه السلام
الى العجوزة وقال عظم الله اجرك في ولدك فانه قد جاء الذئب اكله فقالت
الحمد لله الذي علم ضعفي ان لا اقدر على كفنه واسباب دفنه فرجع عني المؤنة و
اعطاني الاجر والثواب بلا مؤنة كذا في كفاية الشعبي وقال سهل التستري
رحمه الله لولا البلاء من الله تعالى لم يكن للعبد طريق الى الله تعالى وقال
ابو سعيد الخدري البلاء من الله تعالى الى المحبين تحفة وهدية وتخريب
ما في ضمائرهم من المواصلة وقال ذي النون رحمه الله اصبر الناس لكتمهم
البلاء وقال ابو يعقوب النهرجوري العالم يستغيث من البلاء وسئل صرفه
والعارف يستعذب البلاء ولا يسئل كشفه وقال الجنيد رحمه الله البلاء
سراج العارفين ويقظة المريدين وهلاك الغافلين وقال ابن عطا رحمه الله
يتبين العبد من كذبه في اوقات البلاء والرخاء فمن سكت في ايام الرخاء
وجزع في ايام البلاء فهو من الكاذبين كذا في رسالة المكي حضرت يحيى بن
معاذ میفرماید که چهار هزار کتاب خوانده ام واین چهار سخن ازان یادگرفتم سخن را

شکر را بیکردم و آن بیان این ست که اول ای نفس من اگر طاقت جدائی کنی بکن والا
دوری او مجور دوم ای نفس من انچه او داده داران راضی وشاکر باش والا خدائی دیگر
طلب تا ترا بیند سیوم ای نفس من انچه خدای تعالی منع فرموده است ازان باز آئی
والا از ملک او بیرون شو چهارم ای نفس من اگر گناه خواهی کرد اول جائی پیدا کن
تا او ترا نبیند والا مکن وقال علی رضی الله عنه دواء القلب الرضاء بالقضاء
وقال موسی علیه السلام الٰهی دلنی علی عمل اذا عملته رضیت عنی فقال انک
لا تطیق ذلک فخر موسی علیه السلام ساجدا متضرعا فاوحی الله تعالی الیه
یا ابن عمران رضائی فی رضاک بقضائی قول خواجه عبد الله انصاری بلا از دوست
عطاست واز عطا نالیدن خطاست آداب بلا آنست که شکایت و جزع نکند والتجا
بغیر نماید وقال علیه السلام ان الله تعالی یحب کل قلب حزین چون حق تعالی
بنده را دوست دارد حزنی در دل او پیدا آید در تفسیر مسطور است که حزنیکه در دل حضرت
رسالت پناه بود صلی الله علیه وآله وسلم اگر جمیع مرسلان در روز قیامت جمع شوند تو
ازان حزن متواسد گشت بیت هر که درین بزم مقرب ترست جام بلا بیشترش
میدهند + وانکه درو دلبر نظر خاص یافت + داغ بسا بر جگرش می نهند : وقول خواجه
سفیان ثوری رحمه الله اگر محرومی در زمین گردید حق تعالی بر آن زمین رحمت کند
وقیل الدنیا دار المرض والناس فیها مجانین وللمجانین دار المرض العقل
والقفس وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان لله تعالی عبادا فی
الارض فلو بهم بارض الشمس وفعلهم فعل الانبیاء وهم عند الله افضل من
الشهداء لیس لهم فی الدنیا قلیل ولا کثیر وهم راضون بقسمة الله والله عنهم
راض بیت بندگان خدا بود در بین + دل ایشان ز شمس نورانی + پیش ایشان
یکیست انبک ومیش + بر حشود قسم حق تعالی + هم خدا باشدش رحم ذخیره شود
تا در آید بجنت آسانی + ای طالب صادق باید که خود را بخدا سپاری وهیچ حرکتی
بی فایده نکنی تا تو فارغ نشینی کما جاء فی الاخبار ان الله تعالی اوحی الی موسی

عليه السلام يا موسى تريد واريد ولا يكون الا ما اريد فان رضيت بما اريد
كفيتك بما تريد وان لم ترض بما اريد اتعبتك بما تريد كذا في كفاية الشعبي
نعم من قال ؎ تسليم نمیشوی ازان غمگینی * تسلیم بشو هرانچه پیشت آید * ولذا
قال امير المؤمنين علي رضي الله عنه عرفت ربي بفسخ العزائم منقول است از امیر المومنین
علی رضی الله عنه که چهار چیز بر چهار چیز می خندد قضا بر حذر تقدیر بر تدبیر قسمت بر کوشش
اجل بر امل بدانکه چهار سخن از چهار کتاب حق سبحانه وتعالی گزیدند برای کار بستن
ست از توریت من قنع شبع واز انجیل من اعتزل سلم واز زبور من صمت نجا
واز قرآن ومن يتوكل على الله فهو حسبه ای درویش باید که توکل کنی بر خدا تعالی
واز مخلوق نا امید شوی که نهایت رضا توکل است وعن ابی هریرة رضی الله عنه
عن النبي عليه السلام انه سئل جبرئيل عليه السلام عن التوكل فقال
اليأس عن الخلق وان تعلم ان المخلوق لا يضره ولا ينفع ولا يعطي ولا يمنع ؎
گرگزندت رسد ز خلق مرنج * که نه راحت رسد ز خلق نه رنج * وحكي ان عابدا
عابد في المنام يمشي في رياض الجنة حزينا فسئل عن حزنه فقال رايت
درجات في عليين لاصحابنا فقصدتها فمنعت منها فسئلت عنها فقال هذا
للمتوكلين على الله تعالى حقیقت توکل آنست که در توجنبش اسباب پیدا نباید
جنبیا بر روزی چه باید دوید * تو بنشین که روزی خود آید پدید * وقال بعضهم
المتوكل كالطفل لا يعرف شيئا ما وى اليه الا ثدي امه كذلك المتوكل لا يهتدي
الا الى ربه عزوجل وحكي ان قيل لرابعة قد غلا السعر بالبصرة فقالت لو كانت
وزن حبة من الطعام بمثقال ذهب ما باليت فان علينا ان نعبده كما امره
وعليه ان يرزقنا كما وعدنا وقال بعض اهل المعرفة افضل المقامات في التوكل
ان تشتغل بالله تعالى ولا تتهم لرزقه لان العبد لو هرب من رزقه لطلبه كما
لو هرب من الموت لادركه ؎ ای دل بقضای خدا راضی باش * نه در غم
مستقبل ونه ماضی باش * قسمت چو یکی بود تو ده مطلبی * وان ده بتو کی دهند

و وتخاصی باش * قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من طلب الرزق فالرزق یطلبہ
ومن طلب الرازق فالرازق یطلبہ وقال اللہ تعالی ما ارید منھم من رزق وما ارید
ان یطعمون وقال ابوحنیفۃ رحمہ اللہ علیہ احوال الناس فی الکسب علی خمسۃ مرات
الاول من یری الرزق من الکسب لا من اللہ تعالی فھو کافر والثانی من یری الرزق
من اللہ ومن الکسب فھو مشرک والثالث من یری الرزق من اللہ ویری الکسب
شیئا ویشک بانہ لولم یکسب اعطاہ اللہ تعالی ام لا فھو شاک ومنافق والرابع
من یری الرزق من اللہ تعالی ویری الکسب شیئا ویعلم انہ لولم یکسب لاعطاہ اللہ
تعالی لاجل الکسب ولا یودی حق اللہ تعالی فھو فاسق والخامس من یرزق
من اللہ تعالی ویعلم الکسب سببا ویعلم انہ لولم یکسب لاعطاہ اللہ تعالی لاجل
الکسب ویودی حق اللہ تعالی فھو مؤمن موحد قال علیہ السلام لو توکلتم
علی اللہ تعالی حق توکلہ لرزقتم کما یرزق الطیور وقال اللہ تعالی ومن یتوکل
علی اللہ فھو حسبہ وقال علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین ودر رسالہ شمسیہ
توکل رچہار قسمت تفقس وخالف واستوی الطرفین ومعلوب تیقن آنکہ یقین داند
کہ ایچہ روزی ہست رسیدنیست قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رزق العوام
فی یمنیھم ورزق الخواص فی یقینھم وخالف آنکہ بیشتر داند ایچہ روزی ہست
رسیدنی ست واندکی داند کہ نرسد واستوای الطرفین آنکہ دل در وجود وعدم
رزق برابر باشد ومعلوب عکس خالف ست کذا فی شمائل الاتقیا وحکی ان رجلا
قال لحاتم من این تاکل فقال وللہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین
لا یفقھون کذا فی خلاصۃ السلوک در تذکرۃ الاولیا آوردہ ست کہ حضرت ابراہیم
ادہم قدس سرہ گفت کہ راہبی متوکل دیدم پرسیدم کہ از کجا خوری گفت این علم
نزد من نیست از روزی دہندہ پرس مرا این فضولی چہ کار حکی عن ابی یزید البسطامی
رحمہ اللہ علیہ انہ مر علی باب مسجد وکان المؤذن یقیم فدخل المسجد ویصلی
فلما فرغ من صلوتہ عرفہ الامام فقال لہ یا بایزید من این تاکل فقال ابو یزید

امهلنی ساعة حتی اعید الصلوة التی صلیت خلفك ثم اجبتك فقال انما
یجوز الصلوة خلف المؤمن فقال الست انا بمؤمن فقال ابو یزید لو کنت
مؤمنا لعرفت راز فی کذا فی کفایة الشعبی ولذا قیل لو قال رجل الرزق من
الله ولیکن از سید جستن باید یکفر لان الله تعالی ضمن الرزق بلا تعلیق لقوله
تعالی وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها الایة پس سالک را باید که برای رزق
غم نخورد و لان الرزق یطلب العبد کما یطلبه ولذا قال الامام الشافعی رحمه الله
ے انما الرزق الذی تطلبه   شبه ظل یمشی معك   انت لا تدرکه مستعجلا
واذا الیت عنه تبعك ے رو توکل کن بجنبان پا و دست   رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است
گر تو ستانی بیاید بر درت   ور توشتابی و بد دردسرت   وقال بعض العارفین ے
یا طالبا فی الافاق مجتهدا   اقصر عنانك ان الرزق مقسوم لا تحرص علی ما لست تدرکه
ان الحرص علی الآمال محروم   انچه بود رزق تو بیش نیاید کم   خاطر خود جمع دار هیچ پریشان مباش
وحکی عن ابراهیم ادهم رحمه الله انه مر علی مکتبة وفیها صبیان کثیر مقدار
مائتی صبی فقال لو کان هؤلاء اولادی واشتغل قلبی بنفقهم مقدار حبة
خردل لم اکن مؤمنا حکی ان شقیق البلخی رحمه الله کان یقول لو کان اهل
البلد کلهم عیالی لم یشتغل قلبی بنفقهم اللهم اجعلنی متوکلین ولا تجعلنی
من المتاکلین والمحرومین فانك خیر المسئولین وارحم الراحمین شرط بست و نهم
آنکه سر پوشیدن بدانکه معتکف را باید که وقتی که بیرون آید برای حاجت انسانی یا
برای نماز جمعه سر بپوشد تا نظر وی بر دیگری نیفتد یا نظر دیگری بروی نیفتد زیرا که
معتکف بمنزله مستوره است مستوره را باید که از نامحرمان خود را نگاه دارد وعن
ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم اشد حیاء من العذراء
فی خدرها فاذا رای شیئا یکرهه عرفناه فی وجهه متفق علیه کذا فی
المشکوة وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم ان الله تعالی کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة

ر بالعين النظر و باللسان المنطق والنفس تمنى وتشهى والفرج يصدق
ذلك ويكذبه متفق عليه پس سالک را باید کہ از نظر محرمان ترسد وقال الله
تعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا الآيه وحكى ان ربيع بن
خثيم بدا وغض البصر في ان النساء ولما احد لهذا الرجل الا انه اعمى
كذا في احلى المجالسة وحكى انه سئل حكيم من الفاسق قال من لم يغض
بصره من ابواب الناس وفي الاخبار ان الشيطان يقول ليس شيء اسر بي
احدا من النظر وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم النظر سهم مسموم
من سهام ابليس فمن تركه خوفا من الله اثابه الله تعالى ايمانا يجد حلاوته
في قلبه وحكى ان واحدا من العلماء مات فرئي في المنام وقد اسود وجهه
فسئل عن ذلك فقال رأيت غلاما في موضع كذا فنظرت اليه فاحرقت وجهي
في النار وفي الاخبار ان واحدا من العباد رأى في المنام بعد ما مات فقيل له
ما فعل الله بك فقال كل ذنب استغفرت الله منها غفر لي الا ذنبا تحت
ان استغفر الله منها بعد ذنب تلك الذنب فقيل ما هي قال نظرت غلاما
شهوة وفي الاخبار ان عبد الله بن عمر كان جالسا على باب داره فرأى
غلاما اصبحا قد اقبل من السكة قالوا ودخل عبد الله بيته هاربا واغلق
الباب فلما مكث ساعة قال هل ذهب هذه الفتنة من السكة قالوا ذهب
فخرج من الدار فقيل له يا ابا عبد الله فعلت هذا من عند نفسك ام سمعت
شيئا من ذلك عن النبي عليه السلام فقال لا بل سمعت عن رسول الله
عليه السلام قال سمعت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول
النظر اليهم حرام والكلام معهم حرام ومجالسهم حرام وقال القاضي
شريح سمعت الامام يقول ان مع كل امرأة شيطانا ومع كل غلام ثمانية
عشر شيطانا وحكى ان رجلا كان متعلقا باستار الكعبة وهو يقول اللهم
اني اعوذ بك من سهم القطيعة وكان لا يزيد على هذا فسئل عن ذلك فقال

حق داشته باشد تا اثر باطنی شود چنانچه بالا مذکور شد که بزرگی در مکه بود ولی و نعمت
صاحب حال او را نگاه کرد تیری از هوا آمد و در او رسید و بر این حقیر بار دری فرستد
خود خواجه حسن بیچ صال الله عمره و حفظه عن آفات الدارین فرمودند که دست بیارید
و دست من بر گردن مبارک خود نهادند دیدم که اثری از زخم رسیده پرسیدم یا شیخ
این زخم چیست فرمودند که شبی در واقعه دیدم که فیلی مست می آید و من میگریختم در یک
کوچه رسیدم دیواری بود بر آن کوچه و آن دیوار سد راه من شد حاضر شدم که کجا
باید گریخت فیل عقب من آمد و گردن من گزید و گفت توبه کن از دیدن حسن و از
شنیدن سرود در همین ایام شدم حضرت مولانا شاه محمد حسن قدس سره حاضر شد فیل را
دفع کرد و گفت که خواجه حسن آنچه میگوید قبول کن مگر ملا شاه تا قیامت زنده می ماند که ترا
حمایت میکند چون از خواب بیدار شدم دیدم که اثر زخم باقی ست از آن باز توبه کردم
از جمیع نامشروعات و آنچه حضرت شیخ سعدی علیه الرحمه میفرمایند شعر نظر کردن
بخوبان دین سعدی ست * معاذ الله کسی از دین نگردد * باین معنی که ایشان در
اوائل مقام مجاز داشتند و دانستند که بالاتر ازین مقامی نیست و جای دیگر هم فرمودند
شعر نظر کردن بخوبان گر حرام است * گنه گر این بود طاعت کدام ست * و نظر این
طاعتی میدانستند و لهذا فرمودند که از دین خود برمیگردم چون از مجاز انتقال کردند
دانستند که این لهو و لعبی بیش نبود و بعد از آن گفتند شعر خلاف پیغمبر کسی ره گزید
که هرگز بمنزل نخواهد رسید * بزرگی دیگر میفرمایند شعر ای دوست ترا بهر دکان
می جستم * از دیدن تو باین و آن می جستم * دیدم تو و خویش را تو خود من بودی *
خجلت زده ام کز تو نشان می جستم * رفتم بتماشای گل آن شمع طراز * چون دید
میان گلشنم گفت باز * من اصلم و گلهای جهان فرع من اند * از اصل چرا بفرع
می مانی باز * افسوس که بی تو رفت این مدت عمر * تو من بودی و من ندانستم *
الا تری انما قال ابراهیم النبی علیه السلام فلما جن علیه اللیل رای کوکبا
قال هذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین فلما رای القمر بازغا قال هذا

+

ربی فلما افل قال لئن لم یهدنی ربی لاکونن من القوم الضالین تا وما انا
من المشرکین وقس علی هذا صاحب المجاز اذا رای امراة جمیلة اوصبیا احسن
الوجه یظن ظنا سوء کقوله تعالی یظنون بالله غیر الحق ظن الجاهلیة ولما
تجاوز عن هذه المقام علم انه لهو ولعب کما قال بعض الفقراء ع در سینه نهان
تو بوده من غافل ÷ در دیده عیان تو بوده من غافل ÷ عمری زجهان علامتت می جستم
خود جمله جهان تو بوده من غافل ÷ وحضرت عطار میفرماید ع عشق صورت نیست
عشق معرفت ÷ هست شهوت بازی حیوان صفت ÷ وحضرت فخر الدین میفرماید
ع صورت پرست غافل معنی چه داند آخر ÷ کو با جمال جانان پنهان چه کار دارد ÷
وآنچه بالا مذکور شد که بعضی از فقرا گفت که ع پیر یار از فراست نظر کامل بود ÷ که مرا
توبه از دیدن خوبان داده هست ÷ جواب میتوان گفت که مشائخ طبیبان حاذق
اند بمقتضای معرفت ترکیب تریاق ومعاجین از ادویه مختلف کنند طبیب گاه بود که بزهر
علاج می کند چنانچه نقل است مشهور که ذو النون مصری مریدی داشت که چهل چله
نشسته وعبادت بسیار کرده وچهل سال خواب نکرده روزی پیش شیخ آمد وگفت
چنین وچنین کردم هیچ نوع بمن مشاهده وفتح باب میسر نمیشود ذو النون فرمود
برو امشب سیر بخور و نماز خفتن مکن وهمه شب بخسپ تا باشد که دوست اگر بلطف نمی آید
بعتاب می آید اگر برحمت در تو نظر نمیکند بسختی در تو نظر کند درویش برفت سیر بخورد
ولیش یاری نداد که نماز خفتن نکند بگزارد وبخفت مصطفی علیه السلام را بخواب دید
گفت دوست سلام میرساند الی آخر القصه ولهذا عارف کامل فرموده ع
می سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید ÷ که سالک بیخبر نبود زراه ورسم منزلها ÷
چون این طبیب حاذق دانست که مرید من هنوز در مجاز بکمال نرسیده است
منع نکرد از دیدن خوبان زیرا که مجاز خاصیتی دارد که از همه تعلقات جدا سازد
ولهذا بعضی مشائخ در حق مبتدیان از جمله لوازمات میدانند وقال علیه السلام النظر
فی الوجه الحسن یزید النور فی البصر باین معنی که بصنع صانع واقف گردد چنانچه

حضرت جامی علیہ الرحمہ میفرمایدے متاب از حق رو گرچہ مجازی ست + کہ آں بہر حقیقت کارسازیست + لوح از ال الف تا سحوانی + رفتن در سں حوادں کی تواں
وقال علیہ السلام المجاز قنطرۃ الحقیقہ چوں سالک در مجاز کامل شود از ہمہ قیود برآید ہیچ قیدی نمی ماند مگر ہمیں قیداریں قید خود انتقال کند ولہذا ایں طبیب حاذق
مرید خود را سبق مکر دار مجاز دانست از گفتہ من بشارت نیست و تا خود را بکمال رسانید چنانچہ
نقل ست مشہور کہ مجنوں را یکروز گفت کہ مدام شدہ می باید کہ مکہ معظمہ پاس بیاو
توبہ کن چوں آنجا رسید مجنوں توبہ کرد و گفت اللہم انی اتوب الیک من کل ذنب
لکن لا اتوب من رویۃ اللیلی پدر چوں ایں سخن شنید از مجنوں گفت ترا جا حراین درد
کہ تا از لیلی توبہ کنی چوں مجنوں مقید شود از گفتہ پدر بشارت ہمچنیں ایں بزرگ ہم
سبق مکر مرید خود را گفت کہ چون بکمال رسید خود ازیں قید برآید کما اذا طلع الصباح
استغنی عن المصباح چون سبب بحتہ شود احتیاج خود برود آید بہر حال سالک را باید کہ در مجاز
در گرم بماند والا حرف خاتمہ دارد و حضرت جامی علیہ الرحمہ میفرماید ے بلی باید کہ در صورت
نمانی + ازیں پل زود خود را بگذرانی + وقول ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ مرید باید کہ
دریای ازل وابد نوش کند و شور نعرہ ھل من مزید زدہ باشد ہم قال بعض الشعراء
ے احمد عشق مجاز از بو یاراں حوش نماست + بہر کشتی وا گذاراں باری طلاء ازاد
آیا می بینید کہ چوں آب بند شود گندگی پیدا کند و چوں رواں شود گندگی باشد ہمچنیں
چوں سالک بند شود و ریکجا پیش نکار رود ولاں فی السلوک دو مقام توقف در جات محبت
لا تنتہی ولہذا قال علیہ السلام من استوی یوماہ فہو مغبون و ایضاً قال علیہ السلام
انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم چوں از مقام بمقام
دیگر طی میکرد ہر دست مقام دوم مقام اول دوستی دانستند برای ہمین استغفار میخواند
در ہمیں معنی بزرگی میفرماید ے بزارم از ان کہنہ خدائی کہ تو داری + ہر لحظہ مرا تازہ
خدائی دگرست + ے ہردم ازیں باغ بری میرسد + تازہ تر از تازہ تری میرسد
چوں از قید نفس بر۔ عاشق لباس شود چنانچہ بزرگی میفرماید ے ہر کجا نقش نگر میبنی

برو عاشق مشو * نقش نبدیا را کن عاشق نقاش باش * چون سالک عاشق نقاش
شود داند که نقش دیگری نقاش دیگر خالق و مخلوق را فرق کند و خود را در دریای خجالت
غرق سازد و شب و روز همین گوید ~ عقل از توجه دریابد تا وصف تواند شید * در عقل
نمیگنجی در وصف نمی آئی * رفته رفته بجای خود رسد که مقام شریعت ست که اول مقام
سالک شریعت و آخر مقام هم شریعت که کل شیء یرجع الی اصله و درمیان عوارضات
لواحق میشوند ناقلی باید که عوارضات را حذف کند که هذا صراط مستقیم فاتبعوه ولا تتبعوا
السبل فتفرق بکم عن سبیله و لهذا قال الجنید الطرق کلها مسدودة الا من اقتفی
اثره علیه السلام و چون سالک را کمال رسد در شریعت حیا پیدا کند که کمال شریعت
حیا ست نقل است که پیش بایزید بسطامی یکی درآمد و از حیا مسئله پرسید شیخ جواب داد
آنکس آب شد مردی درآمد آبی زردی دید ایستاده گفت یا شیخ این چیست گفت
یکی درآمد و از حیا سوال کرد جواب دادم طاقت نداشت چنین آب شد از شرم و حکی ان
واحدا من العباد وقع بصره علی امرأة فشقها دقتا ثم ندم فدخل بیته و نزع
عینه وقال لا ینبغی ان یصحبنی ما یکون شیئا للمعصیة فرضی الله عنه بذلک
~ چشم را بر بند تا در دل نگنجد غیر دوست * گر در مسجد نه بندی سگ بمسجد در شود *
و روی عن زاهد من اهل مرو و تزوج امرأة فمکث معها مقدار عشرین سنة
لم نظر الیها ثم نظر الیها یوما فقال لها انک لجمیلة فقال اما علمت الی هذا الوقت
فقال کنت اتحرز بالحلال حتی یمکنی ان احفظ عینی من الحرام غایة ما فی الباب
آنکه قال الله تعالی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم پس معلوم شد که سالک را ناچار
است از غض بصر اما غض بصر مبتدی را ممکن نیست تا آنکه سر نپوشد پس باید که چون
معتکف بر آید برای حاجت سر خود را بپوشد تا نظر وی بر دیگری نیفتد نکته شاید که سر
پوشیدن از آن جهت باشد که تا حواس ظاهر پریشان نشود لانه ینتشر بتفریق النظر یا
از جهت طریق بزرگان چشتی گفته اند که بعضی بزرگان در تمام عمر سر پوشیده در راه میرفتند
واز خانه بیرون نمی آمدند تا سر نپوشیدند لان زنا العین النظر والله اعلم بالصواب

شرط البست و ششم آنکه سر تراشیدن و موی لب گرفتن - اما تحلیق الراس
فلما روی فی مبادی الحمادی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال لو بقی الشعرة
جنابة لم یصبها الماء یعذبه الله کذا وکذا فی القیمة فی النار وقال علی رضی الله عنه
فمن ثم عادیت شعری وکان یجز شعره وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم من ترك موضع شعرة من جنابة لم یغسلها فعل بها
کذا وکذا من النار وقال علی رضی الله عنه فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت
راسی ثلاثا رواه ابو داؤد واحمد والدارمی الا انهما لم یکررا فمن ثم عادیت
کذا فی شرح مشکوة المصابیح وقال الطیبی المداومة علی حلق الراس سنة کذا
فی شرح المشکوة پس معتکف را باید که هرگاه در اعتکاف موی سر دراز شود تراشد
واین نگوید که در اعتکاف تراشیدن جائز نیست که قال الله تعالی محلقین رءوسکم
ومقصرین لا تخافون واگر تراشد این هم جائز است اما باید که بسیار احتیاط کند تا هر جا
آب رسد لان تحت کل شعرة جنابة وسرور عالم هم صلی الله علیه وآله وسلم گاه موی
مبارک خود را می تراشیدند وگاه می تراشیدند تا موی سر مبارک گوش مبارکش میرسیدی
کما روی فی شمائل النبوی عن انس بن مالك ان شعر النبی صلی الله علیه وآله
وسلم کان الی انصاف اذنیه اما الاحوط فالتحلیق فی حق المعتکف وغیره ایضاً
حتی لا یبقی ایصال الماء علیه لانه ربما یحتلم المعتکف وغیره حتی ان هذا الفقیر
احتلم فی بعض الاوقات فی الخلوة فی لیلة واحدة ثلث مراة وان لم مراة بل بعد
حتی نقل ان بعض الفقراء جلس وقتاً من الاوقات فی الخلوة واحتلم فی لیلة
واحدة اربعین مرة فی کل مرة یجدد الغسل لان الشیطان لا یوسوس فی قلب
لیس فیه الایمان الا تری السارق لا یدخل فی بیت لیس فیه المال ولهذا قلنا الاولی
التحلیق فی حق المعتکف حتی لا یبقی ایصال الماء علیه والله اعلم بالصواب واما قص
الشارب فلقوله صلی الله علیه وآله وسلم لا فی نصرة احد من شاربك ثم اقره حتی
تلقانی کذا فی المشکوة فی شریعة الاسلام ومن السنة الراتبة قص الشارب وحلق

المائة وننتف الابط لا يترك عانة فوق الاربعين ليلة درصلوة مسعودی آورده که
موی لب پست داشتن سنت ہست و باز داشتن بدعت ہست کہ چون لب برلب رسد
طہارت درست نبود و نماز روا نی رسول علیہ السلام فرموده ہست ہر کہ موی لب دراز دارد
خدای تعالی ویرا بسہ چیز عقوبت فرماید از شفاعت من بی نصیب باشد و از حوض کوثر
من آب نخورد و منکر نکیر بروی گمار د بغضب کذا نقل من مفتاح الجنان شرط
بست و مفتم آنکہ در پای نعلین پوشیدن ۔ فی الشمائل النبوی عن ابن عباس
رضی الله عنهما قال کان نعل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم صاقبالان
متنی شراکهما وقال ابن العربی النعل لباس الانبیاء وانما اتخذ الناس غیرها لما
فی ارضهم من الطین وقد یطلق النعل علی کل ما لقی القدم کذا فی شرح الشمائل
لشیخ ابن الحجر پس معلوم شد کہ لفظ نعلین عام ہست و در نعلین چوبین نفع بچند وجہ ہست
یکی آنکہ اکثر بزرگان اختیار کردند بلکہ بعضی بزرگان در تمام عمر بغیر نعلین چوبین در پای
نپوشیدند دوم آنکہ تا از چرکینیت احتراز شود یعنی از بول و غائط سیوم در پوشیدن
نعلین چوبین مشقت بسیار ہست و محنت عظیم پس ثواب بموافقت مشقت باشد اگرچہ صحابہ
رضی الله عنهم نپوشیدند لان الصوفی لا مذهب له بل مذهبه ما هو الاحوط وایضا
فی بلاد اصحاب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا طین ولا نجاسة ولا رطوبة
حتی کانوا یمشون حفاة غاية الطهر طرقهم لانهم کانوا یاکلون القلیل ولا یاکلون
السّمن واللذیذ وان الناس فی زمانهم لا یجلسون لحاجة الانسان فی الطرق و
لا یلوثون حتی بعضهم یبرون لحاجة الانسان قدر بعد میل بخلاف دیارنا وزماننا
ان الناس یجلسون لحاجة الانسان فی الطرق لقلة حیائهم ولا یطهرون الطرق
لانهم یاکلون الکثیر واللذیذ ولذلک یجلسون فی الطرق وایضا فی دیارهم
ایضا ذات الحجرة ولذا لا طین فیها اصلا بخلاف دیارنا ولهذا یجوز لبس النعل
الحطب فی بلادنا فان قیل ان الباس نعل الحطب بدعة لما اورد صاحب فتاوی
الحمادی وغیره من الفقهاء ان اخذ نعل الخشب بدعة فقلت هی بدعة حسنة

كالاذان في الجمعة قبل السنة لانه احدث في زمان عثمان رضي الله عنه
وكالحصير في المساجد في زماننا وكالتراويح بالجماعة وقد فعل عمر
رضي الله عنه وقال نعمت البدعة هذه يعني انها محدثة لم يكن في زمان
النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولذا دعا علي رضي الله عنه لعمر قال نور الله قبر
عمر كما نور مسجدنا فعلم ان هذه البدعة من هذا القبيل والله اعلم بالصواب
ثم اعلم انه كان النعل من الخشب يرفع في وقت الصلوة ولا يصلي معه والنعل
من الادم يصلي معه لانه روي في جامع الفتاوى الصلوة مع الخفاف والنعال
الطاهرة اقرب الى حسن الادب ولهذا قال ابراهيم النخعي يكره خلع النعلين
عن دخول المسجد وكان يرى الصلوة معها افضل حتى نقل عن بعض العلماء انه
كان لا يؤم الناس في الصلوة بغير النعلين اصلا وكان يحفظ النعلين للصلوة
علاحدة لمتابعة النبي عليه السلام شرط نيست و نشستم آنكه طرف آسمان
نديدن - روي في شمائل النبوي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم وكان
نظره عليه السلام الى الارض اطول من نظره الى السماء نعلم من احوال السريه
صلى الله عليه وآله وسلم مع قرب جوار رحمت الحق سبحانه فيما سوى الخلوة
ونتواند بود كه اين براي مضمون نفس است زيرا كه متكبران اكثر نظر بطرف آسمان مي كنند
نكته ثانيه آنكه از رحمت حيا باشد منع نديدن آسمان كما روي من منهاج العابدين
روي في الاخبار ان نوحا عليه السلام لم يرفع راسه الى السماء من الله عز وجل
اربعين سنة وفي المشكوة عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله
عليه وآله وسلم اشد حياء من العذراء في خدرها الحديث وروي ان سليمان
كان مع ما اعطي من الملك لا يرفع بصره الى السماء تخشعا وتواضعا لله كذا في
شفاء قاضي عياض ولقوله عليه السلام ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه
فانه يراك هرگاه كه معبود مي بيند بايد دانست كه نظر بطرف ديگر كند حيا چه كسي در
نظر بادشاه يا حاكم ايستاده شود يا دشاه يا حاكم نبوي او سيد از ادب دور است كه نظر

بطرف دیگر کند هرگاه که اینچنین ادب پیش مخلوق ست پیش خالق چگونه ادب باید نکته شاید که
منع بدیدن آسمان ازینجهت باشد که در شرط اول مذکور شد که غسل بنیت مردن کند گویا
از دنیا مرده است پس مرده امکان ندارد که هیچ طرف نظر کند تا جهت نداند و متابعت
عوام نکند زیرا که اعتقاد عوام اینست که خدای به بالاست این نمیدانند که هو اقرب
الیه من حبل الورید ایضا قال الله تعالی ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون
سه نحن اقرب گفت من حبل الورید + تو فگندی تیر فکرت را بعید + ای کمان
و تیرها پرساخته + صید نزدیک تو دور انداخته + حکی ان رجلا دخل علی الجنید
فسئله مسئلة فاشار الجنید بعینه الی السماء فقال له الرجل یا ابا القاسم لم تشیر الیه فانه اقرب من
ذلك فقال الجنید صدقت ظاهر آنست که حضرت جنید با و امتحان کرد و او فراست داشت بر آنچه می
زمود ند صدقت نعم من قال سه تاکی ای سرد رهوا آسمان جوئی خدا + ذوق بر بالا نشستن نیست صاحبخانه را
نکته شاید که منع بدیدن آسمان ازینجهت باشد تا پریشان جمع اس نشوند زیرا که چون معتکف نظر بآسمان کند یا بطرف
دیگر حضور نماند چه معتکف همیشه در مراقبه باشد در مراقبه بودن این معنی دارد که همیشه با حضور دل باشد لان
المراقبة مشتق من الرقیب وهو الحافظ فالمرید ما دام مشتغلا فی المراقبة یکون محفوظا لحضور
القلب پس چون نظر بسوی آسمان کند یا بسوی چیزی دیگر حضور نماند و حواس پریشان شوند مثالی ظاهر
و باهر میگویم ترا اگر انصاف کنی چون ملاح ماهی گرفتن را ببیند و مشغول شود برای گرفتن او اگر نظر کند بطرف آسمان یا
بطرف دیگر یقین است که ماهی از دست رود و همچنین دزدی بیاشد که مشغول شود برای گرفتن شخصی که مال و
متاعی بسیار داشته باشد چون مشغول شود بطرف آسمان یا بطرف دیگر یقین است که از دست او رود علی هذا القیاس
صاحب مراقبه اگر مشغول شود بطرف دیگر یقین است که حضورش نماند از مراقبه غافل شود رشحه میفرمودند که حضرت
مولانا سعد الدین کاشغری رحمة الله که حضرت جنید قدس سره استاد من در مراقبه گربه بود وقتی گربه دیدم
بر سر سوراخ موشی نشسته و چنان متوجه گشته که موی بر اعضای وی حرکت نمیکرد متعجب وی نگریستم
ناگاه بسرم ندا کرده شد که ای دون همت من در مقصود تو کمتر از موشی نیستم تو در طلب من کمتر از گربه
مباش از ان روز باز در مراقبه افتادم سه دانی که مرا یار چه گفته امروز + جز با کسی منگر و دیده بدوز
و بعضی گفتند که مراقبه مشتق است از رقب بمعنی الانتظار پس صاحب مراقبه همیشه در انتظار

باشد که کسی چیزی رمز کشف شود و اگر بطرف دیگر مشغول شود حضوری نیابد هم قال
ه دوست بهر لحظه بر تو نظر میکند + چون تو از وی غافلی از تو گذر میکند و دیدن آسمان
وغیره مشاهدهٔ صنع است و مشغول شدن بمراقبه مطالعه صانع است نقل است در فصل
بهار حضرت رابعه در خانه رفت بیرون نیامد خادمه گفت ای سیده بیرون آی تا آثار
صنع بینی رابعه گفت تو درون آی تا صانع را بینی و فرمود شغلنی مشاهدة الصانع
عن مطالعة الصنع اگر کسی سوال کند که نظر کردن بر آسمان غفلت نیست که قال الله
تعالی ان فی ذلک لآیات لاولی الالباب جواب گوئیم که در حق مبتدی البته غفلت پیدا شود
زیرا که حق تعالی قید کرد که لاولی الالباب و الا خلوت نشستن هم لازم نیست پس
اولوا الالباب را چه خلوت در انجمن بس است مر ایشان را و عزلت از مردم و ذکر و فکر و
مراقبه در تاریکی نشستن محض در حق مبتدی ست نکته شاید که از جهت حزن و غم منع است
دیدن آسمان لانه قال بعض الفقراء لا ینبغی للمعتکف ان ینظر الی السماء لجهة
الهم والحزن ع سالکان از بار اندوه بر نمیدارند سر + میتواند بود که منع دیدن
آسمان در روز باشد نه شب تا مخالفت حدیث شود لما روی فی المشکوٰة عن ابن عباس
قال بت عند خالتی میمونة لیلة والنبی صلی الله علیه وآله وسلم عندها فتحدث
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مع اهله ساعة ثم رقد فلما کان ثلث اللیل
الآخر او بعضه فقعد فنظر الی السماء فقرأ ان فی خلق السموات والارض واختلاف
اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب حتی ختم السورة ثم قام الی القربة فاطلق
شناقها ثم صب فی الجفنة ثم توضأ وضوء حسنا الحدیث پس معلوم شد که سنت
ست که چون کسی در شب از خواب بیدار شود باید که اول نظر بطرف آسمان کند و آیهٔ کو
بخواند بعد از آن طهارت کند پس ازین حدیث معلوم شد که منع نیست در شب دیدن
آسمان بلکه البته نظر کند میتواند بود که مطلق منع باشد از جهت طریق مشائخ لانهم
یعلمون ما فیه الصواب والله اعلم قال العارف بالله حافظ الشیرازی رحمة الله علیه
بمی سجاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید + که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلها +

بدانکه ماتن رحمه الله مخصوص نفی بدیدن آسمان کرد زیرا که حجابهای دیگر داخل اند و مندرج
اند در نفی اعلی والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب شرط بست و نهم آنکه خود
را از علائق و عوائق که او را از حق باز دارد قطع کند کما قیل کل ما شغلك عن الحق
فهو صنمك سه تعلق حجاب ست و بیحاصلی ✤ چو پیوندها بگسلی واصلی ✤ و فی رسالة
اللابدیة و مما لابد منه لطالب الحق حذف العلائق والشواغل فان بناء هذه
الطریقة علی فراغ القلب واذا اردت الخروج عن العلائق فاولها الخروج عن المال
فان القلب به یمیل عن الحق ولم یوجد مرید دخل فی هذه الطریقة ومعه علاقة
الا جرته تلك العلاقة الی ما خرج منه فاذا خرجت من المال فعلیك الخروج عن
الجاه وعن الالتفات الی قبول الخلائق وردهم ایاك فانه ما لم یستو عند المرید
القبول والرد والمدح والذم لا ینفتح له شیئ بل اضر الاشیاء له ملاحظة الناس
فسئل الجنید رحمه الله عمن لم یبق علیه من الدنیا الا نصف نواة فقال المكاتب
عبد ما بقی علیه درهم یعنی الرجل غیر حر ما بقی علیه شیئ من الدنیا
من الاشیاء الموهومة وان قل وقد قیل من احب الدنیا لا یهدیه جمیع
المرشدین ومن ترکها لا یغویه جمیع المفسدین کذا فی شرح المشکوة لمولانا
علی القاری ای عزیز یکی از آداب این راه علو همت ست طالب آنست که جیفهٔ
دنیا پیش کافران اندازد و نعیم عقبی نزل مؤمنان سازد و با داغ و درد هجران درین
درگاه بگذارد و بخلعت بلا و محنت می نازد سه درد عشقت که دوای دل شوریدهٔ ماست
یکسر موی ورا هر دو جهان ارز و بهاست ✤ از صفای غم تو بی بصران را چه خبر ✤
قدر این تحفه کسی راست که از اهل صفاست ✤ ای برادر عاشقی را درد باید درد کو ✤
بهر سر کوی محبت مرد باید مرد کو ✤ چند ازین ذکر فسرده چند ازین فکر دراز ✤
نعرهای آتشین و چهرهای زرد کو ✤ شرط سی ام آنکه عجب نکند در آنچه او را
بود بدانکه عجب کردن آدمی بر چند وجه است یکی آنکه عجب در طاعت و این ممنوع
است لما روی فی الارشاد قال شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی

المدنیت

قدس الله سره العیوب کثیرة اعظمها آفات للمرء بما حصل من الطاعات
نقل است مردی چهارصد سال بر سر کوهی خدای تعالی را عبادت کرده حق تعالی
در روز قیامت او را بشارت بهشت می دهد آن بنده گوید من عبادت بسیار کرده بودم
اکنون عبادت من حاضر کنید تا شمار چنین گوید حق تعالی فرماید که عبادت او و نعمتهای
من وزن کنید چون وزن کنند نعمت او از وی آید و شکر نعمت کم بیند او را بدوزخ
برند نعوذ بالله منها و لله در قائله شعر گر بنده عنایت تو آمد بنده نوازی بهتر ز
هزار سال تسبیح و نماز * کما جاء فی الاخبار ان الله تعالی لو عامل عبادة بالعدل
لما نجا محمد ولا یحیی بن زکریا صلوة الله علیهم اجمعین فینبغی ان لا یعجب احد
من الطاعة و یاتی بها فی کل ساعة و لهذا بعضی بزرگان گفته که بیزارم از ان
طاعتی که مرا عجب آرد و خوش حالم از معصیتی که مرا بعذر آرد چنانچه بزرگی می فرماید شعر
من نمیگویم که بودم سالها در راه تو * هستم آن گبر که اکنون رو براه آورده ام *
یا الهی من نکردم طاعتی * لائق درگاه تو یک ساعتی * دویم آنکه عجب کند باین
معنی که خود را بهتر میداند نسبت بدیگران و این نیز ممنوع است حکی ان جماعة
صلی بقوم فلما سلم قال التفتوا اماما غیری او صلوا وحدانا فانی رایت انه
لیس فی قوم افضل منی فطوبی لعالم لو لم یعرف نفسه خیرا من غیره و زیادة العلم
تواضعا و فی فصل الخطاب من رجح نفسه علی فرعون فهو من المتکبرین و اذا قیل
المتکبر الذی یری نفسه خیرا من غیره ولقد صدق من قال شعر خواجه پندارد
که دارد حاصلی * حاصل خواجه بجز پندار نیست * سیوم آنکه عجب کند در نسب خود
و این نیز ممنوع است حکی انه افتخر رجلان عند موسی علیه السلام بالنسب
والحسب فقال احدهما انا فلان ابن فلان حتی عد تسعة اوحی الله تعالی
الیه قل له هم فی النار وانت عاشرهم وما احسن ما قال عبد الرحمن جامی
قدس سره السامی شعر چند محبوب نسبی بگمان دگران * خیمه در کوی یقین زن
که گمان چیزی نیست * بند عشق شدی ترک نسب کن جامی * که درین راه فلان ابن

فلان چیزی نیست وقیل لا اشرف نسبا من ابی جهل فلعنه الله تعالی مع
ذلک قد مات ودخل النار وقال علیه السلام لفاطمة یا فاطمة اتقی ربک
ولا تتکلی انک بنت محمد اعلی عملا صالحا وقال علیه السلام من ابطأ عمله
لم یسرع نسبه وایضا قال علیه السلام خیر ولائی لی من تبعنی پس معلوم شد
که انچه جهال می گویند که حضرت خواجه بهاؤ الدین نقش بندی قدس سره العزیز فرمودند
که معذور اند اولادمن تا سی سال هر عملی که میکنند من از عهده ایشان برآیم این غلط
عام ست وافترا محض در شان ایشان که قال الله تعالی فمن یعمل مثقال ذرة
خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره حتی انه قال علیه السلام ان کان
ولائی فی البلاء افخر وسائر الناس من اتقی منه فلیس منی وایضا قال علیه
السلام کل تقی ونقی آلی وقال الله تعالی فی قصة ابراهیم علیه السلام واذا
ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فاتمهن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن
ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین وقال الله تعالی فی قصة نوح علیه السلام
ونادی نوح ربه فقال رب ان ابنی من اهلی وان وعدک الحق الی قوله تعالی
فلا تسئلن ما لیس لک به علم فینبغی ان لا یعجب احد من نسبه وحسبه لانه
قال علیه السلام فی مناجاته - یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا - حکایت
وقتی بزرگی را پرسیدند که خردمند کیست وبزرگ کیست گفت بزرگ کسی ست که خود
را بزرگ نداند وخردمند کسی ست که خود را خردمند نداند چهارم عجب نکند در مال
ومتاع واین نیز ممنوع است لانه قلیل قال الله تعالی قل متاع الدنیا قلیل وقال
الله تعالی الذین یکنزون الذهب والفضة الی قوله ما کنتم تکنزون وایضا
قال الله تعالی ولولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن
لبیوتهم سقفا من فضة الآیة پنجم آنکه عجب کند در علم ودر کثرت شاگردان
واین نیز مذموم ست زیرا که علم بلعم باعورا معلوم ست که گفته اند که در مجلس وی دوازده
هزار دوات حاضر می شد که از وعلم می نوشتند آخر گفته اند که ایمان بسلامت نبرد

ششم آنکه عجب کند در ترک ذنب و این نیز ممنوع است لانه قال علیه السلام
لو لم تذنبوا لخشیت علیکم ما هو اعظم من ذلک وهو العجب یعنی اگر شما
گناه نکنید هر آینه من ترسم بر شما از چیزی که آن بزرگ است از گناه و آن عجب است
ولذا قال العرفاء رحمهم الله ترک الذنب ذنب بیت پیش لطف و عفو بی حد تو شاه
توبه کردن از گناه آمد گناه ❋ ای طالب صادق هرگز در دل خود گمان مکنی که من معصوم از
گناه و از من هیچ گناهی نیاید زیرا که گناه صغیره از دست هر کس می آید لقوله علیه
السلام ان الله کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرک ذلک لا محالة فزنا
العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلک
او یکذبه متفق علیه والمعتزلة ذهبوا بعصمة الانبیاء مطلقا عن العصیان
والکفر قبل الوحی وبعده لان العصیان عیب ونقص فی العبد فلا یلیق بهم
لا قبل الوحی ولا بعده وهذا غیر صحیح لان هذا صفة الملک والبشر لا یخلو
عن المعصیة من حیث البشریة فیجوز قبل الوحی لا بعده کذا فی شرح الامالی
وقال علیه السلام ان تغفر اللهم تغفر جما وای عبد لک لا الما رواه الترمذی
وقال هذا حدیث حسن غریب صحیح کذا فی المشکوة المصابیح وفی الخلاصه
عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی علیه السلام البلاء والهوی والشوق
معجونة بطینة آدم پس عجب نباید کرد که من ترک گناه کردم حضرت خواجه جنید
رحمه الله علیه گفت که بسیار خوانده ام و در هیچ چیز ندیدم فائده مؤکدا در این
بیت است بیت اذا قلت ما اذنبت قالت مجیبة ❋ وجودک ذنب لا یقاس به ذنب
❋ هفتم آنکه عجب در فقر و فاقه کند که عجب بر فقر و فاقه و خرقه پوشیدن
ممنوع است لشیخ فخر الدین گدی بیت هر سینه که آئینه اسرار شود
از جمله کائنات بیزار شود ❋ تو غره مشو بخرقه ازرق خویش ❋ بسیار بود که خرقه
زنار شود ❋ چون تراست صدق بود در زیر دلق ❋ کی نمائی خویش را صوفی بخلق ❋
روی ابو هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اربعة

من الکبائر لبس الصوف لطلب الدنیا وادعاء من الصالحین وترک فعلهم وذم الاغنیاء ولاخذ منهم ورجل لایری الکسب ویاکل من کسب الناس کذا فی تفسیر الکاشفی ولله در قائله سه پوشیده مرقع اند خامی چند * بگرفته بطامات الف لامی چند * نارفته ره صدق وصفا گامی چند * بدنام کنندهٔ نکو نامی چند * وکان ابوحفص النیشاپوری اذا دخل البیت یلبس المرقعة والصوف وغیر ذلک من ثیاب القوم فاذا خرج الی الناس خرج الیهم بزی اهل السوق کذا فی فصل الخطاب وحضرت خواجه بهاؤ الدین نقشبندی قدس سره می فرمودند چون حق تعالی خواهد که بعضی از دوستان خود در تحت قبای عزت از نظر اغیار محجوب گرداند ظاهر حال ایشان بلباس اغنیا پوشاند تا اهل ظاهر ایشان را از جملهٔ اغنیا پندارند وجمال حال ایشان از نظر نامحرمان پوشیده ماند نقل است که امام جعفر صادق را رضی الله عنه دیدند خزی گران بها پوشیده گفتند یا ابن رسول الله لیس هذه من ذی اهل بیتک صلی الله علیه واله وسلم دست آن کس بگرفت ودر آستین بکشید پلاسی پوشیده بود درشت که در دست می خلید گفت هذا للخالق وهذا للخالق وما احسن ما قال بعض الشعراء سه نباشد اهل باطن از پی آرائش ظاهر * به نقاش احتیاجی نیست دیوار گلستان را * ولذا قال علیه السلام مذرة من اعمال الباطن خیر من اعمال الظاهر نقل است که جنید جامه برسم علما پوشیدی اصحاب گفتند ای پیر طریقت چه باشد که از برای خاطر ما مرقع پوشی گفت اگر بدانمی که بمرقع کاری برآمدی از آهن وآتش لباس ساختمی ودر پوشیدمی ولیکن هر ساعت در باطن ما ندا می کنند لیس الاعتبار بالخرقة انما الاعتبار بالحرقة هشتم آنکه عُجب کند در خوارق که عجب کردن در خوارق نیز ممنوع است شاید که در حق وی مکر باشد چنانچه حضرت شیخ علاؤ الدوله سمنانی قدس سره فرمودند که من در بعضی از اسفار بجائی رسیدم که آنجا گوشه نشینی بود که نان افطار او از هوا بود و با وگفتم که چون لقمهٔ تو بر وجه شرع نیست ریاضتهای

تو بی فائده است گفت چرا بیفائده است کہ من ہر شب تختہ را بر ہوا می بینم و بالای آں تخت سپید ریش مردی نشستہ یقین است کہ بداں صورت حق بر من متجلی است گفتم آں تخت ابلیس است و بداں صورت ابلیس بر تو ظاہر می شود و این نتیجہ آں لقمہ است گفت حاشا و کلا چنین باشد گفتم ہرگاہ کہ ایں تخت را ببینی لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم را سہ بار بخواں پس اگر آں تخت بحال خود باشد و بماند بیحتمل کہ سخن تو وجہی داشتہ باشد و اگر بحال خود بماند یقین خرابی کرد کہ آں شیطان است بعد ازاں آں گوشہ نشین در وقت ظہور آں تخت لاحول ولاقوۃ الا باللہ سہ بار خواند و آں تخت با مردی کہ بالای آں بود سرنگوں در مزبلہ افتاد و در زیر قدرات غرق شد پس در خوارق و مشاہدات تعجب نکند واگر فرض کنیم کہ در حق وی مکر نباشد بلکہ صادق باشد باز باید کہ تعجب نکند و پیش کسی اظہار نکند بلکہ در وسوسہ باید بود۔ لانہ قیل ان من اصول الصوفیۃ انہم ادا برا ولا یفتیہم اجابۃ دعوۃ حربوا واستوحشوا و قالوا هذا امکر و استدراج کذا فی فصل الخطاب وعن ابی عمرو الدمشقی رحمہ اللہ انہ قال لما فرض اللہ سبحانہ وتعالی علی الانبیاء اظہار الآیات والمعجزات وکذالک علی الاولیاء کتمان الکرامات حتی لا یفتن بہا الخلق وقال الواسطی علامۃ الولی اثنان الاول ان یحفظ سرائرہ التی بینہ وبین اللہ سبحانہ من المصائب ولا یشکوہ والثانی ان یصون کرامۃ فلا یتحدث بہا ریاء ولا یفعل عنہا ہوا نا وقیل من اراد ان یسلم فی دھرہ لا یطلع الناس علی سرہ وقال امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ ؎ لا تودع السر الا عند ذی الکرم + والسر عند کرام الناس مکتوم + والسر عندی فی بیت لہ غلق + ضاع مفتاحہ والباب مختوم + ؎ ہرکس کہ شود بعقل و دانش ممتاز + باشد ہمہ کس را کرم محرم راز + چوں آئینہ باغیر حکایت نکند + چوں کوہ نگوید سخن مردم باز + وقال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لا تجعل سرک مع

علا بنیتاك فقمر بجرا مرك سے در درون سر عشق دار نهان ❊ شو چو صدیق حق خزینهٔ راز ❊ در بین کار خویش سهل مگیر ❊ سر خود پیش خلق فاش مساز ❊ ای درویش باید که در خوارق و مشاهدات تعجب نکنی چون که خوف خاتمه است الا تری ان بلعم باعوراء ما صنع الله به وهو کان فی حالة اذهو سجد یری الی تحت الثری واذا نظر الی السماء یری الی العرش ثم صار الی الحالة التی ذکر الله تعالی فی کتابه واتل علیهم نبأ الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها الآیة فکیف یدعی بالخوارق من له ادنی ملاحظة وفی زماننا ان الجهال الصوفیة یدعون بالخوارق والمشاهدات ما لا یلیق فی شانهم لان الشیطان تصرف فیهم ویتخبطهم من المس ذلك بانهم قالوا انما المعرفة والولایة مقتصرة فی شاننا وهم لا یعلمون انما الاعمال بالخواتیم ولهذا گفته اند که اهل دنیا را خوف عظیم است نسبت باهل دوزخ زیرا که ایشان فارغ شدند از اعمال انچه کردند جزا می یابند واهل دنیا را خوف عمل است که تا هر لحظه از دست آنها چه عمل آید چون چنین خوف خاتمه در پیش است چگونه کسی عجب کند در خوارق و در عبادات زیرا که هیچ کس عابد تر از شیطان نبود حتی روی فی بعض الاخبار انه قام فی رکعة واحدة تحت العرش سبعة آلاف سنة مع ذلك سلب عنه الایمان کذا فی کفایة الشعبی چنانچه حضرت خاقانی بطریق نظم میفرماید ❊ ابلیس گفت طاعت من بیکرانه بود ❊ سیمرغ وصل را دل وجان آشیانه بود ❊ بودم معلم ملکوت اندر آسمان ❊ وز طاعتم هزار هزاران خزانه بود ❊ بر درگهم ز خیل ملائک سپاه بود ❊ عرش مجید ذات مرا آشیانه بود ❊ هفتصد هزار سال بطاعت گذاردم ❊ امید من بخلد برین جاودانه بود ❊ آدم ز خاک بود ومن از نور پاک او ❊ گفتم منم یگانه او خود یگانه بود ❊ او خواست تا فسانه لعنت کند مرا ❊ کرد آنچه خواست آدم خاکی بهانه بود ❊ در لوح بد نوشته که ملعون شود یکی ❊ بردم گمان بهر کس وبر خود گمان نبود ❊ گویند

حسابها که بکردی تو بسجده که + نزدیک اهل معرفت این هم سیاه بود
خاقانیا تو تکیه بطاعات خود مکن + کین بید بهر داش اهل زنا بود +
ولهذا قال علیه السلام فی مناجاته + یا لیت رب محمد لم یخلق محمدا +
روی فی الاخبار انه لما القی یوسف فی الجب اصابه ما اصابه فلما
اراد واسعه و ام معهما فجاء جبرئیل علیه السلام و قال ما لک حبت
اراک معهما حزینا فقال لیس حزنی ما اصابنی من الشدة ولکن حزنی ان
ابی یعقوب علیه السلام اسرائیل الله ابن اسحاق ذبیح الله ابن ابراهیم
خلیل الله وانا الآن اباع فی بعض من یزید فقال له جبرئیل علیه السلام اتدری لما اصابک هذه
فقال لا فقال انک نظرت یوما فی المرآة فرایت صورتک فعجب بحسنک وجمالک فنظرت
الی الصورة وما لم تنظر الی المصور ولکن البشری لک فان الله تعالی یجعل اهل مصر
مملوکین لک قال فخمسم ما اصابک اصابته بعجب واحد ثم قال یوسف
مع عظم المرتبة لم یامن علی نفسه ودعا ربه فقال رب قد آتیتنی
من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث الی والحقنی بالصالحین - لانه
خاف امر خاتمه کذا فی کفایة الشعبی وحکی عن حکیم انه قال من افتخر
بالرتع اشتکی بالرتع من افتخر بالبنا اشتکی عند طول الموت ومن افتخر
بالقصر المنیف اشتکی فی القبر الضیق ومن افتخر بالمال الکثیر اشتکی
عند ملاقات الحساب ومن افتخر بالذنوب والمعاصی اشتکی عند ملاقات
النار ای درویش هر حال عجب مکنی و درمیان خوف و رجا باشی و هر دم
هزاران جان نزل راه سازی و در هر قدم هزار علم از طاعت برافرازی
و در هر نفس آب ریاضت هزار طهارت کنی و هر زلی حجابی و هر طاعتی تی
و هر ریاضتی زناری دانی + بت زاهد خلوت نشین و پارسا بود مسی +
از همه بیزارم اکنون هرچه فرمائی شوم + **حکایت** ابو میسره که از اکابر تابعین
بود شصت سال پهلو بر زمین ننهاده بود چون روز آمدی بر خود نوحه کردی

روزی مادرش گفت ای فرزند دلبند از خوردی تا این وقت از تو بیچ جرمیه
نیامد و همه عمر در طاعت و ریاضت گذاشتی و حق جل و علا ترا بشرف علم و اسلام
مشرف ساخته چندی نوحه و زاری چرا میکنی گفت ای مادر چون نوحه و زاری
نکنم که حق تعالی خبر داده است وان منکم الا واردها وقیل بقی حسان بن
سنان ستین سنة لا یاکل سمنا ولا یشرب ماء باردا ولا ینام مضجعا
فلما مات رای احد فی المنام فقیل له ما فعل الله بك فقال خیرا الا انی
محبوس لاجل ابرة استعرتها ولم اردها حکایت درویشی بست و چند
حج کرده بود نفس او را بران نظر افتاد روزی در بازار مکه درآمد و گفت که می خرد
کسی بست و چند حج بنانی عارفی بدین واقف شد دست در قفای او کرد و
گفت ای فضولی پدرت هشت بهشت بگندمی فروخت تو بست و چند حج را
بنان می خواهی فروخت وحکی ان شقیقا وحاتما دخلا علی مامون الخلیفة
فسألاه عن اعقل الناس وعن احمقهم فقال اعقل الناس المحسن الخائف
واحمق الناس المسیء الآمن کذا فی اخلص الخالصة ولقد صدق من قال
ـه مابال دینك ترضی وانت تدنسه + وثوب نفسك مغسول من الدنس +
ترجو النجاة ولم تسلك مسالكها + ان السفینة لا تجری علی الیبس +
وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه واله وسلم
یقال له ابو عبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبکی فقالوا
له ما یبکیك الم یقل لك رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربك
ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ان الله قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری وقال هذه لهذه
ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد کذا فی المشکوة
المصابیح پس بهر حال در هیچ کار عجب نباید کرد زیرا که موقوف بر عمل نیست بلکه
موقوف است بر خاتمه که انما الاعمال بالخواتیم والله اعلم بالصواب

شهرت باشی و بکم آنکه خلوت برای سلامتی دین گزینند. از جهت شهرت که در شهرت
آفت است. قال ابو صالح القصار حین ساله عبدالله الحجام عن ترك الكسب
فلان تدعی عبدالله الحجام احب الی من ان تدعی عبدالله الزاهد و عبدالله
العارف نعم من قال ؎ گر شهره شوی بشهر شر الناسی + ور گوشه نشینی تو هم
از وسواسی + آن به که اگر خضر و الیاسی + کس نشناسد ترا کس نشناسی + بدانکه
از برای شهرت نشستن در معنی ریاست و در هر عبادتی که ریا یافته شود آن عبادت
قبول نیست لما روی فی المشکوة المصابیح عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان اول الناس یقضی علیه یوم القیامة رجل استشهد
فاتی به فعرفه نعمته فعرفها فقال فما عملت فیها قال قاتلت فیك حتی
استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان یقال جری فقد قیل ثم امر
به فسحب علی وجهه حتی القی فی النار و رجل تعلم العلم وعلمه وقرء القرآن
فاتی به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فیها قال تعلمت العلم وعلمته
وقرأت فیك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم وعلمته لیقال انك
عالم وقرأت القرآن لیقال هو قارئ فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه
حتی القی فی النار و رجل وسع الله علیه واعطاه من اصناف المال كله فاتی
به فعرفه نعمته فعرفها قال فما عملت فیها قال ما تركت من سبیل تحب
ان ینفق فیها الا انفقت فیها لك قال كذبت ولكنك فعلت لیقال هو جواد
فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه ثم القی فی النار رواه مسلم وقال
بعض اهل المعرفة الریاء مادة رضاء الشیطان اكثر من رضاء الرحمن
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تعوذوا بالله
من جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال وادٍ فی جهنم تتعوذ
منه جهنم كل یوم اربع مائة مرة قیل یا رسول الله من یدخلها قال المراء
المراؤن باعمالهم وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

من قراء القران ليتاكل به الناس جاء يوم القيمة ووجهه عظم ليس عليه لحم
رواه البيهقى فى شعب الايمان وحكى عن الاصعى انه قال رايت اعرابيا
اتت عليه مائة وعشرون سنة فقلت له ما طول عمرك قال تركت
الرياء فبقيت وقال النبى صلى الله عليه وسلم من اطعم طعاما رياء وسمعة
اطعمه الله تعالى من صديد جهنم وجعل ذلك الطعام نارا فى بطنه حتى
يقضى بين الناس كذا فى اخلص الخالصة ــــ ریا وعُجب کوه آتشین است *
نیدانی که کوه دوزخ این است * برو دل جمعدار ای دوست امروز * که تا فردا
نمانی در تب و سوز * وقال اهل الطريق الرياء ما لا يقبله الحق ويحمده الخلق
وقيل الرياء ثمرة شجرة النفاق وقيل الرياء لا يدخل فيه النية ولا يحيط به
الاخلاص وسئل مالك بن دينار ما علامة كمال النفاق قال ان العبد اذا
استكمل النفاق ملك عينيه بكى بهما متى شاء وقال الفضيل المرائى من
استوحش من الوحدة واستانس بالجماعة نعم من قال مثنوى که گواهی دروغ
میزنی * بر امیدی سکه دوغی میزنی * خلق را گیرم که بفریبی تمام *
در غلط اندازی تا هر خاص وعام * کارها با خلق آری جمله راست *
با خدا تزویر وحیله کی رواست * کارها او راست باید داشتن *
رایت اخلاص وصدق افراشتن * گر نیاید راست آن با مردمان *
دوست راضی شان کند از تو همان * ای غلط کرده ز غفلت راه را *
بازنادانسته از ره چاه را * بندهٔ نفسی نه آن کردگار *
از تو نفس تو برآورده دمار * وسئل حكيم من المخلص ومن المرائى
قال المخلص الذى يقل الكلام ويكثر العمل والمرائى الذى يكثر الكلام
ويقل العمل كذا فى خلاصة السلوك والله اعلم بالصواب واليه المرجع
والمآب شرط سی ودوم آنکه بر تقدیر خدا اعتراض نکردن وفى الخبر
قال الله تعالى من لم يرض بقضائى ولم يصبر على بلائى ولم يشكر على نعمائى

ولم يقنع بعطائي فليطلب ربا سوائي وايضا قال الله تعالى يا ابن آدم احلك بمصالح امرك بما ملكت وصالحي بمصالح من حدثك بتقديري بمصالح من يديك
وقال الله تعالى لئن شكرتم لأزيدنكم ولئن كفرتم ان عذابي لشديد نقل است
که بزرگی گفت این یاران چه خوش می دارند آن آواز داد که یا خوش کی یاد دیده است
وحكي ان نوحا عليه السلام راى نوما كلبا كريه اللقاء قبيح الاعضاء فجرى
في لسانه بلا قصد ما اقبح هذا الكلب فعوتب عليه ونادى يا نوح انه من خلقته هكذا
فهل تعلق جدارا مثله فناح نوح الف سنة لاجل هذا ما فات عليه انه هو
التواب الرحيم فسمى به نوحا لكثرة نياحته فللعبد ان يحترز بالمد من
النقائص والقبائح كلها پس بر تقدير خدای اعتراض نباید کرد لان فعل الحكيم
لا يخلو عن الحكمة سخن کس چه داند تا چه حکمت میرود ❊ هر چه روی داده قسمت
میرود ❊ وقال الله تعالى اني اعلم ما لا تعلمون باید که خود را فارغ کند از غم
و وسواس و تسلیم بخدای کند که مقام تسلیم نهایت مقامات است سخن تسلیم
ببینی از آن عکسی ❊ تسلیم شو هر آنچه پیش آید ❊ وقال الله تعالى ومن يسلم
وجهه الى الله وهو محسن فقد استمسك بالعروة الوثقى وقال الله تعالى و
من احسن دينا ممن اسلم وجهه الآية وقال الله تعالى في مدح الصحابة
رضي الله عنهم وما زادهم الا ايمانا وتسليما ومن لوازم الرضاء التسليم
والتفويض ولا نعترض على الله تعالى اصلا فان كان يرده بسطا شكره و
تيقن ان الباسط هو الله تعالى وان ابتلاه بنقص شكره وصبر عليه وتيقن
ان القابض هو الله تعالى فان مثل العبد مع الخالق كمثل المريض بان الطبيب
اعلم بدائق الطب مشفق على حاله فوض امره اليه وترك الاعتراض
عليه لان فعله لا يخلو عن الحكمة فاذا سقاه الحلو والمر يقبله ويشربه
ويعلم ان شفاءه فيه فكذلك العبد اذا تحقق ان الله تعالى لطيف
بعباده رحيم عليم رءوف به فوض امره الى الله تعالى واستسلم لمصائبه

کما قال بعض العرفاء وکلت الی المحبوب امری کله * فان شاء احیانی وان
شاء اتلفا * فعلم ان العاقل لا یعترض بقضاء الله تعالی ولهذا قیل ؎
کل راچه مجال ست که گوید بکلال * کز بهر چه سازی وچرا میشکنی * شرط
سی وسوم آنکه دور کردن خطورات قال سهل بن عبدالله اسوء حدث
النفس الخواطر ولیکن نفیها مشکل جدًا فبالمواظبة طلبته علی ذکر الله
تعالی واحضار صورة الشیخ یرجی ان یسهل نفی الخواطر و دفع
الهواجس والوساوس وقیل نفی الخواطر هو رکن عظیم لان القلب ما لم یخل
من ذکر الغیر لا یؤثر ذکر الله فیه اصلا قال الله تعالی واذکر ربك اذا نسیت
ای نسیت الغیر وقد روی فی الخبر ان الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم
فاذا ذکر الله تعالی خنس واذا غفل التقم قلبه الحدیث وقال الله تعالی
ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا الایة وقال تعالی
الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء الایه وقال الله تعالی الشیطان
سوّل لهم واملی لهم وقال الله تعالی عن یوسف وما ابرئ نفسی ان النفس
لامارة بالسوء وقال الله تعالی ولا اقسم بالنفس اللوامة وقال الله تعالی
ان الشیطین لیوحون الی اولیاءهم وقال الله تعالی ومن یعش عن ذکر
الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین وقال صلی الله علیه واله وسلم
ان للشیطان لمة بابن آدم وللملك لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر
وتکذیب بالحق واما لمة الملك فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق وفی رسالة
المکی وسئل الجنید من الخطرات فقال الخطرات اربعة خطرة من الله
تعالی وخطرة من الملك وخطرة من النفس وخطرة من الشیطان
فالخطرة التی من الله تعالی ترشد الی الاشارة والخطرة التی من الملك
ترشد الی الطاعة والخطرة التی من النفس تجر الی الدنیا وتطلب غیرها
والخطرة التی من الشیطان تجر الی المعاصی ودر عوارف آورده است که لمه

تیطان مس او در حرکت آرد و لمہ فرشتہ روح را در حرکت آرد چوں لمہ شیطان
رحیز د تحرک نفس پدید آید وار جوہر نفس ظلمتی پدید آید اثر آں ظلمت بدل رسد
نظر شیطان بر دل افتد باغوا و وسوسہ مشغول آید و تحرک نفس بر ہوا بود و نفس
عجلت کند در طلب آں ہوا و در حرکت شود و ہوای نفس آنست کہ برای حظ حظی
طلبد وار سوی نجوید و چوں لمہ فرشتہ رآید تحرک در روح افتد وار جوہر روح نوری
ظاہر شود اراں نور ہیتی حالی در دل پدید آید و آں لمہ از شہ معنی یکی بود یا اداء
فریضہ کہ بداں مامور ست و یا طلب فضیلتی کہ مندوب ست و یا مباحی جوید کہ صلاح وی
درآنست کذا فی الکبر الاوراد پس باید کہ رعایت کند و نیک ببیند کہ این خطرہ خیر ست
یا شر نفع ست یا ضرر و در رعایت این شرط تفرید باطن حاصل نیاید واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب شرط سی و چہارم آنکہ پیوستہ نماز جمعہ جوابدل
لقولہ علیہ السلام ولا اعتکاف الا فی المسجد الجامع یعنی یصلی فیہ جمعۃ
وجماعۃ لانہ واجب لا یجوز للمعتکف ان یترک الواجب ان کان یجلس فی
فی غیر مسجد الجامع یعنی لا یصلی فیہ الجمعۃ فینبغی ان یخرج الی الجمعۃ
لانہ قال اللہ تعالی اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ لانہ فی شرح المسلم
الجمعۃ من فروض الاعیان عند الاکثر وذہب بعضہم الی انہا من فروض
الکفایۃ وہی واجبۃ علی کل من جمع العقل والبلوغ والحریۃ والذکورۃ
والاقامۃ اذا لم یکن لہ عذر وفی جامع الرموز وقال بعض المتاخر انہا
فریضۃ علی اہل المصر وواجبۃ علی اہل اطرافہ وسنۃ علی اہل القری
الکبیرۃ المستجمعۃ شرائطہا کما فی المضمرات و در کبر الاوراد آوردہ ست
در قول باریتعالی اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
امر است وامر بسعی سوی چیزی باشد الا برای وجوب آں چیز وامر بترک بیع منافع
در وقت نماز جمعہ نیز دلیل ست بر وجوب او باید دانست کہ فریضہ در اصل نماز
ظہر ست اما اقامت جمعہ در مقام او بنص ثابت شدہ است بخلاف قیاس

واجماع است که چون کسی را جمعه فوت شود ظهر را قضا کند نه جمعه زیرا که جمعه را قضا
نیست و دیگر آنکه جمعه را وقتی علیحده نیست او را در وقت ظهر ادا میکنند پس معلوم شد
که نماز جمعه فرضی علیحده بنفس خویش نیست چون فرائض دیگر و اگر او بنفس خویش
فریضه بودی بایستی که او را وقتی علیحده بودی و چون فوت شدی او را قضا بودی
پس افضل اینست که در وقت نیت نماز جمعه لفظ فرض بر زبان نراند و لفظ ظهر هم
نگوید زیرا که در اصل وضع جمعه برای اسقاط ظهر است و در موضعی که مصر جامع بود مسقط
ظهر است والا مسقط ظهر نیست ولیکن باید که نیز چنین کند که نویت ان اصلی لله
تعالی رکعتین صلوة الجمعة متوجها الی جهة الکعبة الشریفة مقتدیا الله اکبر
وکان یوم الجمعة فی الجاهلیة یسمی عَروبة بفتح العین المهملة وضم الراء
وبالباء الموحدة وأول من سماه یوم الجمعة کعب بن سوی ولما قدم رسول
الله صلی الله علیه وسلم المدینة اقام یوم الاثنین والثلاثاء والاربعاء والخمیس
فی بنی عمرو بن عوف کذا فی الشمنی وفی روح الارواح خلق الله آدم فی آخر ساعة
من یوم الجمعة پس چون شوق کلمه با شوق آدم شد فرمان شد که این روز را
جمعه نام نهند چون روز اجتماع مشتاقان است کذا فی شمائل الاتقیاء وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر یوم طلعت علیه الشمس یوم
الجمعة فیه خلق آدم وفیه ادخل الجنة وفیه اخرج منها ولا تقوم
الساعة الا فی یوم الجمعة رواه مسلم وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه
واله وسلم قال من ترک الجمعة من غیر ضرورة کتب منافق فی کتاب لا یمحی
ولا یبدل وعن ابی جعد الضمیری قال قال رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم من ترک ثلث جمع تهاونا بها طبع الله علی قلبه رواه ابو داود والترمذی
والنسائی وابن ماجة والدارمی ورواه مالک عن صفوان بن سلیم واحمد
عن ابی قتادة کذا فی المشکوة در فوائد الفواد مسطور است اگر یک جمعه کسی بنماز
نرود یک نقطه سیاه بر دل او پیدا شود و اگر سه جمعه نرود تمام دل او سیاه شود

بود نامه مهار تفسیر معنی امیر المؤمنین علی گفت رضی الله عنه هر که ترک آرد
یک جمعه را بغیر عذر و کفارت این نیست تا روز قیامت پس متکف را باید که
نماز جمعه ترک نکند چنانچه اکثر حال صوفیه متکف میشوند و نماز جمعه ترک میکنند
اعلم ان الله لا اختلاف فی ان فی الجمعة ساعة اجابة الدعوة ولکن اختلفوا اٰیّة
ساعة هی قال بعضهم هی عند طلوع الشمس وقال بعضهم هی عند الزوال
وقیل هی عند غروب الشمس وقیل هی بعد الاذان وقیل هی آخر ساعة من
یوم الجمعة وقال بعض العلماء ان هذه الساعة مبهمة فی یوم الجمعة
لا یعلمها الا الله کابهام لیلة القدر فی جمیع شهر رمضان وکابهام صلوٰة
الوسطی فی جمیع صلوٰة الخمس وفی الشمی والصحیح انها ما بین جلوس الامام
علی المنبر الی ان یسلم من الصلوٰة اما اکثرین اندکه آن ساعت بعد از عصر تا غروب
شفق است لما روی فی المشکوٰة المصابیح عن انس قال قال رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی
غروب الشفق رواه الترمذی چون اختلاف ساعة جمعه شنیدی و دریافتی
اکنون بگوش هوش بشنو و دریابکه در روز جمعه غسل کردن سنت است و فضلت
بسیار دارد لما روی عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
قال من اغتسل ثم اتی الجمعة فصلی ما قدر له ثم انصت حتی یفرغ الامام
من خطبته ثم یصلی معه غفر له ما بینه وبین جمعة الاخری و فضل ثلاثة
ایام رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم متفق علیه کذا فی المشکوٰة
وقال الطیبی ذهب الفقهاء الی انه غیر واجب وتاولوا الحدیث علی المعنی
الترغیب کذا فی شرح المشکوٰة بدانکه اختلاف کرده اند در غسل کردن روز جمعه که
کدام وقت باید کرد اما مفتی به آنست که آن غسل بنماز جمعه باید کرد و بعد از غسل
این دعا بخوانند اللهم طهرنی من الدنس ولا وذ ارو اغسلنی من الذنوب

الصغار والکبار برحمتک یا ارحم الراحمین **شرط سی و پنجم** آنکہ ہمیشہ استغفار خواند لقولہ تعالی واستغفر اللہ ان اللہ غفور الرحیم وفی الخبر قال اللہ تعالی یا ابن آدم منک الاستغفار ومنی المغفرۃ وفی شرعۃ الاسلام ومن سنۃ الاسلام الاستغفار علی الدوام فانہ یجعل الکبیرۃ صغیرۃ وعنہ عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجہ وروی النسائی فی عمل یوم ولیلۃ وروی ان رجلا جاء ابن عباس رضی اللہ عنہما وشکی الیہ قلۃ المال فامرہ بالاستغفار وجاء احد وشکی الیہ لقلۃ الاولاد فامرہ بالاستغفار فقیل اجبت عن المسئلتین مختلفین بجواب واحد فقال الستم تقرءون قولہ تعالی واستغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا فضمن اللہ تعالی بالاستغفار المطر والمال والولد والجنۃ والانہار والاستغفار استغفار واحد کذا فی کفایۃ الشعبی وقال علیہ السلام لکل داء دواء ودواء الذنوب الاستغفار کذا فی فتاوی فیروز شاہی قال بعض اہل الکلام الاستغفار طلب المغفرۃ بقدر قبح المعصیۃ والاعراض عن المعصیۃ وعن الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم رواہ مسلم وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ رواہ الترمذی وابوداؤد وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساءوا استغفروا رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی دعوات

الکلم کذا فی المشکوة وفی الاحیاء ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال ان الخصمین
یجثوان یوم القیمة بین یدی الله تعالی فیقول احدهما یا رب خذ لی مظلمتی من
اخی فیقول الله تعالی الست قد استغفرت له ثم تریدان اعذبه الیوم لا اهلک
فیقول الخصم یا رب لم استغفر له فیقول الله المرتقل بعد کل صلوة اللهم اغفر
لی وللمؤمنین والمؤمنات الی آخره وهذا مؤمن فان شئت استجبت دعائه کما
ادخل کما الجنة وان شئت الصعتك منه واطالبك حقوقی فیقول یا رب استجب
دعائی وادخلنا الجنة کذا فی کفایة الشعبی وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن
النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال اخبرنی جبرئیل صلوة الله علیه قال الله تعالی
لو ان عبدا من عبادی احد السیف ثم حمل علی جمیع اهل الدنیا فقتلهم ثم طلب من
التوبة کنت علیه ولغفرته ولا ابالی ویروی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم
ان جبرئیل صلوة الله علیه والسلام اتاه عند وفاته فقال یا محمد ان الله یقرأ
لك السلام ویقول من تاب قبل موته بسنة قبلت توبته قال یا جبرئیل سنة
لامتی کثیرة فذهب جبرئیل ورجع فقال ان ربك یقرء لك السلام ویقول من
تاب قبل موته بشهر قبلت توبته فقال یا جبرئیل شهر لامتی کثیرة فذهب ورجع
فقال الرب تعالی یقرأ لك السلام ویقول من تاب قبل موته بجمعة قبلت توبته
فقال یا جبرئیل جمعة لامتی کثیرة فذهب ورجع جبرئیل فقال ان ربك یقرأ
لك السلام ویقول من تاب قبل موته بیوم قبلت التوبة فقال یا جبرئیل
یوم لامتی کثیرة فذهب ثم رجع فقال من تاب قبل موته بساعة قبلت
توبته فقال یا جبرئیل ساعة لامتی کثیرة فذهب ثم رجع فقال ان الله تعالی
یقرأ لك السلام ویقول ان کان هذه کثیرة فلو بلغ روحه الحلق ولم یمکنه
الاعتذار بلسانه واستحیی منی وندم بقلبه غفرت له ولا ابالی کذا فی روضة
العلماء وکذا قال الفقهاء رحمهم الله تعالی ایمان الیأس غیر مقبول وتوبة
الیأس مقبولة عن حلبی وجاء رجل الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال

واذ نوبا فقال قل اللهم مغفرتك اوسع من ذنوبی ورحمتك ارجی عندی
من عملی فقالها ثم قال عد فعاد ثم قال عد فعاد فقال قم فقد غفر الله لك
مس ان الله يبسط يديه بالليل ليتوب مسیٔ النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب
مسیٔ الليل حتی تطلع الشمس من مغربها وجاء رجل فقال يا رسول الله صلعم
احدنا يذنب قال يكتب عليه قال ثم يستغفر منه ويتوب قال صلی الله عليه
واله وسلم يغفر له ويتاب عليه قال فيعود فيذنب قال يكتب عليه قال ثم
يستغفر منه ويتوب قال صلی الله عليه واله وسلم يغفر له ويتاب عليه و
لا يمل الله حتی تملوا **طس ط** ما من مسلم يعمل ذنبا الا وقف الملك الموكل
باحصاء ذنوبه ثلث ساعات فان استغفر الله من ذنبه ذلك فی شیٔ من تلك
الساعات لم يوقفه عليه ولم يعذب يوم القيمة **خ مر د س** ومن كان
حد اللسان فاحشة لا زم الاستغفار لحديث شكوت الی رسول الله صلی الله
عليه واله وسلم ذرب لسانی فقال اين انت من الاستغفار انی لاستغفر الله
فی كل يوم مائة مرة **د ت س** وكفارة المجلس ان يقول قبل ان
يقوم سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و
اتوب اليك د فی رواية ثلث مراة وفی رواية عملت سوء وظلمت نفسی
فاغفر لی انه لا يغفر الذنوب الا انت كذا فی حصن الحصين وعن شداد بن
اوس قال قال رسول الله صلی الله عليه واله وسلم سيد الاستغفار ان تقول
اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی انا عبدك وانا علی عهدك ووعدك
ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی
فاغفر لی فانه لا يغفر الذنوب الا انت قال ومن قالها من النهار موقنا بها
فمات من يومه قبل ان يمسی فهو من اهل الجنة ومن قالها من الليل وهو
موقنا بها فمات قبل ان يصبح فهو من اهل الجنة رواه البخاری كذا فی المشكوة
مو صر من قال استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القيوم واتوب اليه

عمرله وان كان ىد فرمن الرحف د ت تلك مراة ت احب امرط
حمس مراة عمرله وان كان عليه مثل زبد البحر و فى كفايه الشعبى روى عن
حارث انه سال على بن ابى طالب فقال اى الاعمال افضل قال الاستغفار قال
فقلت استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم غفار الذنوب و اتوب اليه
فتبسم على رضى الله عنه فقلت له هل جرى على لسانى خطاء فقال لا
ولكن سالت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقلت اى الاعمال افضل
فقال الاستغفار قال فقلت استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم
غفار الذنوب واتوب اليه فتبسم النبى صلى الله عليه واله وسلم فقلت له
يا رسول الله صلعم هل جرى على لسانى خطأ فقال لا ولكن سالت جبرئيل
عليه السلام اى الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر الله
الذى لا اله الا هو الحى القيوم غفار الذنوب واتوب اليه فتبسم جبرئيل
عليه السلام فقلت له هل جرى على لسانى خطاء فقال لا ولكن سالت
ميكائيل عليه السلام اى الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر
الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم غفار الذنوب واتوب عليه فتبسم
ميكائيل فقلت له وهل جرى على لسانى خطاء فقال لا ولكن سألت
اسرافيل اى الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر الله الذى
لا اله الا هو الحى القيوم غفار الذنوب واتوب اليه فتبسم اسرافيل فقلت
له هل جرى على لسانى خطاء فقال لا ولكن سالت رب العالمين جل جلاله
اى الاعمال افضل فقال الاستغفار فقلت استغفر الله الذى لا اله الا هو
الحى القيوم غفار الذنوب واتوب اليه ثم قال الله تعالى ما من عبد
يدوم بقلبه وهو يقول هذه الكلمه بلسانه الا اغفر له ولا ابالى قط
و فى خلاصه السلوك روى ان النبى صلى الله عليه واله وسلم قال ان العبد
اذا ادنب ذنبا لم يكتب عليه حتى يذنب ذنبا اخر فلم يكتب عليه حتى يذنب

أذنبا أخر فاذا اجتمعت عليه خمسة من الذنوب ثم اذا عمل حسنة واحدة
كتب الله له خمسة حسنات وجعل الخمسه بازاء خمسة سيئات وقال اهل
الاشارة التوبة على ثلث اضرب توبة العام وتوبة الخاص وتوبة الاخص
فاما توبة العام فمن الذنوب والسيات وتوبة الخاص فمن الذلات والغفلات
وتوبة الاخص فمن رويته الحسنات والالتفات الى الطاعات وقال استاذ
ابوعلى التوبة على ثلث اقسام اولها التوبة واوسطها الانابة واخرها الاوبة
فجعل التوبة بداية والاوبة نهاية والانابة اوسطها فمن تاب من خوف
العقوبة فهو صاحب التوبة ومن تاب طمعا فى الثواب فهو صاحب الانابة
ومن تاب مراعات للامر لا للرغبة فى الثواب ولا للرهبة من العقاب فهو
صاحب الاوبة پس سالک را باید که همیشه توبه واستغفار کند که توبه کردن نشانه
مؤمنان هست يقول بعض اهل التحقيق التوبة صفة المؤمنين وقال تعالى
وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون عن ابى درداء رضى الله
عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول ان لكل داء
دواء وان دواء الذنوب الاستغفار وعن عائشة رضى الله عنها قالت
جاء حبيب بن الحارث الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقال يارسول
الله انى اتوب ثم اعود قال فكلما اذنبت فتب فقال يارسول الله اذا يكثر
ذنوبى قال عفو الله اكثر من ذنوبك ياحبيب بن الحارث حكى عن ابى عثمان
المغربى انه قال الانابة اجل من التوبة لان التائب اذا رجع الى ربه ببعض
معصيته سمّى تائبا ولا يسمى منيبا الا اذا رجع الى ربه بالكلية وفارق
المخالفات اجمع وحكى انه سئل عن يحيى بن معاذ عن التوبة النصوح قال
ان يكون لصاحبها عين سفوح وقلب عن المعاصى جموح فاذا كان كذلك
كان امادات التوبة عليه قلوح وقال النبى صلى الله عليه واله وسلم اذا
مات شاب تائبا يرفع الله تعالى العذاب عن مقابر المسلمين اربعين عام

لكرامة على الله تعالى وحكى انه كان في بني اسرائيل شاب اطاع الله تعالى
عشرين سنة نظر يوما الى المراة فراى الشيب عاليا فقال يا رب عبدتك
عشرين سنة وعصيتك مثلها فان رجعت اليك اتقبلني فسمع هاتفا
يقول اطعتنا فشكرناك وعصيتنا فامهلناك فان رجعت الينا قبلناك كذا
خلاصة الخالصة وقال النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا تاب المؤمن كتب الله
بكل يوم مر عليه في فسقه عبادة سنة واعطاه الله ثواب شهيد ويبعثه يوم
القيامة بالف تاج وفتح له ثمانية ابواب من الجنة ويقوم يوم القيمة ملك عن
يمينه وملك عن يساره وملك بين يديه وملك من خلفه يبشرونه بالجنة
وقال عليه السلام لو عملتم الخطايا حتى تبلغ السماء ثم ندمتم لتاب الله عليكم
وقال ذو النون على كل جارحة توبة فتوبة القلب نية ترك الشهوات
وتوبة العين الغض عن المحارم وتوبة السمع ترك الاصغاء وتوبة اليد ترك
التناول ما ليس بحل وتوبة الرجل ترك السعي الى الملاهي كذا في خلاصة الحقائق
اى طالب صادق چون ثواب توبه واستغفار شنيدى ودريافتى اكنون بايد كه در شب و روز
پيوسته مشغول باستغفار وتوبه باشى وفرصت را غنيمت دانى چنانچه حريرى ميفرمايد
٭ ما فات مضى وما سياتيك فاين ٭ قم فاغتنم الفرصة بين العدمين ومهلت
مكن در توبه واستغفار حكى ان مالك بن دينار مر على شاب وقد اشتغل بالفسق
فنصحه ووعظه فقال له الشاب دعنا يا مالك حتى ندرك الدنيا ثم نتوب
ثم مر مالك وتركه فلما كان بعد ايام سمع بكاء من بيته فسئل عن ذلك فقيل
له مات ذلك الشاب فدخل عليه وجلس عنده ليستغفر له فسمع هاتفا من ناحية
البيت يقول دعه يا مالك حتى ندخله قبره وقال كذا في كفاية الشعبي وبايد كه
گريه وزارى باشى ترسندگى وپشيمانى حمايت خود ميدارى چنانچه صاحب قصيده برده
ميفرمايد ٭ واستفرغ الدمع من عين قد امتلأت ٭ من المحارم والزم
حمية الندم ٭ وقيل كان عبد الله بن عباس رضي الله عنه يقول يا صاحب

الذنب لا تنس ما لا ينسى ولا تنس ما يقرأ عذا بين يديك فى عرصات القيامة
يا صاحب الذنب انظر ما فعل الذنب بآدم صلوة الله عليه فانه اذنب ذنبا
واحدا فهتك الله ستره وابدل السوءته واخرجه من الجنة ولم ينفعه القرب ويا
صاحب الذنب ان اباك اذنب فى الجنة واعتذر فى الدنيا حتى عاد الى الجنة
صاحب الوف من الذنب تذنب بالغفلة فى الدنيا وترجوا ان تعتذر فى
الجنة كذا فى كفاية الشعبى فها قد كشف لك الغطاء فاختر لنفسك ما تحبوا
فى كتاب الزهد عن لقمان عود لسانك اللهم اغفر لى فان لله ساعة لا يرد
فيهن سائلا الهى وفق ولجميع المؤمنين والمومنات بالتوبة والاستغفار و
الحسنات واقبل لى توبتى ولجميع المسلمين والمسلمات لانك مجيب الدعوات
ومكفر السيات الهى تبت عن كل المعاصى + باخلاصى رجاء من خلاصى
اغثنى يا غياث المستغيثين + بفضلك يوم يوخذ بالنواصى + الهى تبت مما كان منى +
فكفر سياتى وارض عنى + وكن يوم القيمة لى معينا + واحسن بى كما احسنت ظنى
شرط سی و ششم آنکه یاد کردن موت ومحبت داشتن باو اما التذکر فلما روى
فى المشكوة عن ابن عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
ان هذه القلوب تصدأ كما تصدء الحديد اذا اصابه الماء قيل يا رسول
الله وما جلاءها قال كثرة ذكر الموت وفى عين العلم قال رسول الله صلى
الله عليه واله وسلم نعم من يذكر الموت فى اليوم والليلة عشرين مرة حين
قيل هل تحشر مع الشهداء احد ولذا قيل لكل شيئ اصل وفرع فان اصل
الطاعات ذكر الموت والطاعة فرعه وان اصل المعاصى نسيان الموت
والمعاصى فرعه اما محبت داشتن موت را برین معنی که حق تعالی ادراک وعده کرده
است که میان ما وتو وقت لقا بعد موت است چنانچه کلامی مشهور است که الموت
جسر يوصل الحبيب الى الحبيب پس محب دائما موت را منتظر می باشد که
هیچ وقتی از یاد وی خالی نبود وفى الغوثية قال الله تعالى يا غوث الاعظم

لو یعلم الانسان ما کان بعد موت مما تمنی الحیوة فی الدنیا و یقول بین ید
الله تعالی کل لحظه و لحظه و ساعه یارب امتی امتی و روی ان ملک الموت
جاء الی ابراهیم علیه السلام لیقبض روحه فقال له ابراهیم علیه السلام
لما ذا جئت فقال لاقبض روحک فقال له ابراهیم علیه السلام هل رایت خلیلا
یقبض روح خلیله فرجع ملک الموت ثم جاء الیه وقال رب العزة یقرء علیک
السلام ویقول لک هل رایت خلیلا یکره رویة خلیل فقال ابراهیم علیه
السلام عجل اقبض روحی کذا فی کفایة الشعبی ما احسن ما قال بعض العارفین
ع بامید وصالت میدهم جان * دگر بطاقت هجران که دارد * وعن النبی
صلی الله علیه وآله وسلم الموت تحفة المؤمن والدراهم والدنانیر مع المنافق
وانما رواه الی النار وعنه علیه السلام الموت للمومن خیر من الحیوة والفقر
للمؤمن خیر من الغناء والذل للمؤمن خیر من العز والرفعه وعنه علیه السلام
الموت غنیمه والمعصیة مصیبه والفقر راحه والغنا عقوبه کذا فی خلاصة الداوودی
وقالت عائشه رضی الله عنها الموت غنیمة المؤمن لانه لایخلو اما ان یکون مطیعا
او عاصیا فان کان عاصیا فالموت منقطع عصیانه ولا یاتی منه ما یستحق العقوبة
بعد ذلک وان کان مطیعا فانه ینال ثواب الطاعات وتستریح فی القبر ولا بد
للنفس من الموت کذا فی کفایة الشعبی بدانکه دریاد کردن موت فائده ایست که
تا کارهای دنیا را فراموش کند از جهت خوف موت و قلب او روشن شود چنانچه
بالا مذکور است قول رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان هذا القلوب تصدا الحدیث
که آدمی را بعد وفات احوال گور و تنهائی یاد نماید و گمان آن داشته باشد که این همه
مال واسباب و عیال و اطفال و خویش و اقربا همه همراه خواهند آمد و مرا تنها نخواهند
گذاشت که شاید بعنایت ایشان راه بروم چون ویرا تنها در حفره ببندند و عیان او را
زیر نکنند و مال و اسباب را همراه ندهند نا امید شود که در دنیا این همه دیدنی بود نه
با خود بردنی ع تا بود دست ایچه او را مال خود انگاشتیم * ما دلو دست انچه او را همم

خود دیند اشتیم + وچون جنازهٔ او از خانه بیرون برند برای وداع او عورات نیز بیرون آیند میت طمع کند که الحمد لله مادرم وخواهرم وعروس من برابر من روان شدند چون عورات را باز گردانند مُرده بزبان حال گوید ای یاران گیهه رانمیگذارید باری مادرم را بگذارید که از همه مهربان ترست واگر مادرم رانمیگذارید باری خواهرم را بگذارید که بی برادر نمیتواند زیست واگر خواهرم رانمیگذارید باری عروس مراهمراه من کنید که بی شوهر ماندست چندان عجز وزاری نماید که اگر زندگان آنرا بشنوند از هیبت بمیرند وهیچکس زنده نماند وچون جنازه را روان سازند خویشان ویاران وبرادران همراه روند چون جنازهٔ او بتعجیل برند بزبان حال گوید که ای یاران جنازهٔ مرا آهسته برید که پدر من عصا در دست گرفته وسر برهنه کرده چگونه می آید وبرادران بی برادر مانده اند فریاد وفغان میکنند وفرزندان بی پدر شده اند باباگویان چگونه می آیند اندکی صبر کنید وآهسته روید که من بعد جنازهٔ من نخواهند دید پس فرشته از آسمان ندا کند که ای میت بیهوده مگو وخیال خام از سر خود دور کن که قبر ترا مهیا ساخته اند ومنکر ونکیر برای سوال تو وعقوبت تو انتظار می برند چون جنازه بر سر گور رسانند هر کس که می آید تعجیل میکند وهمین سخن میگوید که زود تر فرود آرید ودو کس او را در لحد فرود آرند میت میداند که این دو کس با من موافقت خواهند کرد وایشان از گور من جدا نخواهند شد چون یکی از ایشان بیرون می آید دیگی برای خشت زدن باند برین یک تن دل می بندد وچون او نیز بیرون آید پس از همه کس دل بر کند واز همه نا امید شود وتکیه بر فضل وکرم باریتعالی خواهد کرد فاما باز امیدوار باشد که عزیزان بر سر گور من باشند تا من از حساب نکیر ومنکر فارغ شوم چون بعد از دفن از سر گور دور رسیروند وهیچکس نماند منکر ونکیر فرود آیند وگویند من ربك ومن نبيك وما دينك ؎ آن روز یاد کن که بپرسند مر ترا من ربك اندران شب تاریک اولین ؎ هر که آمد در جهان پر ز شور ٭ عاقبت میبایدش رفتن بگور ٭ دررهٔ شقست دنیا چون پلی ٭ بی بقا جائی و

ویران سرای + دل سه رایں یلی پرترس وسیم ✤ برگ سار ومتواپیحا مقیم ✤
رستی را درحقیقت سفته اند ✤ عارفان این حانه فانی گفته اند ✤ هرگدرا زدوستی
مال وجاه ✤ راکه الت هست مار وجاه حیاه ✤ قال عکرمة تمنی آدم علیه
السلام ان یری ملك الموت فلما رآه صعق وغشی علیه وجبرائیل علیه السلام
وضع یده علی رأسه ومیکائیل علی صدره واسرافیل علی قلبه وملك الموت
علی رجلیه وما افاق الا بعد تسعة ایام یرشح منه عرق اصفر وروی ان
الله تعالی لما خلق الموت علی الصورة التی خلق ثم امره ان مر بین صفوف
الملائكة اغمی علیهم الفی عام فلما افاقوا قالوا یا رب ما هذا فقال هذا
الموت قالوا فمن یذوق فقال كل ذی روح كذا فی كفایة الشعبی قیل وكان
اسم ادریس النبی علیه السلام اخنوخ وسمی ادریس لكثرة درسه كتاب الله
تعالی وكان یخیط كل یوم قمیصا وكان كلما غرز ابرة سبح الله تعالی فلما اتم
القمیص سلمه الی اصحابه ولم یطلب منه اجرة ومع ذلك یعبد الله عبادة
فی كل یوم ولیلة یعجزون الواصفون عن وصفها حتی اشتاق الیه ملك الموت
وسأل الله تعالی ان یأذن فی زیارته فأذن له فاتی علی صورة آدمی وسلم علیه
وجلس عنده حتی یصحب منه اربعة ایام ولما یری ادریس منه ما یخالف
طبع الآدمیین فقال له من انت قال انا ملك الموت قال انت عندی منذ
اربعة ایام فهل قبضت روح احد قال نعم قبضت ارواحا كثیرة ارواح الخلق
عندی كالمائدة امتناولها كما تناول احد اللقمة فقال ادریس یا ملك الموت
اجئت زائرا ام قابضا قال جئت زائرا باذن الله تعالی ثم قال ادریس علیه
السلام یا ملك الموت حاجتی منك ان تقبض روحی ثم یحیی الله تعالی حتی
اعبد الله تعالی بعد ما ذقت مرارة الموت فقال ملك الموت انی لا اقبض
روح احد الا ان یأمرنی الله تعالی فاوحی الله تعالی ان اقبض روح ادریس
فقبض من ساعته فمات ادریس علیه السلام فبكی ملك الموت وتضرع الی

الله تعالى وسائل ان يحي صاحبه ادريس عليه السلام فاحيا ه الله تعالى فعانقه
ملك الموت فقال يا اخي كيف وجدت مرارة الموت فقال ان الحيوان اذا
يسلخ جلده حال حيوته فمرارة الموت اشد منه الف مرة فقال ملك
الموت الرفق الذى فعلت بك فى قبض روحك ما فعلت باحد قط الى
آخر القصة وقصرت هذه القصة لاجل ضيق المقام فى هذه المختصر ومن
اراد ان يطالع هذه القصة فليطالع فى السبعيات وعن وهب بن منبه
رضى الله عنه قال لما دخل ملك الموت على مريم ومال فى محرابها فغشى عليها مولة
ثم افاقت فقالت من انت يا عبد الله اقشعر جسمى منك واضطربت منك
جوارحى وطار عقلى وتغير لونى وغشى علىّ فقال ملك الموت انا لا ارحم
الصغير لصغيرة ولا اوقر الكبير لكبره ولا استاذن على الملوك ولا اهاب
لجبابرة وانا مخرب الدور والقصور ومعمر القبور وانا المفرق بين الجماعات
وانا ملك الموت فاقبض الارواح فقالت لا تصبر ساعة حتى يرجع حبيبى وثمرة
فوادى وقرة عينى عيسى روح الله قال لها و مريك لك وانا عبد مامور والله
عدل لا يجور وقد امرنى ان لا ازيل قدما ان ذو مرحتى اقبض روحك فى وصفك
هذه ثم قبض روحها فرجع عيسى عليه السلام ونزل جبرئيل عليه السلام
وميكائيل عليه السلام فدفنوها فساح عيسى عليه السلام فى الارض برًّا
وبحرًا وسهلاً ويا كل الحشيش ويشرب الماء فمر بجبل تجرى من تحته عينان
ما لثان مسرتان فسأل الله تعالى باذن للجبل فى الكلام معه وسأل الجبل
فقال يا روح الله انى سمعت الله تعالى يقول وقودها الناس والحجارة عليها
ملائكة غلاظ شداد الايه فهذه دموعى ابكى فزعا من الله ان لا يجعلنى من
تلك الجبال والحجارة وروى عن عيسى عليه السلام مر بقبر سام بن نوح
فدعا الله تعالى فقال يا سام قم باذن الله فخرج ابيض الراس واللحية فقال عيسى
عليه السلام ما شانك يا سام وقد مت اسود الراس واللحية فقال السام ما حييت

صوتك الاصيبه يو مرالقيمه اسود الراس واللحية وكلمه عيسى اتريد ان تعيش
قال لالاني مدرا كن اسمه مت ولم يحرم مرارة الموت من حلقى كذا فى
خلاصه السلوك وفى دقائق الحقائق يقول الموت باعلى صوت انا الموت
الدى افرق كل حبيب وافرق بين المرة والروح وانا الموت الدى افرق بين
البنات والامهات وانا الموت الدى افرق بين الاب والابناء وانا الموت الدى
افرق بين الاخوة والاخوات وانا الموت الدى اقهر القوى من بنى ادم و
انا الموت الدى اخرب الدور والقصور وانا الموت الدى اقتلكم ولو كنتم
فى بروج مشيدة ولم ينس مخلوقا الا دوقنى واذا انزل الموت على احد قام
بين يديه على صورته ثم يقول النفس من انت وما تريد فيقول انا الموت
الدى اخرجك من الدنيا واحول اولادك يتامى وحلك ارمله دما لك
مورثا بين ورثتك الدى لانحة وحال حيوتك وانت لم تعد دخرا
لاخرتك اليوم حين الدك ولم يفعل خيرا من بعدى واذا اسمع النفس
حول وجهه الى الحائط راى الموت قائما بين يديه فحول وجهه الى جانب
الاخر راى الموت قائما بين يديه فيقول الموت الم تعرفنى وانا الموت
الدى قبضت روح والديك وانت سطر ولم يمنعك اليوم احد من روحك
وانا الموت الدى اصيب القرون الماضيه الكرد وهوه ملك ثم يقول
له ملك الموت كيف رايت الدنيا فيقول رايتها مكاره وعدارة وروى ان
كعب الاحبار ان الله تعالى خلق شجرة تحت العرش عليها اوراق بعدد
الخلائق فاذا انقطع اجل العبد ونقى له من عمره اربعون يوما سقطت
ورقته فتقع على عزرائيل فيعلم بدلك فامر بقبض روح صاحبها
وبعد ذلك يسمون له ميتا فى السماء وهو حى على الارض اربعون يوما فى
الحيرا اذ اوقع الحد فى الدرع ينادى منادى دعه حتى يستريح وكذلك اذا
بلغ الركبتين والسرة واذا بلغ الحلق جاء نداء دعه حتى يودعه الاعضاء

بعضها بعضا فيوع العين فيقول السلام عليك الى يوم القيمة فكذلك الاذنان واليدان والرجلان وودع الروح نفسها فنعوذ بالله من وداع اللسان الايمان ووداع المعرفة الجنان فبقي البدن بغير حركة والرجلان لا حركة لهما والحدقة لا نظر لها والاذنان لا سمع لهما واليدان لا بطش لهما ولا روح له ولو بقي لسان بلا ايمان وقلب بلا معرفة فكيف حال الرجل في اللحد لا يرى احدا ولا ابا ولا اما ولا اولادا ولا اخوانا ولا اصحابا ولا فراشا ولا حجابا فلو لم يرحم ربك كريم فقد خسر خسرانا عظيما ؎ نہ تو فرزند و یارانت یکایک از تو بگریزند ✦ نہ فرزندت بود مونس نہ یارانت دہند یاری ✦ اعلم ان حال الميت حال العطش واحتراق الكبد ففي ذلك الوقت يجد الشيطان فرصة من نزع الايمان لان المؤمن يعطش في ذلك الوقت فيجيء عند راسه مع قدح من الماء فيحرك له فيقول المؤمن اعطني من الماء ولا يدري انه شيطان فيقول قل لا صانع للعالم اعطيتك فان لم يجبه يجيء الى موضع قدمه فيحرك فيقول المؤمن اعطني الماء فيقول قل كذب الرسول حتى اعطيتك فمن ادركته الشقاوة يجيب ذلك لانه لا يصبر على العطش فيخرج عن الدنيا كافرا ومن ادركته السعادة يرد كلامه ويتفكر امامه كما حكي ان ابا ذكريا الزاهد لما حضرت الوفات اتى صديقه وهو في سكرات الموت فلقنه لا اله الا الله محمد رسول الله فاعرض وجهه فلقنه ثانيا فاعرض عنه وقال له ثالثا قال لا اقول فغشي عليه فلما كان بعد ساعة راى ابو ذكريا الحبيب ففتح عينيه فقال هل قلتم شيئا قالوا نعم عرضت عليك الشهادة ثلثا واعرضت مرتين وقلت ثالثا لا اقول فقال اتاني ابليس ومعه قدح من الماء وقف عن يميني ويحرك القدح فقال لي تحتاج الى الماء قلت بلى فقال لي قل كذلك وفي الثالثة قال قل لا اله الا انت قلت لا اقول وضرب القدم على الارض وولى هاربا فرددت على ابليس لا عليك فاشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وقال عليه السلام اذا مات

الانسان يقسم على خمسة اقسام الروح للملك الموت والمال للورثة واللحم للديدان والعظم للتراب والعمل للخصمان وروى عن انس بن مالك رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه واله وسلم كان يمشى خلف جنازة رجل من الانصار فقال عليه السلام اتدرون ما تقول هذا الميت فقلنا لا ندرى يا رسول الله وهل تتكلم الميت فقال ما من ميت الا وهو يقول تلك مرة اذا وضع على الجنازة اخوانى وحاملى لا تغرنكم الدنيا كما غرتنى ومسكين ابن آدم يقسم بينه اربعة غارات ملك الموت على روحه وغارة الورثة على ماله و غارة الديدان على لحمه وغارة الخصوم على اعماله كذا فى كفاية الشعبى وفى الخزانة اذا وضع العبد فى القبر وجلس لسانه يدخل عليه اربع ملائكة فيقول الاول السلام عليك انا ملك موكل بارزاقك طلبت فى الارض شرقا وغربا فما وجدت من رزقك لقمة ورجعت الساعة ثم يدخل الثانى فيقول السلام عليك انا ملك موكل بشرابك من الماء وغاره طلبت شرقا وغربا فما وجدت لك من ماء شيئا ورجعت الساعة ثم يدخل الثالث فيقول السلام عليك انا ملك موكل بانفاسك طلبت شرقا وغربا فما وجدت نفسا واحدا من انفاسك ورجعت الساعة ثم يدخل الرابع فيقول السلام عليك انا ملك موكل باجلك واعمالك طلبت فى الارض شرقا وغربا فما وجدت لك عملا واجلا ورجعت الساعة ثم يدخلان يعنى كراما كاتبين فيقولان السلام عليك انا ملكان موكلان بتاملك فيخرجان صحيفة سوداء فيعرضان عليه فيقولان انظر بعد ذلك يسيل عرقه ثم سطر يمينا وشمالا حوفا من قراءة الصحيفة فيدخل الملك ليحصه عن الوسادة ثم يدخل الملك فيدخل ملك الموت عن يمينه ملائكة الرحمان و عن يساره ملائكة العذاب وقيل ان القبر ينادى كل يوم خمس مرات بخمس كلمات يقول انا بيت الوحدة فاحمل لى مونسا بقراءة القرآن وانا بيت الظلمة

فنس رنی بصلوٰۃ اللیل وانا بیت التراب فاجعل لی الفراش وهو العمل الصالح وانا بیت افاعی فاجعل لی التریاق وهو بسم الله الرحمن الرحیم وانا بیت سوال منکر ونکیر فاکثر علی ظهری قول لا اله الا الله محمد رسول الله والله اعلم بالصواب

شرط سی وہفتم آنکہ از عذاب خدای تعالی ترسیدن وگریہ کردن اما البکا فلقوله تعالی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ولقوله صلی الله علیه وآله وسلم ان فی جهنم رکۃ لا ینجو منها الا البکاؤن من خشیۃ الله تعالی وعن علی رضی الله عنه بکاء المرء من خشیۃ الله تعالی قرۃ عین وفی الاربعین قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما من مؤمن یبکی من خشیۃ الله تعالی الا غفر الله ذنوبه وان کان اکثر من نجوم السماء ؎ گریہ گر کس کند برای خدا ٭ عفو سازد خدا گناه اورا ٭ گرچہ باشد گناه آن کس را ٭ بیشتر از ستارگان سما ٭ وفی خلاصۃ الحقائق عن ابی سعید الخدری انه قال بکاء الاحزان یعمی البصر وبکاء الشوق یجلی البصر وعن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال ما من مومن یخرج من عینیه دمع وان کان مثل راس الذباب من خشیۃ الله تعالی الا غفر الله له وقال علیه السلام بکاء المؤمن من قلبه وبکاء المنافق من هامته وفی الخبر یا ابن ادم اذا دمعت عیناک فلا تمسح الدموع بثوبک ولیکن امسحها بکفک فانها رحمۃ وفی فتاوی ظهری ما الحکمۃ فی ان الولد اذا اخرج من بطن امه یبکی الی سنۃ ولا یدمع عیناه قیل لانه لم یکن ذلک بکاءً حقیقۃ وانما کان تسبیحا لانه روی فی الاخبار انه یقول اربعۃ اشهر لا اله الا الله واربعۃ اشهر ان محمد رسول الله واربعۃ اشهر اللهم اغفر لی ولوالدی فان قیل ولد الکافر کیف یکون قیل یقول فی اربعۃ اشهر لا اله الا الله واربعۃ اشهر محمد رسول الله واربعۃ اشهر لعنت الله علی والدی واذا تمت السنۃ تدمع عینان وفی اخبار الثمار قال علیه السلام من بکاء علی

نفسه من خشية الله يدخل الجنة ضاحكا وحكي انه سئل الجنيد هل للعارفين
بكى فقال العارفون يبكون شوقا الى لقاء المحبوب والمذنبون يبكون خوفا من
الذنوب وروي عن كعب الاحبار رضي الله عنه ان العبد لا يبكي حتى بعث الله
اليه ملكا فيمسح كبده بجناحيه فاذا فعل ذلك يبكي كذا في الخلاصة قال صلى الله
عليه وآله وسلم ان من خيار امتي قوما يضحكون جهرا من سعة رحمة ربهم ويبكون
سرا من خوف عذابه ابدانهم في الارض وقلوبهم في السماء وارواحهم في
الدنيا وعقولهم في الآخرة يمشون بالسكينة ويتقربون بالوسيلة كذا في ذخائر
النثار وقال بعض اهل الكلام البكاء سكب الدموع من حركة الكبد روي ان داود
عليه السلام قال الهي ما جزاء من بكى من خشيتك حتى يسيل دموعه على وجهه
قال جزاؤه ان اؤمنه من فزع الاكبر وان احرم وجهه على النار وعنه عليه السلام
لان ادمع دمعة من خشية الله تعالى احب الي من ان اتصدق بالف دينار وحكي
عن احمد انه قال رايت في المنام جارية ما رايت احسن منها يتلالا وجهها
فقلت لها بم ضوء وجهك فقالت تذكر الله تعالى الليلة التي بكيت اخذت
دمعك فمسحت بها وجهي فمنه ضوء وجهي وحكي انه قيل لمحيط بن عجلان هل يبكي
المنافق قال اما عينيه فتبكي واما قلبه فلا لان قلبه اشد من الحجر الاسود واما
الخوف فلقوله تعالى واما من خاف مقام ربه الآية ولقوله عليه السلام يقول
الله تعالى يوم القيمة اخرجوا من النار من ذكرني يوما او خافني في مقام من
المعصية وتركها خوفا مني كذا في روضة ايضا قال عليه السلام خشية الله تعالى
راس كل حكمة من خاف الله تعالى خاف عنه كل شيء ومن خاف غير الله
خاف من كل شيء وقال محمد منازل مقام العارفين تسعة الحزن الدائم و
الهم الغالب والخشية المقلقة وكثرة البكاء والتضرع في الليل والنهار والهرب
من مواطن الراحة ووجل القلب وتنغص العيش وخوف الخاتمة روي ان
آدم صلوة الله عليه لما دخل في الدار الدنيا خاف على اولاده العذاب فلم يزل

یقول بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله اللهم سلم اولادی عن عذابک وقال اهل المعرفة الخوف نار تحرق الوساوس والهواجس فی القلب وقال اهل الاشارة الخوف علی وجهین خوف من الخالق وخوف من الحق فالخوف من الخلق یورث التعذیب والخوف من الحق یورث التهذیب وقال عبد العزیز ان الله تعالی جعل الخوف عشرة اجزاء فجعل تسعة لایطیق حملها احد وجعل الباقی فی عشرة اجزاء تسعة للملائکة وجزء للسماء والارض والجبال والجن والانس والطیور والدواب قیل کان لعمر رضی الله عنه صحیفة یکتب فیه بالعمل فیعرض یوم الجمعة علی نفسه فکل عمل بلغ سیئة یضرب الدرة علی نفسه فلما مات کان جنباه وسیا یضرب الدرة باصطلاح نقشبندیه قدس الله سرہم این را محاسبه میگویند یعنی سالک ہر شب خود را حساب میکند که کدام عمل از دست من آمد اگر عمل بد آید از و استغفار میخواند واگر نیک آید حمد وشکر خدای تعالی بجا آرند واین برای سالک نافع ست بدانکه خوف حق تعالی بر چند وجه ست یکی خوف خاتمه ست سالک را باید که همیشه لرزان ترسان باشد لما روی فی المشکوة المصابیح عن سهل بن سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان العبد لیعمل عمل اهل النار وانه من اهل الجنة ویعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیه وعن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه کیف یشاء ثم قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک رواه مسلم در زهرة الریاض مذکورست که چو مومنی از اولاد بنی آدم زائد برای او ده شیطان بزایند واو بمیرد وایشان نمیرند تا وقت معلوم نقل ست که چون اجل مؤمن نزدیک شود هفتاد هزار شیطان نزدیک او آیند تا ایمانش ربایند اگر آن مؤمن بر دین حق باشد خدای تعالی بقابلهٔ یک شیطان ده فرشته فرستد تا با یمان رود وگفته اند که از جمله ضلال شیطان انیست که شیخ بر صیصا

کر خدای تعالی را دوست سال بندگی کرد وآن لعین ایمان برباید و قال المصنف
رحمه الله علیه اکثر ما یسلب الایمان من الانسان وقت النزع وفی الخزانة یجیء الشیطان
ویجلس عند یساره فیقول له اترك هذه الدین فقل الهین اثنین حتی تموت هذه
السد - اذا کان کذلك فالخطر شدید فعلیك بالبکاء والتضرع واحیاء اللیلة و
کثرة الرکوع والسجود حتی تنجو عن الله تعالی بیت چون چنین کار پیش اندر رهٔ ترا +
خواب چون می آید ای ابتر ترا + اللهم اجعل خواتیم اعمالنا رضوانك والجنة دوم
خوف عذاب قبرست سالك را باید که همیشه ترسان ولرزان باشد وازحق تعالی پناه
گیرد لما روی فی المشکوة عن عائشة رضی الله عنها ان یهودیة دخلت علیها فذکرت
عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة
فما رأیت بعد ما صلی صلوة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق علیه وعن
عثمان رضی الله عنه انه کان اذا وقف علی قبر یبکی حتی یبل لحیته فقیل له تذکر
الجنة والنار فلا تبکی وتبکی من هذا فقال ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا منه فما بعده ایسر منه
وان لم ینج منه فما بعده اشد منه وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
ما رأیت منظرا قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی
هذا حدیث غریب وفی مشکوة المصابیح عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال
یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر یقال له من
ربك فیقول ربی الله ونبیی محمد متفق علیه بیت آن روز یاد کن که پرسند
مر ترا + من ربك اندر آن شب تاریك اولین + وحکی ان مجوسیا جاء الی
عمر رضی الله عنه ومعه بنت عروس فقال یا امیر المؤمنین ان صاحبکم
کان یقول یعنی محمد صلی الله علیه وآله وسلم ان من خرج عن الدین علی غیر
دین الاسلام فانه یحرق فی النار ویکون فی جهنم ... قوله تعالی النار

یعرضون علیہا غدوا وعشیا فقال عمر رضی اللہ عنہ بلی فاخرج المجوسی الروس الثلثۃ وقال ان ہذا راس ابی وہذا راس اخی وہذا راس امی وکلہم خرجوا من الدنیا علی دین المجوس وانا اضع یدی علی ہذہ الروس فلا اری فیہ اثر الحر فقال عمر رضی اللہ عنہ یا غلام ادع ابا الحسن یعنی علیا رضی اللہ عنہ فقال عمر للمجوسی اعد السوال فاعاد السوال فقال علی ایتونی بحجر وحدید فاوتی بہ فضربہ فخرجت النار من بینہما ثم قال للمجوسی من این یخرج النار فقال من الحجر والحدید فقال علی رضی اللہ عنہ ضع یدک علی الحجر والحدید ہل تجد فیہا اثر الحر واثر النار فوضع یدہ فلم یجد فقال علی لا تنکر ان یکون فی وسط ہذہ الروس نار وانت لا تراہ کما ان اللہ تعالی جعل النار فی الحجر والحدید بقدرتہ بحیث انک لا تجد اثرہ کذا فی کفایۃ الشعبی و فی شمائل الاتقیاء بزرگی را پرسیدند ہل فی القبر عذاب فقال القبر کلہ عذاب نقل است کہ بزرگی گفت کہ روزی برای مردہ گور می کافتیم شش جای کافتیم گورہای کہنہ بیرون می آمد باز می انباشتیم چون ہفتم جای کافتیم مردہ نو در گور دیدیم دیدم در گور می لرزید چون بیشتر شدم بجانب پایان میت نظر کردیم بقیاس موش بزرگ کژدمی دیدیم ہر بار کہ در پای میت نیش میزند آن میت سر تا پای میلرزید حیران شدیم وما از ہیبت آن نیز می لرزیدیم ہمراہ ما قلندری بود دلیری کرد و سنگی بجانب او انداخت و آن کژدم بقہر از گور بیرون آمد و دنبال قلندر بگرفت و قلندر بگریخت چون کژدم نزدیک رسید قلندر خود را در میان آب انداخت و شناوری میکرد چون قلندر خود را آن روی آب رسانید یک پای خود از آب بدر کشیدہ بود کہ کژدم بوی رسیدہ وبدان پای دیگر چنان نیش زد کہ تمام آب دریا زرد آب شد وہماندم تا کمر آن قلندر گوشت وپوست بریخت واستخوانہا سبز گشت در ہمان جای جان بسپرد وبعد ازان دیدیم کہ آن کژدم باز می گشت و راہ آن میت بگرفت و در گورش فرو رفت ما دلیری کردیم کہ خاک آن گور باز راست کردیم ۔ نمبر سی ازان روزی کہ تاریک ست وپر

بیت ؂ گرو حملہ ادام تو ماروکژدمان گیرمد ؂ وعن ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ وتسعین
تنینا تنھسہ وتلدغہ حتی تقوم الساعۃ لو ان تنینا منہا نفخ فی الارض ما انبتت
خضرا رواہ الدارمی کذا فی المشکوۃ ؂ چون چنین کاریست اندر رہ ترا ؂
خواب چون می آید ای ابلہ ترا ؂ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر وسموم
خوف عذاب آتش دوزخ ست حکی لما نزل قولہ تعالی وان جہنم لموعدہم
اجمعین بکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکاء شدیدا فقالت الفاطمۃ
فداک نفسی یا ابتا احبرنی من باب جہنم فقال علیہ السلام فیہا سبعون الف
جبل من نار فی کل جبل سبعون الف واد من نار وفی کل واد سبعون الف مدینۃ
من نار وفی کل مدینۃ سبعون الف قصر من نار وفی کل قصر سبعون الف
بیت من نار وفی کل بیت سبعون الف صندوق من نار وفی کل صندوق سبعون
الف عذاب من نار لا تشاکل احدہما بالآخر فسقطت الفاطمۃ رضی اللہ عنہا
لوجہہا فسمع عمر رضی اللہ عنہ فقال یا لیتنی کنت کبشا فذبحونی واکلوا لحمی ولم
اسمع ذکر جہنم وقال ابو بکر یا لیتنی کنت طائرا فی المفازۃ ولم یکن علی حساب
ولم اسمع ذکر جہنم وبکی کل من الصحابۃ رضی اللہ عنہم وقال علی رضی اللہ
عنہ لیت امی لم تلدنی لیتنی مت صبیا لیتنی کنت حشیشا اکلتنی بہیمۃ
سہ کاشکے مادر نزادی مرا ؂ یا مرا بر راہ دادی مرا ؂ آرمان
چون دایہ نامم را برید ؂ کارد بر حلقم نہادی مرا ؂ وقال یحیی بن معاذ رضی
اللہ عنہ لو خاف ابن آدم من النار کما یخاف من الفقر لدخل الجنۃ ایضا قال
رضی اللہ عنہ ان المؤمن لا یلین قلبہ ولا یسکن روعہ حتی یخاف جسر جہنم
وروی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ مر راکبا علی دار فسمع منہا قولہ
تعالی ان عذاب ربک لواقع فنزل من رکوبہ واستند الی حائط ومکث زمانا
ورجع الی منزلہ فمرض شہرا یعودہ الناس وروی عن ربیع بن خثیم

رضی الله عنه کان یذهب الی ابن مسعود رضی الله عنه فمر بحانوت حداد فرای الحدید المحماة فغشی علیه ولم یفق الی الغد فلما افاق سئل عن ذلك فقال تذکرت کون اهل النار فی النار کذا فی فصل الخطاب واما نار جهنم فقد غسلت سبعین مرة حتی یمکن امساکها والانتفاع بها فی الدار الدنیا ولو ترکت علی حالتها الاولی حرقت الدنیا لانه روی فی الاخبار ان اهل النار لو وجدوا نار الدنیا لناموا فیها کذا فی کفایة الشعبی وروی ان عمر رضی الله عنه کان اذا سمع ایة العذاب یغشی علیه وکان یعاد ایاما وکان علی خدیه خطان اسودان من الدموع واخذ یوما تبنة من الارض وقال یالیتنی کنت هذه التبنة وعنه رضی الله عنه قال لو وقفت بین الجنة والنار فخیرت بینها وبین ان اصیر رمادا لاخترت ان اصیر رمادا خوفا من النار کذا فی الخلاصة وجاء فی الاخبار ان اهل النار یلحقهم من الجوع ما ینسون جمیع العذاب فینادون یا مالك الجوع الجوع فیوتی من الشجرة التی قال الله تعالی طلعها کانه رؤس الشیاطین فیاکلون منه فیعطشون فیشتد علیهم ذلك حتی ینسون الجوع من شدته فیقولون انما بشربة من ماء فیاتیهم من ذلك الحمیم الذی وصفه الله تعالی وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب فاذا قرب الیهم یسقط وجوههم من شدة غلیانه فهذا الذی ذکر الله تعالی فی کتابه طلعها کانه رؤس الشیاطین ثم ان لهم علیها لشوبا من حمیم الایه کذا فی کفایة الشعبی نقل است که بنده را بدوزخ برند چون بر در دوزخ رسد از مالك دستوری طلبد که ای مالك زمانی تحمل کن تا بر حال خود گریه کنم و عرض خود انجام رسانم مالك دستوری دهد آن بنده آغاز گریه کند و گوید خداوندا عمر در تمنای دیدار رسول تو صرف کردم و امیدوار بودم که روز قیامت دیدار شریف او ببینم حالا امید آن دارم که دیدار آنحضرت ببینم بعد از ان در آتش روم ☙ بر لب کوثر اگر جایم بود ☙ بیجمال او بود چون آتشی ☙ ور در آتش جای من باشد همی ☙ از جمالش باشدم آسائشی ☙ بفرمان حق جل وعلا و را بزیر عرش برند به بیند که آنحضرت سر برهنه وروی مبارك بر درگاه بی نیاز نهاده و زنسار

رو گشته خدا رگناه امت کند چون شود آن خلل شاهد و نماید گوید خداوندا روا دارم
که حبیب ترا درین حال ببینم بهتر آنست که من در عذاب شوم و او را برای من این
طور عجز و زاری بکند فرمان در رسد که چون این عاصی را درین حالت رحم آید رحمت
من بدان اولی ترست سر بردار یا محمد صلی الله علیه وآله وسلم که عاصیان امت ترا و
این عاصی را بتو بخشیدم بیت چون چنین کاریست اندر ره ترا ✤ خواب چون
می آید ای ابتر ترا ✤ اللهم اجرني من النار واعوذ بك من جميع العذاب وسوء
الدار وان لا اكون من الاشرار وانهم صالوا النار ولهم عذاب ضعف في النار
ان ذلك لحق تخاصم اهل النار واجعلني مع الابرار انك انت العزيز
الغفار حتى اعلم لمن عقبى الدار وچهارم حرف قیامت است قال الله تعالى وان
الساعة لآتية لا ريب فيها حكي عن الفضيل رحمه الله انه قال في قوله تعالى وان
تدع مثقلة الى حملها لا يحمل منه شيء ولو كان ذا قربى هي الوالدة تلقى ولدها
يوم القيمة فيقول يا امي الم يكن بطني لك وعاء الم يكن حجري لك حجرا الم يكن
ثدياي لك سقاء فيقول بلى يا اماه فيقول يا بني اثقلتني ذنوبي فاحمل عني واحدا فيقول
لا طاقة لي يا اماه فاني اليوم مشغول في نفسي كذا في خلاصة السلوك كما
في قوله تعالى يوم يفر المرء من اخيه وامه وابيه وصاحبته وبنيه الآية
بیت زن و فرزند و یارانت یکایک از تو بگریزند ✤ نه فرزندت بود مونس نه یارت
دهند یاری ✤ در خبرست که چون روز قیامت شود جبرئیل صراط را بر بالای
از قعر دوزخ بر آید چنانچه برگ درختان بزمستان ریختن گیرد همچنان عاصیان
از صراط زیر بیفتند پیران گویند وای پیری ما و جوانان گویند وای جوانی ما و زنان
گویند وای رسوائی ما و ظالمان گویند وای فضیحت ما و هر کس گوید وا محمدا چون
رسول علیه السلام فریاد بشنود نعره زند و روی بر زمین نهد و گیسوی پر خاک مالد
گوید خداوندا رحم کن امت مرا امتی امتی مرا خداوندا سلامت بگذران امت مرا
بعده جبرئیل در رسد و گوید یا محمد سر بردار که حق تعالی فرماید ما اینجا راه گذر نهادیم

تا فرق شود میان دوستان و دشمنان که مومنان بزودی میگذرند و کافران درآتش می افتند چنانچه حق تعالی گفت فریق فی الجنة و فریق فی السعیر و روی عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم انه قال یحشر الناس یوم القیمة حفاة وعراة فقالت ام سلمة رضی الله عنها یا رسول الله والنساء کذلک فقال النبی صلی الله علیه والہ وسلم یا ام سلمة لاتعرف الرجل انه رجل والمرءة انها امرءة من هیبة الله تعالی یوقفون فی حر الشمس ثلث مائة سنة قبل المحاسبة کذا فی کفایة الشعبی ؎ چون چنین کار یست اندر ره ترا * خواب چون می آید ای ابله ترا * اللهم لاتجعلنی من الذین یکذبون بیوم الدین واجعلنی من الذین هم یعتقدون ان الساعة اتیة علی الیقین وهم الذین لاخوف علیهم ولاهم یحزنون و پنجم خوف لقاء باریتعالی ست که میسر شود یا نه واین خوف مرخاص الخاص است که ایشان از هیچ چیز نمیترسند مگر برای این وشب و روز گریه برای لقاء او میکنند که کی میسر شود و نه حرص بهشت کنند و نه ترس دوزخ هر عبادتیکه میکنند محض برای لقاء او حکایت وقتی رابعه عدویه را دیدند که بیکدست آتش گرفته و بیکدست آب گرفته می رود گفتند ای رابعه کجا میروی گفت میروم تا آتش در بهشت زنم و بهشت را بسوزانم وآب را در دوزخ اندازم و دوزخ را فرو برم تا بندگان خدای تعالی عبادت بامید بهشت و ترس دوزخ نکنند بلکه پرستش خدای برای خاص از برای او کنند ؎ ای طالبی که دعوی عشق خدا کنی * در غیر او نظر بهبیت چرا کنی * نقل است که خواجه ممشاد دینوری را مریدی بود دعا کرد و گفت خدایا بر ممشاد دینوری بهشت ببخشا و بهشت کرامت کن حضرت خواجه چشم بکشاد و گفت ویحک سی سال است تا بهشت برین عرض میکنند بگوشه چشم ننگریستم این چه دعاست و لله در قائله ؎ آنانکه بجز روی تو جائی نگرانند * کوته نظرانند چه کوته نظرانند * حکی عن ابراهیم بن ادهم رحمه الله تعالی کان یقول ویحک الی متی تخاف النار کن بحال تخاف النار منک ویحک الی متی تخاف الموت کن بحال یخاف الموت منک لانه جاء فی الاخبار ان المؤمن اذا اراد ان یجاوز الصراط تقول جهنم یا مومن عجّل فان

اس رالك يطفا نار جي كذا في كفاية الشعبي نقل است كه وقتي رابعه بيمار شده بود رسيد که سبب بیماری چیه تو گفت نظرت الی الجنة فادبنی ربی فالمشتاقون الی لقاء الله تعالی لا یسکنون للنار ولا یبالون منها ولذا قال العارفون نار الشوق اشد علی المشتاقین من نار جهنم نعم من قال سے زاہدا از بیم دوزخ چند ترسانی مرا آتشی دارم که دوزخ مرد او خاکستر است + وهم لا یسکنون ولا یخافون لاجل الموت لانه حصل لهم فی حال الحیوة ولله در قائله سے ستاند جان عاشق جو در چه مستوجب ندارد کار عزرائیل آنجا + وایضا قال بعض الشعراء سے جان فدای دوست کردم ای اجل معذور دار کس تماشای آشنائی چون دهد بیگانه را + وحکی ان رجلا سمع بذکر ابراهیم بن ادهم رحمه الله فذهب الیه لینظر ما نصیحه حسب ان نعم اسمه فی العالم فجعل یرقبه حتی صلی العشاء ودخل البیت فنام الی طلوع الفجر فلما رای ذلك الرجل تفکر فی نفسه وقال ان هذا الرجل له اسم فی الزهد ولیس له عمل فلما اصبح ابراهیم صلی الفجر ولم یتوضأ فلما رای الرجل ذلك زاده تهمه فسأل ابراهیم عن ذلك فقال ابراهیم لما وضعت جنبی علی الارض تفکرت کانی حضرت یوم القیامة وملائکة العذاب یجروننی الی النار وانا اعلم حالی فمضت فی ذلك الحیاء من الله تعالی الی ان سمعت الاذان ولما سمع ذو النون المصری هذا فقال ابراهیم نقیب نحدا من الله تعالی بخلوق تسلك عن الخالق الجبار ربذا قیل کل ما سلك عن الحق فهو صنمك نقل است که مردی نود سال است تا گور کنده است وبران گور نشسته است وکس در گور او نخیسته دایم میگرید چون این قصه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه شنید گفت مرا آنجا برید آنجا رسید چون آن مرد دلان سمعت بدید گفت یا فلان شغلك الدرعن الله تعالی وحسن بصری روزی بر بام خانه میگریست از آب گریه ناودان روان شد و بر جامه شخصی افتاد و گفت این آب پلید است یا پاك حسن بصری گفت این آب پلید است که از چشم من بیرون آمده است آن مرد نعره زد و گفت ای مسلمانان این جامه را برای کفن خواهم نهاد و

گفته اند که حضرت شعیب پیغامبر علیه السلام ده سال گریه کرد تا نابینا شد باز بینائی
یافت و ده سال دیگر بگریست تا نابینا شد باز بینائی یافت فرمان شد که ای
شعیب اگر از بیم دوزخ میگریی آن بر تو حرام ست و اگر از برای بهشت آن بر تو
حلال ست این گریه تو از بهر چیست گفت الهی نه مرا غم دوزخ و نه حرص بهشت ست
من از اشتیاق فراق تو میگریم فرمان شد که فعلیك بالبکاء و ده سال دیگر بگریست
خوش آنکه گفت ؎ ما را نه غم دوزخ و نه حرص بهشت ست ✤ بردار ز رخ پرده
که مشتاق لقائیم ✤ ما کشته عشقیم و محبت کفن ما ✤ پرورده دردیم و ملامت وطن ما ✤ زاهد
تو برو طوطی فردوس برین باش ✤ ما بلبل عشقیم که داغش چمن ماست ✤ در عوارف ست
که سهل بن عبد الله گفت کمال ایمان بعلم ست و بخوف فضیل بن عباس چون ترا گویند
که خاموش باش کافر کردی و اگر دروغ گفته پس باید که بغیر از خود یکساعت نباشد
ولهذا قال العارف بالله ابو عبد الله واستفرغ الدمع من عین قد امتلأت من
المحارم والزم حمیة الندم سارا زو بدکان باران که هستی از گنهگاران نکردی هشیاران
مگر مجنون شیدائی بعضی بزرگان برای شوق حق تعالی گریه کردند نه ترس دوزخ و نه حرص
بهشت نقل ست که حضرت بایزید بسطامی گفت که خداوندا اگر مرا یکساعت از دیدار شرف
آثار خود محجوب داری چندان بنالم و فریاد کنم که دوزخیان را بر من رحم آید حکی ان الشبلی
رحمه الله علیه رای امراة تبکی علی ولدها و تقول یا ویلاه علی فراق الولد فبکی الشبلی
وقال یا ویلاه علی فراق الاحد قالت وکیف یا بکر قالت انت تبکی علی فراق مخلوق
فان افلا ابکی علی فراق خالق باق اذا عرفت هذا فاعلم یا ایها الطالب ان للرجال
مراتب فی الخوف بعضهم یخاف النار و بعضهم یخاف عذاب القبر و بعضهم
بفراق الخالق اما فی حق المبتدی قال ولی البکاء والخوف لجمیع انواع العذاب
افضل لحفظ المراتب فی هذا السلوك لازم کما تقدم قصة ابراهیم بن ادهم کان فی
اول الحال علی صفته خاف لیلة من اللیالی من حشر القیمة و نام حتی یطلع الفجر
وکان بعد ذلك علی حال قال اجل و یحك الی متی تخاف من النار کن بحال تخاف

النار ملك وجدۀ تفاوت المراتب نعم من قال آی بردۀ کامل که صاحب تحقیق اندر صفت صدق ویقین صدیقی است هر مرتبه از وجوب حکمی وارد اگر حفظ مراتب نکنی زندیقی

وینبغی للمستدی انه یخاف ویبکی ویتعوذ بالله تعالی من جمیع انواع العذاب لانه کان علیه السلام یتعوذ بالله من جمیع انواع العذاب تعلیما لامته الا تری ما روی فی حصن حصین کیف کان علیه السلام یتعوذ فلیطالع فیه **شرط سی و ششم** آنکه رحمت خدای تعالی امیدوار بودن و ومید ارا و قال الله تعالی لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعًا وعن ثوبان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما احب ان لی الدنیا بهذه الآیة یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله الآیة فقال رجل فمن اشرك فسکت النبی صلی الله علیه وآله وسلم ثم قال الا ومن اشرك ثلث مرات کذا فی المشکوة **مناجات** الٰهی عاجزم الحکم لله + تویی مقصود من الحمد لله + ندارم هیچگونه توشه راه + مگر لا تقنطوا من رحمة الله +

قال علیه السلام انما یدخل الجنة من کان یرجوها ویجتنب النار من کان یخافها وانما یرحمهم الله من یرجوه وقال ذوالنون الٰهی رجائك یحیینی وخوفك یمیتنی وانا بین موت وحیوة اخاف عدلك لانی عصیتك وارجو فضلك لانك کریم **نقل است** که حق سبحانه تعالی وحی فرمود بموسی که ای موسی فلان خراب را بگو که بجو امید که ساخته است درهم شکند موسی علیه السلام پیغام حق سبحانه تعالی بآن مرد رسانید آن مرد گفت یا نبی الله مرا دل پاره پاره کرد این را شکم بین حق تعالی فرمود که ای موسی هرگاه که این مرد کور دل ما سعالیین شکستن نیست ندیدی لطف وکرم من کی لیسند و که قامتی سید قدرت خود آفریدم وصورتی را که درنگار رخانه ومن احسن من الله صبغة نگاشتم چون بآتش دوزخ بسوزانم للنبی صلی الله علیه وآله وسلم یرجو رحمة من الله عدا بامنه اعطاه الله ما یرجی وکفی ما یخاف **حکایت** وقتی فرشته را با فرشته رهنوا ملاقات شد گفت کجا میروی گفت در شهر جهودی هوس ماهی کرده است ودر حوض او ماهی نیست مرا فرمان است که از دریا ماهی در حوض او اندازم تا آن جهود مراد یابد سه تحسین

فضل حق نه حد بیان هست ✤ هست این قول در جهان شایع ✤ آنکه بر کافری ببخشاید ✤
مسلمان را کجا کند ضایع ✤ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لما قضی الله الخلق کتب کتابا فهو عنده فوق عرشه ان رحمتی سبقت غضبی
وفی روایة غلبت غضبی متفق علیه عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو یعلم الکافر
ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد کذا فی المشکوة نقل است که وقتی جبرئیل علیه
السلام بحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم گفت یا رسول الله من امروز چیزی
معائنه کردم که هرگز آن مشاهده نکرده بودم وآن آنست که در شهری بت پرستی
بت پیش نهاده بود ومیگفت ای صنم ای صنم یکبار غلط گشت وگفت ای صمد از سرادقات
عزت آواز آمد که لبیک یا عبدی گفتم خداوندا بت پرستی بت خود را میخواند غلط کرده
تا صمد بر زبان راند چگونه است که تو اجابت میکنی فرمان شد که ای جبرئیل اگر معبود
را غلط کرده ما نمیدانیم که معبود او کیست چون معبود او در حقیقت منم مرا میخواند پس
او را اجابت میکنم خوش گفت آنکه گفت شعر مقصود من از کعبه و بتخانه تو یی ✤
مقصود تویی کعبه و بتخانه بهانه ✤ مسجد و دیر تویی کعبه و بتخانه یکیست ✤ هر کجا گوش
نهادیم همه غوغای تو بود ✤ وروی فی الاخبار ان امراة اتت الی رجل من اصحاب
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم تشتری تمرا فقال لها ادخلی الحانوت فان
التمر فیه احسن واجود فدخلت فقبلها وعانقها ولم یزد علی ذلك فعرفه
المراة ففزع الرجل ثم انفصل فاتی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وقال نالت
یدی الی امراة فلم یبق لی شیئ الا الامر العظیم یعنی الجماع فنزل جبرئیل علیه السلام
بهذه الایة واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیات
فقیل هذا خاصة لهذه الرجل ام عامة فقال لا بل لجمیع الامة وروی ان رجلا
اتی باب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یبکی فدخل رجل اخر علی رسول الله
علیه السلام فقال یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم احرق قلبی شاب بالباب

فقال عليه السلام ادخلوه علي فادخلوه وهو يصيح ويبكي فقال له النبي عليه السلام
ما يبكيك يا شاب فقال ذنب عظيم ارتكبته فقال عليه السلام اشركت بالله
فقال لا فقال اقتلت مسلما فقال لا فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تخف
وان كان ذنبا اكبر من السموات السبع والارضين السبع فقال يا رسول الله ذنبي
اعظم من ذلك فقال ما ذا فقال استحيي ان اذكره فقال عليه السلام تستحيي مني
ولم تستحيي من الله تعالى فقال الشاب كنت نباشا مدة سبع سنين فنبشت
ذات يوم قبر بنت انصاري ونزعت عنها الكفن فلما ظهر عورتها لم اتمالك
نفسي فوقعتها فلما انصرفت سمعت صوتا من القبر يقول فضحتني فضحك الله
تعالى يوم القيمة فقال عليه السلام قم عني يا فاسق يا فاجر فخرج الشاب من عنده
الى البر يبكي ويصيح ويجعل التراب على راسه ويقول يا رب اتيت باب رسولك
فردني فان طردتني من بابك فالويل لي وان غفرت لي فطوبى لي فانزل الله تعالى
في شانه هذه الاية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم الاية
وقال بعضهم انها نزلت في شان ثعلبة الانصاري رضي الله تعالى عنه وقصته
ما روي عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اخا بين سعيد بن
عبد الرحمن وبين ثعلبة الانصاري في الخروج الى غزوة تبوك وهي اخر غزوة
غزاها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فخرج معه سعيد بن عبد الرحمن وخلف
اخاه ثعلبة خليفته في اهله وكان يحطب على ظهره ويسعى لاهله فاخذ
الشيطان منه ماخذ فقال له اما تنظر مرة الى ما وراء الستر فوقع النظرة
فراى امراة تصلي وجهها كالقمر ليلة البدر واذا الشعاع في صدرها
كشعاع الشمس فوضع يده على صدرها فقالت له ويحك اما تستحيي من الله
تعالى اما تحفظ حق الاخ الغازي اما تحفظ وصية رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم قال فقام ثعلبة وخرج باكيا نادما الى الجبل وهو يقول واذل
مقاماه واذل من عصا ربه وكان في الجبل كذلك حتى رجعوا من الغزو

فجعل كل اخ يلقى اخاه فاختم سعيد بن عبد الرحمن لما لم يره تعلبة ولما لم يخرج اليه مشتبا فلما دخل منزله سال اهله عن ذلك فقالت امراءة انه وقع نفسه فى بحر الخطايا فخرج هاربا باكيا الى الجبل فخرج سعيد فى طلبه فلما ظفر به سال منه ان يدخل المدينة فقال له ان كان لابد فغل يدى فى عنقى فانا عاصى ففعل ذلك فلما قدم المدينة استقبل بنته خمصانة فقال لها خذى بيدى و احملنى الى بيت على رضى الله عنه فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول فدخلا فاخبر عليا رضى الله عنه بقصته فقال له اخرج فلا توبة لك عندى فخرج وقال لابنته اذهبى الى بيت عمر رضى الله عنه فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول واخبر عمر بقصته فقال له اخرج فلا توبة لك عندى فخرج فقال لابنته اذهبى الى بيت ابوبكر رضى الله عنه فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول فدخلا عليه واخبرا ابابكر رضى الله عنه بقصته فقال له ابوبكر اخرج فلا توبة لك عندى فخرج وقال لابنته اذهبى الى بيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فذهبت به وقرعت الباب فاذن لهما بالدخول فدخلا عليه واخبره بقصته فقال له اخرج ذكرتنى اخلاء النار فخرج هاربا الى الجبل يصرخ ويقول اللهم ان عمر هم بضربى وان ابابكر ادبرنى وان عليا طردنى وان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم خيبنى وكان على ذلك اذ انزل جبرئيل عليه السلام من عند الله تعالى وقال يا محمد ان الجبار يقرئك السلام ويقول لك انت خلقت الخلق حيث خيبت عبدى وانا قد غفرت له فقال عليه السلام مرحبا به من ياتينا بثعلبة فيبشره بالمغفرة فقاما على وسلمان الفارسى رضى الله عنهما وخرجا وطلبا فوجدا راعيا من رعاة المدينة فسألاه عن خبره فقال كانكما تريدان الهارب من النار فقالا نعم فقال لا اعلم اين هو ولكن اذا اقبل الليل اريه تحت هذه الشجرة ساجدا يبكى ويتعوذ بالله من عذابه فمكثنا هنالك حتى اذا اقبل الليل فجاء ثعلبة صارخا والسباع والطيور يبكون حوله فخر ساجدا تحت تلك الشجرة

فجاء ابو سلمان عليه فرد عليهما السلام وقال لهما كيف تركتما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال على ما تحب ويريد الله تعالى ثم قال له لك البشرى بالمغفرة فانه نزل الوحى على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاخبرني لك وامرك ان ندخل معنا المدينة فقال اذا احتى الكماران لا تدخل المدينة فى بياض النهار وليكن ترتقبا حتى اذا جاء الليل فحينئذ تدخل المدينة فاجابه الى ذلك فلما اقبل الليل واذن بلال العشاء فدخل ثعلبة مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقام فى آخر الصف فتقدم النبى صلى الله عليه وآله وسلم ليصلى بالقوم وجعل يقراء سورة الهكم التكاثر فشهق ثعلبة شهقة ثم شهق اخرى فخر ميتا فلما فرغ من الصلوة فجعلوا يحركونه فقال النبى صلى الله عليه وآله وسلم رشوا على وجهه الماء البارد فقال سلمان يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد خرجت نفسه فخرج النبى صلى الله عليه وآله وسلم من المسجد فاستقبلت حمصانه امة ثعلبة فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كيف حال ابى فقال لها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ادخلى المسجد وانظرى حاله فدخلت ووضعت يدها على جبهته وجعلت تبكى وتقول من لى بعد ذلك يا ابى فقال لها النبى صلى الله عليه وآله وسلم اما ترضين برسول الله صلعم ابا وبفاطمة اختا وبجانسه اما فقالت لم لا ارضى ثم امر النبى صلى الله عليه وآله وسلم بغسله فغسلوه وكفنوه وصلوا عليه فقال عمر يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رايناك تمشى على قدره باصبع الرجل فقال نعم لكثرة الملائكة لكيلا اطاء اجنحتهم لكن ابى كفانه الشقى ثم اعلم يا ايها الطالب بالمغفرة ان رحمة الله واسعة لا يقنط من رحمته احد الا الكافر لانه قال الله تعالى لا تقنطوا من رحمة الله الاية ولما لم يامنوا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الشيطان فكيف تأمن عنه لان الشيطان لا يوسوس فى قلب ليس فيه الايمان الا ترى ان السارق لا يدخل فى بيت ليس فيه

المال ولقد صدق من قال ؎ کدورت بیشتر آنرا کہ جوہر بیشتر باشد ٭ نیاشد غبار زنگ ہرگز تیغ چوبین را ٭ آنکہ ہرگام نلغزید درین کوئے نرفت ٭ صفت راہروان لغزش گامست اینجا ٭ ولیکن ینبغی ان نلزم الاستغفار فی کل ساعۃ لان الساعۃ یجعل الکبیر صغیرۃ فافھم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا ثم خرج یسئل فاتی راھبا فسئلہ فقال لہ توبتہ فقال لا فقتلہ وجعل یسئلہ فقال لہ رجل ایت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت وناءً بصدرہ نحوھا فاختصمت فیہ الملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فاوحی اللہ تعالی الی ھذہ ان تقربی والی ھذہ ان تباعدی فقال اللہ تعالی قیسوا ما بینھما فوجد والی ھذا اقرب بشبر فغفر لہ متفق علیہ کذا فی المشکوۃ ولذا قال الامام الشافعی رحمہ اللہ فی مناجاتہ ؎ الٰہی عبدک العاصی اتاکا ٭ مقرا بالذنوب وقد دعاکا ٭ فان تغفر فانت لذاک اھل ٭ وان تطرد فمن یرحم سواکا ٭ الٰہی لا الہ سواک فارحم ٭ علی من لا رحیم لہ سواکا ٭ تجاوز عن ضعیف قد جفاکا ٭ فجاءک تائبا یرجو رضاکا ٭ فان یک یا مھیمن قد عصاکا ٭ فلم یسجد لمعبود سواکا ٭ وما احسن ما قال النوسر الحکیم ؎ ذنوبی ان تفکرت فیھا کثیرۃ ٭ ورحمۃ ربی من ذنوبی اوسع ٭ وما اطمع فی عمل صالح ان عملتہ ٭ ولیکنی فی رحمۃ اللہ اطمع ٭ ھو اللہ مولائی وما لکی وخالقی ٭ وانی لہ عبد اقر واخضع ٭ وان یسلک غفرانا فذاک برحمۃ ٭ وان یک اخری فما انا اصنع ٭ وقال علی رضی اللہ عنہ ؎ ایا من لیس لی منک المجیر ٭ بعفوک عن عذابک استجیر ٭ فان عذبنی فالذنب منی ٭ وان تغفر فانت بہ جدیر ٭ انا العبد المقر بکل ذنب ٭ وانت السید الصمد الغفور ٭ نقل است کہ روزی شیخ شبلی رح از در گذری بی قصد آورد و در کوچۂ فروحشہ آنا وشبانہ کہ سر ایشان بود شیخ را دید و استادہ شد و خدمت کرد شیخ فرمود یک شب کہ بر مرد بیگانہ بیباشی چند می ستانی گفت یک دینار سرخ شیخ گفت واگر در تمام روز تراگاہ دارد چند می ستانی گفت دو دینار سرخ شیخ فرمود ہفت شبان روز بیست و یک دینار از من بستان و ہفت شبانروز بر من بمان شبانہ قبول کرد و خود را بیار است و در حجرہ شیخ آمد شیخ در را بر بست شعبانہ را گفت درین

کج رو و عجب شبانه دران کنج خسپید و شیخ با خداوند تعالی مشغول شد چون روز
شد در حجره مقفل کرد شبانه را دران حجره گذاشت چون شب شد شیخ باز همچنان
مشغول شد و شبانه در خواب رفت سیوم شب شیخ فرمود ای شبانه اگر برخیزی
دو رکعت نماز بگذاری چه شود شبانه باکراه تمام برخاست وضو کرد دوگانه شروع
کرد شیخ سر بسجده نهاد و گفت الهی آنچه بدست من بود کردم این زن را از خانه فساد
در حجره آوردم و او را بر درگاه تو ایستاده کردم امیدوارم که تو مقلب القلوب که دل او را
بگردانی و از بدی در نیکی آری پس دل او را از فساد با صلاح کش حضرت مقلب القلوب و مجیب
الدعوات دعای شیخ در حق او مستجاب کرد امید شبانه تمام شب دو رکعت گذرانید چون
صبح در رسید بیست و یک دینار پیش شیخ نهاد و گفت مرا توبه ده پیش شیخ توبه کرد تا کار
او بحدی رسید که مردمان عیب بزیارت او آمدندی و پای بوسی میکردندی تا روزی
شبانه بر خود حساب کرد که مرد بیگانه بوی چند کس رسیده بمقصود رسیده و هفت مرد بر
رسیده بود و گفت الهی ایشان بر من ستم کردند من لطف بر سر خود پیش ایشان نهادم
چون مرا آمرزیدی در درگاه تو محسوب شدند که ایشان را نیز بیامرزی باشد که ما
تو بخشیدیم و گناه ایشان بمنت تو عفو کردیم * باز آ باز آ هر آنچه هستی باز آ *
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ * این درگه ما درگه نومیدی نیست * صد بار اگر توبه
شکستی باز آ * پس سالک را باید که امیدوار برحمت خدای تعالی بسبب عصیان و طغیان
نیش مباد رحمت مغفرت ملک تحمه و شیمت داند گناهی را که در تقصیر آرد کما قال ابن
عباس عفوک اعظم من ذنوبک و لنا قال العارف چون ترک الله ...
بیش لطف و عفو بید تو شاه * توبه کردن از گنه آید گناه * و قال العارف بالله
ابو عبد الله لعل رحمة ربی حین یقسمها تاتی علی حسب العصیان فی القسم
بیا بین ای عاصی بیچاره نومید مشو که چون پیدا شود انوار خورشید * کسی کو زره
سست افتاده در راه * برو تابد آن خورشید درگاه * چه کار معاصیان آید خطرناک *
گنهگاران بر درش کوی چالاک * و عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول

الله علیه وآله وسلم والذی نفسی بیده لو لم تذنبوا لذهب الله بکم
لجاء بقوم یذنبون فیستغفرون الله فیغفر لهم رواه مسلم ولذا قال
الشعراء ؎ عفوت ثواب دشمن وحکمت گناه دوست است * هر گام چیده
الفت دام ودانه * ای درویش باید که هیچ گناه گاری را از رحمت حق تعالی
نا امید نگردانی لاانزی ما روی فی المشکوة المصابیح عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدهما
مجتهد فی العبادة والاخر یقول بذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیه فیقول
خلنی وربی حتی وجده یوما علی ذنب استعظمه فقال اقصر فقال
خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال والله تعالی لا یغفر لك ابدا ولا یدخلك الجنة
بعث الله الیهما ملکا فقبض ارواحهما فاجتمعا عنده فقال للمذنب ادخل
الجنة برحمة وقال للاخر انستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب
قال اذهبوا به الی النار رواه احمد ونیز باید که هیچکس را بچشم حقارت نه بینی والله
در قائله گناه آئینه فضل ورحمت است ای شیخ مبین بچشم حقارت گناهگاران را
چنانچه حضرت بابا میرویس مجذوب قدس سره میفرمایند ؎ گناه من زعدم گر نیا مدی
بوجود * وجود عفو تو درعالم عدم می بود * وحکی ان رجلا جاء الی النبی صلی
الله علیه وآله وسلم وحکی بین یدیه ان امراة سقط ولدها من السطح مزیدها
فرمت المراءة نفسها من السطح فهلکت شفقته علی ولدها فقال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم ان الله تعالی اشفق علی امتی من تلك المرأة علی ولدها
نقل است که بنده نامه عصیان خود میخواند منکر شود تا هر اعضای او را گواهی
دهند پس او را بسوی دوزخ برند پس میگوید خدا وندا بسیار عذر کرده بودم هیچ
فائده نکرد حالا بدوزخ قرار کردم اما نام تو رحیم است کنون امیدوارم که رحم خود
اظهار کنی خدای تعالی برو رحمت کند چه خوش فرمودند حضرت انصار علیه الرحمه
؎ روز محشر چون روم پیشش باین روی سیاه * چون ز من پرسد بگویم عذرم

آید برگناه + مارا توہست اگر طاعت ندہی + وین ہیچ نبود لطف و عطای تو کجاست + وقال بعضھم انما خلق اللہ تعالی ابواب الجنۃ اکثر من ابواب النار لان ابواب الجنۃ ثمانیۃ وابواب النار سبعۃ لیعلموا ان رحمۃ اکثر من عذاب ولھذا امل ان الموحدین رجاء ھم اکثر من الخوف لان الرجاء یشرب من بحر الرحمۃ والخوف یشرب من بحر العقوبۃ کذا فی کفایۃ الشعبی اعلم ایھا الطالب ان الرجاء علی قسمین کما ذکر ان الخوف علی اقسام الاول الرجاء بدخول الجنۃ والثانی برؤیۃ اللہ تعالی اما الاول فان اللہ تعالی من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فاولئک یدخلون الجنۃ وقال تعالی فیھا عین جاریۃ فیھا سرر مرفوعۃ الایۃ شعر دخول الناس نصل فی الجنان + من الرحمن یا اھل الامال + وقال تعالی وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار فالعبد یکون احرص علی الطاعات واصرف عن المعصیۃ لانہ تعالی یقول وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین وقال فی النار اعدت للکافرین وقال تعالی وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون وقال ونعم اجر العاملین ـ کذا فی الشرح الامالی و در رسالہ شرح سورۂ فاتحہ از تصنیف مولانا معین آوردہ است کہ چون حساب خلائق باتمام رسد حضرت بار عزت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم توجہ بجانب حوض کوثر کنند واز آنحضرت سوال کردند کہ کوثر چیست آنحضرت فرمودند کہ طول و عرض آن جز علام الغیوب نداند کنارش از زر سرخ است و آبش سفید تراز شیر و شیرین تراز عسل و شادی انگیز تراز شراب و خوشبو تراز مشک ہر کہ از آن آب روان قطرۂ بنوشد از آلام و اسقام ایمن گردد و ہرگز تشنہ نگردد و اگر ہر دم ہزار کاسہ می نوشد ہیچ ضرر نکند بلکہ از ہر کاسہ عشرتی دیگر یابد و گویند کہ چہار صحابہ کرام براطراف او باشند و مؤمنان را آب دہند کسی کہ بعض یکی از ان چہار بزرگوار داشتہ باشد آب درحلق او در قوم گردد عیاذا باللہ منھا در شرح تعرف آوردہ کہ از چہار

جوی که وصف آن در قرآن مذکورست که فیها انهار من ماء غیر آسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل مصفے آب عبارت از ابوبکر ست رضی الله عنه که هر که را قدحی عنایت کند آبی لطافت آب باشد که از ان حیاتی یابد و شیر اشارت بعمر ست رضی الله عنه که هر که را ساغری کرم نماید شیری دلیر بود که از ان قوتی یابد و خمر کنایت از عثمان ست رضی الله عنه که هر که را جامی دهد شرابی طرب انگیز میباشد از ان عشرتی یابد و عسل کنایت از علی ست رضی الله عنه هر که را می بخشد غلی بنیش و غل کند که کام جان او شیرین گردد و اختلفوا فی انهار الجنة قال بعضهم النهر واحد تجری فیه الخمر واللبن والعسل لا یخالطه بعضه بعضا کما لا یخالط الماء العذب الصاء الاجاج والمالح فی الدنیا فی البحر قال تعالی مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان وقال بعضهم فیها اربعة انهار کما قال الله تعالی فیها انهار من ماء غیر آسن الایة وقال بعضهم الماء واحد ولیکن یختلف بالمنیة ان تمنی یکون لبنا وان تمنی یکون عسلا وفیه سر عزیز لا یعلمه الا الله تعالی وقال بعضهم النهر الجاری واحد ولیکن له طبایع اربع طبع الماء فی ایجاد الحیوة وطبع اللبن فی التربیة وطبع العسل فی الحلاوة وطبع الخمر فی الطرب والنشاط وانما جمع الانهار لکثرة معانیها مع اتحاد عینها وفیه سر عزیز کذا فی شرح الامالی و در تفسیر زاهدی آورده حوض کوثر روز قیامت بر پشت فرشته نهند که هر جا که آنحضرت میرود وآن فرشته با وهمراه میباشد و در طول و عرض این حوض روایت بسیارست وحضرت علیه السلام فرمود که دیدم چهار جوی که بهشت از چشمهٔ بسم الله بیرون می آیند هر جوی آن مقدار که هفت دریا برابر هر یک جوئی سوزنی می نمود وآن چهار جوی در حوض میرفتند وآن حوض پر نیشود دیگر بروز قیامت در شرح دیوان آورده که قال ابن عباس رضی الله عنه الجنان سبعة جنة الفردوس وجنة العدن وجنة النعیم ودار الخلد وجنة الماوی ودار السلام وعلیون وفی روضة العلماء ان لکل مؤمن من عطاء خمس من الانبیاء کلهم علی قامة ادم علیه السلام ستون

ذراعا وعلى سن عيسى بن مريم ثلث وثلثين سنة وعلى حسن يوسف عليه السلام
وعلى نغمة داؤد عليه السلام وعلى خلق محمد عليه السلام وفي رسالة التمهيد ادنى
ما يعطى من المقام في الجنة لمؤمن لا طاعة ولا عبادة له في الدنيا عشرة امثال
الدنيا بان يكون بناءه وعن لبنة من ذهب ولبنة من فضة وترابه من المسك
الاذفر والزعفران وان دخل بيته وفي البيت كان سبعون سريرا على كل سرير
سبعون فراشا سبعون درجة عليها سبعون حلة وقيل ولو انّ شعرة من شعر
نساء اهل الجنة سقطت الى الارض لاضاءت اهل الارض واما اهل الجنة جردٌ
مردٌ مكحولون وللرجال شوارب خضراء وهو احلم ما يكون بل امراة ولا يكون
للنساء ذلك لتميز الرجال عن النساء ولا يكون شعر الابط والعانة الا حاجبان
وشعر الراس والعين ويعطى للرجل قوة مائة رجل في الاكل والشرب والجماع
ويجامعه ويجامعها كما يجامع اهل الدنيا كذا في دقائق الحقائق وجاء في
الجيران حور العين ان اخرجت اصبعه الى الدنيا في الليلة المظلمة تنورت الدنيا
كلها انور في تنوير الشمس بها وان القت قطرة عن ماء الفم في البحر لم يبق منه
شربه من الماء الاجاج ومع هذا ان المؤمنات في الجنة اكثر جمالا وكمالا وضياء
من الحور لان الحسن في الحور واحدٌ وهو عطائي وفي المؤمنات اثنان عطاء
وجزائي كذا في شرح الامالي در مصفى آورده است كه گروهى از زنان بجانب حضرت
باريتعالى عرض ميكنند وميگويند خداوندا مارا در دنيا هيچ شوهرى نبود حالا در باب
ما چه حكم فرمائى فرمان در رسد كه از آدميان هر كه خوش آيد اختيار كنيد وحضرت جبرئيل
ميان ايشان عقد بندد با طائفهٔ ديگر عرض كنند كه مارا در دنيا دو سه شوهر بود حالا
مارا عقد ميشود چه حكم فرمائى فرمان در رسد هر كرا خوش آيد اختيار كنيد وبروايتى
شوهر آخر حاكم شود وعليه الفتوى ودران هنگام خداى تعالى مردان را چندان قوت
ميدهد كه اگر يكى را صد هزار حور داشته باشد بيك روز تسلى خاطر ايشان تواند
وجز آن بجز معائنه معلوم نتوان كرد انشاء الله تعالى ودر شرح هدايه آورده است كه

آسیا نام زن فرعون ست الله تعالی او را با قالب در بهشت برد تا که در دنیا بود فرعون با او
نزدیکی کردن نتوانست الله تعالی در پردهٔ عصمت او را نگاه داشت هر بار که فرعون طلب
کردی الله تعالی دیوی را بصورت او فرستادی او دانستی که زن آن کس ست الله
تعالی برین طریق نگاه داشت فردای قیامت در نکاح محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
هر دو زنان باشند یعنی آسیا و مریم بدانکه در بهشت مؤمنان یکدیگر طواف کنند و
یاران بیاران و خویشان بخویشان ضیافتها کنند و بزم آرایند و از طعام و شراب
و سماع و رقص بهره گیرند و هر امتی در یکروز یکبار بملاقات پیغمبر خود روند امت مصطفی
صلی الله علیه وآله وسلم دو بار بدیدار شریف آنحضرت مشرف میشوند نقل است که چون
بهشتیان در بهشت قرار گیرند بروز شنبه بمهمانی آدم علیه السلام آیند در خلد برین حاضر
گردند روز یکشنبه بضیافت حضرت نوح علیه السلام در جنت النعیم توجه نمایند روز
دوشنبه بطعام حضرت ابراهیم علیه السلام در جنت الخلد می آیند و روز سه شنبه
بمحاضر حضرت موسی علیه السلام در جنة الفردوس مبادرت نمایند روز چهارشنبه بر
خوان حضرت عیسی علیه السلام در جنت العدن قدم رنجه فرمایند روز پنجشنبه بسایهٔ
درخت طوبی بضیافت پر لطافت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم را مطالعه
نمایند و مشرف دیدارش شوند روز جمعه که آنرا عید مؤمنان گویند در دار الجلال حق
تعالی نزول اجلال فرمایند و هر یک از انبیا و اولیا و خاص و عام نعمتهای و شربتهای
رنگارنگ تناول نمایند نقل است من مطالع الانوار در تمهید مذکور است که چون
بهشتیان در بهشت و دوزخیان در دوزخ قرار گیرند میان بهشت و دوزخ مرگ را
بصورت گوسفندی سیاه ذبح کنند بهشتیان را شادی افزاید و کافران را غم زیاده گردد
و در مصابیح مذکور است که طول اهل بهشت شصت گز باشد و عرض هفت گز و عمر مردان
سی سال و عمر زنان ده سال بود و پیوسته بواکیر باشند اللهم ارزقنا دار النعیم
والنظر الی وجهك الکریم والثانی رجاء رویة الله تعالی حق للمؤمنین قال تعالی
وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة وقوله تعالی الذین احسنوا الحسنی وزیادة

وقد قال عليه السلام الزيادة هي النظر الى الله تعالى والحديث صحيح وقوله تعالى يوم يلقونه سلام واللقاء هو رؤية وقوله تعالى واذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا وقيل الملك الكبير هو الله تعالى وقوله عليه السلام انكم سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر والمقصود به تشبيه الرؤية بالرؤية لا تشبيه المرئي بالمرئي كما قيل تراه المؤمنون بغير كيف وادراك وضرب من مثال كذا في شرح الامالي بدانكه ديدار حق تعالى بعضي را هر ساعت باشد وبعضي را روز جمعه يكبار وبعضي را بعد دو روز وبعضي را بعد سه روز تا هفت زياده بركسي نگذرد وهر روز مقدار هزار سال عراق باشد چون بعد هفتم روز ديدار حق تعالى سيد نعمتها ي بهشت را واموش كنند فيسمون النعيم اذا راوه فيا خسران اهل الاعتزال واختلفوا في رؤية الله تعالى للنساء ففي فتاوى صدر الشهيد نقلا عن شرح الطحاري ان رؤية الله حق للمؤمنين دون نساء هم الا لفاطمة وفي شرح الامالي لا رؤية الله للكافرين لقوله تعالى قد خسر الذين كذبوا بلقاء الله الايه قال شيخ جلال الدين السيوطي في تصنيفه رؤية النساء لباري تعالى اقول رؤية الله تعالى تحصيل للخلق في الموقف قبل دخول الجنة وفي الجنة بعد دخولها اما الرؤية في الموقف فلا شبهة في حصولها لكل احد من الرجال والنساء حاصل عندنا بذلك لان الاحاديث الواردة في تجليته تعالى في الموقف صريحة في العموم لكل من كان يعبد الله من ذكر او انثى محسن ومسيئ وقد ذهب قوم من اهل السنة الى ان رؤية الله تعالى في الموقف تحصل للمنافقين ايضا وذهب آخرون الى انها تحصل للكافرين ثم يحجبون بعد ذلك لتكون عليهم حسرة وله شاهد من رياء عن الحسن البصري رحمه الله فاذا قيل بحصولها في الموقف للمنافقين وللكافرين وللنساء المؤمنين اولى واما الرؤية في الجنة فاجمع اهل السنة على انها حاصلة للانبياء والمرسلين والصديقين من كل امة ورجال المؤمنين من البشر من هذه الامة واختلف في الملائكة فذهب الشيخ عز الدين بن عبد السلام الى انهم

یرون ربهم قال ذلک اجتهادا لنفسه واستنباطا لانقلا عن احد و
شیخ ابوالحسن الاشعری ومنه نقل ان الملائکة یرون ربهم فی الجنة و
کذلک نص علیه الامام البیهقی فی کتاب الرویة ومن المتاخرین العلامة شمس الدین
بن القیم وقاضی القضاة جلال الدین البلقینی واما الدلیل ففی ذلک حدیثان
اخرجهما البیهقی فی کتاب المذکور واما مومنوا الجن فقد نقل صاحب المرجان
مقالة الشیخ عزیز الدین فی الملائکة ثم قال والجن اولی بالمنع منهم قلت وهو
الظاهر بلا شک وانه لم یثبت ذلک فی الملائکة خصوصا ان الامام اباحنیفة
وجماعة ذهبوا الی ان لا ثواب لهم ولا یدخلون الجنة وانما جزائهم النجاة
من النار مع انه جوز ان یحصل لهم رویة ما فی وقت من الاوقات حتی لا یحرموا
من فضل الله تعالی بذلک وانما الذی الیقه الرویة کما یروی رجال الانس کل
یوم او جمعة واقطع بانهم یرون فی الموقف کما تقدم وعن ابن عباس ان النبی
صلی الله علیه واله وسلم قال ان اهل الجنة یزورون ربهم فی کل جمعة وقیل
ان للناس نوعان نوع یرون الله کل یوم بکرة وغشیا وهو الخواص ونوع یرونه
کل جمعة فیزورونه ویتجلی لهم وهم عامة الخلق انتهی کلامه کذا فی رسالة
الشیخ جلال الدین سیوطی ودر شرح سورهٔ فاتحه مولانا معین آورده ست که بهشتیان
در روز جمعه که آنرا عید مومنان گویند در وارجلال بی زوال نزول اجلال فرمایند
و هریک از انبیا و اولیا خواص وعوام بقدر مراتب بر منابر درر و یواقیت وکرسیهای
زرین وسیمین جی نشینند وحلهای بهشتی در بر و تاجهای مرصع بر سر نهند ونعمتهای
گوناگون وشربتهای رنگارنگ تناول نمایند بعد ازان حضرت رسالت پناه صلی الله
علیه وآله وسلم از منبر منور فرود آید تاج از سر وحله از بر کشاید وشکر گذاری بجناب
حضرت باری بسجده نهد پس خطاب مستطاب در رسد که ای محمد سر بردار که این روز
عبادت نیست بلکه روز مکافات است پس سر از سجده بردارد وگوید خداوندا مشتاقان
وصال نعمت دیدار می طلبند امید آنست که بشرف دیدار مشرف سازی

خستگان غم عشق تو دوا می طلبند | دردمندان فراق تو شفا می طلبند
هر که از تو تمنای مرادی دارد | تشنگان غم شوق تو ترا می طلبند

بعد از آن فرمان در رسد که یا ملائکتی ارفعوا الحجاب عن وجوه عبادی ایشان
جواب گویند من یقدر ان ینظر الی وجهك الکریم حتّی در رسد که انی اعطیت
اعینهم بماء المعرفة وقلوبهم بماء المحبة بعد از آن بفرماید حجاب بردارند نوری
پیدا شود هفتصد حجاب باقی مانده باشد چون یک حجاب بردارند نوری دیگر در حجاب
ظاهر گردد وچون حجاب دوم برگیرند حیران ظاهر شود که ظاهر و باطن ایشان نور گردد
ودران نور حیران مانند وچون حجاب سیوم بردارند فینظرون الی وجه الکریم و
یسجدون لله العظیم ویقولون سبحانك ما عبدناك حق عبادتك فیقول
الله تعالی ارفعوا رؤوسکم فانها لیست بدار العمل سلام علیکم هل رضیتم
عنی فذلك قوله تعالی رضی الله عنهم ورضوا عنه پس سر از سجده بردارند
وجواب عرضه نمایند وچنان بدیدار مشغول شوند که هم حور وقصور ونعمت جنت فراموش
روزیکه یار جام مرا پر زمی کند | عاشق دران وعاشق جفایا دگی کند
ساقی اگر هزار شراب افکند بجام | عاشق ببین ملاحظهٔ حسن وی کند
چون نظر بر جمالش کنند شوار بد وچون نظر بجمالش کنند بگذارند که هیچ نعمتی
شیرازنعمت دیدار باشد دوق این می بیت باشی بجد اتالت اسی سید
گر بهشت بر جای دلکش است | بی جمال دوست بین آتش است
گر نه دیدار است موعود بهشت | میروم از صومعه سوی کنشت
اللهم احرق عوارض قلوبنا بنار عشقك وشوقنا الی جلالك وجمالك واقطع
الحجاب بیننا وبینك وارزقنا ارد یاد مشاهدتك حتی لا یبقی فی قلبی غیرك
وارزقنا کاسا من شراب محبتك وتشریف لقائك یا ذو الجلال والاکرام اذا
عرفت اقسام الخوف والرجاء فاعلم ان للسالك واحبان بصیر الخوف والرجا
عنده قوتین لانه اذا غلب واحد منهما القلب ولذا قال سهل بن عبد الله الجردی

والرجاء انثى ومنهما يتولد حقائق الايمان وقال المشائخ رحمهم الله الخوف والرجاء بمنزلة جناحي الطير وانما تيسر للطائر الطيران اذا استويا ونبت جناحاه كذا في فصل الخطاب وروى ان ابابكر الصديق رضي الله عنه قال لونادى مناد من السماء ان لا يدخل النار الا واحد لخفت ان اكون انا ولونادى مناد من السماء ان لا ينجو من النار الا واحد لرجوت ان اكون انا وهذا امراعات الخوف والرجاء لان الامن كفر والياس كفر والله اعلم بالصواب **شرط سي ونهم** آنكه آداب سبزه نگاه داشتن وآن بيست ويك ادب اند **اول** پشت وسر بپوشد **دوم** آستينها بالاكشد **سيوم** نعلين نه پوشد **چهارم** كاغذ از خود دور كند ويا مهري كه در وي نام خداي تعالى باشد ونام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم باشد وبروايتيكه حرف قرآن باشد از خود دور كند **پنجم** از شيطان نيك انديشد **ششم** اول چپ پاي درآرد **هفتم** روي وپشت جانب قبله وآفتاب وماهتاب نكند **هشتم** دست چپ زير زنخ دارد **نهم** بار بر پاي چپ كند **دهم** خوي بيفگند **يازدهم** خط بر زمين نكشد **دوازدهم** سوي عورت نه بيند **سيزدهم** خود را برهنه نكند **چهاردهم** بول آهسته كند چنانكه قطره بر جامه نرسد **پانزدهم** بعد از فراغ خود را بسنگ ويا بكلوخ ويا بجامه كه نفع از وي رفته باشد ويا بخاك پاك كند **شانزدهم** چندان ببايد كه تري آن برود **هفدهم** شمار سنگ نزد ما شرط نيست اگر بيك سنگ پاك شود پاك بود **هژدهم** بايد كه سخني نگويد **نوزدهم** بايد كه كسي را عورت خود ننمايد **بستم** عورت بپوشد **بست ويكم** آنكه بوقت برون آمدن پاي راست اول بيرون كند وروى عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه انه كان يدخل الخلاء فبكل اسبوع مرة وكان قد وضع كرسيين على باب الخلاء وكان اذا اراد الدخول في الخلاء يضع ظهره ويقول للكرام الكاتبين انتما ملكان طاهران وانه لا بد لي من الدخول في هذه المكان النجس فاقعدا هاهنا حتى اخرج اليكما ثم اصحباني وهكذا روى عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه وكان المتقدمون نسوى بين الوتد على باب الخلاء فاذا ارادوا ان يدخل الخلاء يعلقون الخاتم

فی الوقت واذا کان فی الخاتم اسم الله تعالی یجعلها فی التقوی فی الدین والدنیا
کذا فی کفایة الشعبی وعن عثمان رضی الله عنه اذا اراد ان یدخل الخلاء بسط شیاء
علی الارض حاسر الخلاء ویقول للملکین اجلسا علیه تعلیما لهما واذا کذا فی خلاصة
الحقائق و در کنز الاوراد آورده که چون بنده مومن خواهد که در خلا رود نخست آستین چپ
بالا کند بعد از آن آستین راست و هر چه نام خدای تعالی بروی باشد از خود دور کند
سر پوشیده خود سپوشد و پیش از دخول در خلا گوید بسم الله اعوذ بالله من الخبث
والخبائث و باید که استنجا بپای چپ درون شود و چون خواهد که بهر حاجت نشیند خود
را القدر حاجت برهنه کند و قوت بر پای چپ کند و پای راست ایستاده دارد تا زود
فارغ شود و در استنجا حظ نکند بر زمین و بر حائط نظر بسیار نکند و بسوی عورت
خود نظر نکند الا بهر حاجت و آنچه از وی بیرون آید در آن نگرد و بلغم بیدار دو بینی
دفع نکند و دست بر رخسار چپ نهد چون غمگینان و در وقت خروج از نجاست بگوید
الحمد لله الذی اذهب عنی ما یؤذینی وابقی علی ما ینفعنی دو سه بار گوید غفرانك
ربنا والیك المصیر و گفته اند که سرور عالم صلی الله علیه وآله وسلم هرگز ترک نمیکرد مد
ذکر بر زبان مگر در خلا و لهذا میخوانند در وقت بیرون آمدن غفرانك ربنا
والیك المصیر و فی فتاوی الصوفیة الصحیح جواز ذکر الله تعالی فی الخلاء
للحدیث لموسی علیه السلام کن اذکرك وانا علی حال استحیت من نفسی ان
اذکرك فقال اذکرنی علی کل حال و حضرت مولانا جلال الدین قدس سره فرموده
که مردم می گویند که در خلا و بوقت استنجا نام خدای تعالی نمیاید برد و سلطان براهیم
سوار است اسپ بیچاره چه بکند پس معلوم شد که ذکر با نفاس جائز است در خلا و
چون از بهر حاجت انسانی بصحرا رود باید که از چشم مردم دور برود تا نظر کسی بر وی نیفتد
زیرا که جابر روایت میکند از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان اذا اراد البراز انطلق
حتی لا یراه احد و فی العوارف ومن حکایات الصوفیة ان ابا عمرو الزجاجی جاور
بمکة ثلثین سنة وکان لا یتغوط فی الحرم ویخرج الی الحل واقل ذلك فرسخ و بیک

مشکوۃ المصابیح عن یعلی قال قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای رجلا
یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حی یحب الحیاء
والستر فاذا یغتسل احدکم فلیستتر رواہ ابوداؤد والنسائی فی روایۃ قال ان اللہ
ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشیء وعن انس قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اراد الحاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ
الترمذی وابوداؤد والدارمی وعن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال فی خطبۃ یا معشر
المسلمین استحیوا من اللہ فوالذی نفسی بیدہ انی لاظل حین اذھب الی الغائط
فی الفضاء متقنعا بثوبی استحیاء من ربی وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الدنیا ولم ینظر الی فرج احد ولا نظر احد الی
فرجہ کذا فی الخلاصۃ وروی سلمان انہ قال لان اخر من السماء الی الارض فاموت
ثم احیی ثم اموت ثم احیی ثم اموت ثم احیی ثم اموت احب الی من ان انظر الی
عورۃ احد او ینظر احد الی عورتی دیگر باید کہ درخلاجا مکث بسیار نکند لانہ حکی عن لقمان
الحکیم انہ کان عبدا وخال ما ظھر من حکمتہ انہ قال لمولاہ یا مولائی اذا دخلت
الخلاء فلا یمکث ھناک طویلا فانہ یقسی القلب واللہ اعلم بالصواب شرط چہلم
آنکہ درخلوت باادب نشستن وادب درخلوت این است کہ طرف آفتاب وماہتاب ندیدن و
طہارت بدن وجامہ وطہارت موضع وتصفیہ باطن وکتمان سر وترک حیوانات جلالی وجمالی
واگر ترک جمالی نتواند مخیر است کذا فی رسالۃ مولانا معین الدین الہاشمی وفی رسالۃ
المکی ولا یکثر اکل اللحم فی الخلوۃ لانہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا
اکلت اللحم وجدت فی نفسی تمیزا الی رغبۃ الی الجماع ایضا قال علیہ السلام
اللحم ینبت اللحم وینبغی للمعتکف ان یاکل اللحم فی الخلوت مرۃ او مرتین کل مرۃ
یوزن خمسین درھما وھی اوقیہ واحدۃ فان ھذا المقدار اجازۃ الشیوخ لضعف المبتدی
پس معلوم شد کہ اگر یکبار یا دوبار درخلوت حیوانات خورد جائز است تا مخالفت نفس
نشود قال علیہ السلام من ترک اللحم اربعین یوما ساء خلقہ وفی شرعیۃ الاسلام

ولا یواظب علی ترک اکل اللحم والمرقة فانه یوجب المقت والقسوة ولا یواظب
علی ترک اللحم والدسم اربعین لیلة فتغیر طبعه وسوء خلقه وحیوانات خوردن
وقتی جایز است که صاحب دعوة باشند والا نخورند وطریق بعضی بزرگان این است که
در ده روز اول حیوانات میخورند وبعد ازان نمیخورند وبعضی از آداب درخلوت دوام
وقت کردن واحتراز نامحرمان واستعمال عطر وشجاعت در ملاقات ارواح واکل الحلال و
صدق المقال وتضرع وحضور دل باحق وتبدیل نفس وخوردن وآشامیدن از دست
خادم مصلی ونگاهداشتن دل از حسد وبغض وکبر وکینه وغصه و ورع وترک کردن پیاز
وسیر وکل مکروهات ومحرمات وتخم مرغ وشهد ومشک وجوز صدف واستعمال گشتن
و سوره وترک خوردن حشرات وشیر ودوغ وسرکه وبرگ نکتادن وبعضی گفته اند که
جامه دوخته نپوشد کذا فی رسالة مولانا معین الدین الهاشمی قدس سره
ملائکه رسالت کردن شروط مذکور واجب است اگر یکی ازین شرائط مذکوره فوت شود
اجابة آن خلوت ناقص گردد ودشوارتر شود وخطر عظیم نماید که بیم هلاکت
باشد درین باب اتفاق جمیع مشایخ است زیرا که شرط فاسد شود مشروط نیز فاسد شود
وقال بعضهم من دخل الخلوة معلولا فی دخوله دخل علیه الشیطان وسول
له انواع الطغیان وامتلاء من الغرور فظن انه علی حسن الحال وقد دخلت
الفتنة علی قوم دخلوا الخلوة بغیر شرطها وقال الشیخ المحقق رکن الدین علاء
الدوله سمنانی قدس سره چون اهل روزگار لب بام وآواز شنیدند تا گویند که
فلان چنین درخلوت نشسته است وشرائط آن قیام نه نماید لاجرم خلوت او از سه چیز
بیرون نیست یا در عجب وغرور افتد یا در کفر وزندقه فرو نشیند یا خود نهجیان که در
خلوت نشسته بود بیرون برآید فاذا دخل فیها مع شرایطها فیشاهد ما لا یحصل مشاهدته
فی الدنیا اذا کان کذلک فعلیک برعایة الادب سرا وعلانیة عند الله وعند الناس
وقال علیه السلام ادبنی ربی فاحسن تادیبی وقال الشیخ شهاب الدین رحمة الله
علیه اجعل عملک ملحا والادب دقیقا وقال عبد الله بن المبارک رحمه الله ادب

الخدمة اعز من الخدمة وقيل التصوف كله ادب وقال الجنيد رحمه الله
اتفق مشائخ الطريق على ان من وصل وصل بالادب ومن انقطع انقطع بترك
الادب اللهم ارزقنا رعايت حسن الادب وحكى عن ابى عبيد القاسم بن سلام
قال دخلت مكة فكنت ربما اقعد بحذاء الكعبة وربما كنت استلقى
واحد رجلى فجاءتنى عائشة الملكية فقالت يا ابا عبيد يقال انك من اهل العلم
اقبل منى كلمة لا تجالسه الا بالادب والا فيمحى اسمك من ديوان القرب قال
ابو عبيد وكانت من العارفات وقال الجلاجلى البصرى التوحيد يوجب الايمان
فمن لا ايمان له لا توحيد له ولا ايمان له والايمان يوجب الشريعة فمن لا شريعة
له لا ايمان له ولا توحيد له والشريعة توجب الادب فمن لا ادب له لا شريعة له
ولا ايمان له ولا توحيد له قال عبد الله بن المبارك رحمه الله من تهاون بالادب
عوقب بحرمان السنن ومن تهاون بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن تهاون
عوقب بحرمان المعرفة وقال على رضى الله عنه لا شرف مع سوء الادب ؎

بی ادب مرد کی شود مهتر گرچه اورا جلالت نسب است ؂
با ادب باش تا بزرگ شوی که نتیجه بزرگی ادب است ؂

وقال الشیخ علی دقاق العبد یصل بطاعة الی الجنة وبادبه یصل الی الله
تعالی وقال شیخ علی حداو من لا ادب له لا شریعة له وقال شیخ الشیوخ
من لا ادب له لا ایمان له وقال انس بن مالك الادب فی العمل علامة القبول
وقال واحد من الصحابة رضی الله عنه الطاعة باب الله تعالی فلا تدخله الا
بالادب وقال سهل من لم یؤدب نفسه فی الدنیا فقد استوجب العذاب فی
العقبی الا ان یعف الله یا لکن مزعنه پیرادب درخلوت این است که هرگز در خلوت
پای دراز نکند وتکیه نکند چنانچه خواجه جوزی بست سال درخلوت بود پای دراز نکرد
وقال السری صلیت وروی لیلة من اللیالی ومددت رجلی فنودیت یا سری
کذالك تجالس الملوك فضممت رجلی وقلت وعزتك وقال الجنید فبقی ستین

سنة فامد رحله لیلا ولا نهارا وحکی ان حاتم الاصم قدم رجله الیسری عند
دخول المسجد فعیّر لونه وخرج مرعوبا الی خائفا وقدم رجله الیمنی وسئل
له فی ذلك فقال لو ترکت ادبا من اداب الدین خفت ان یسلبنی الله تعالی جمیع
ما اعطانی پس باید که شروط مذکوره واجب داند اگر از این شرائط یک شرط فوت شود فائدهٔ
خلوت بیاید ولذا قیل ؎ چل چله نشست صوفی ره یافت ✤ چل چله بهتر بود
زین چل چله ✤ واذا عمل المرید الصادق ذلك العمل مع شرائط المذکورة
اربعین یوما مستمرا انفتح له ابواب المکاشفات والمشاهدات من العوالم
الروحانیة لامحالة ثم اعلم انه ان لم تحصل الخلوة علی هذا الطریق فی تمام
السنة فعلیك بالاجتهاد وفی خلوة علی هذا الطریق کل سنة اربعین یوما او
شهرا لان مشائخ الطریقة قیدوا الخلوة بشهر او باربعین یوما لیمرّ فی ذلك علی
المتابعة فمن قال الی اربعین یوما تمسك بحدیث سوار بن مصعب عن ثابت
عن مسعود عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال من اخلص
لله اربعین صباحا ظهرت له ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه وبقوله تعالی
وَاِذْ وَاعَدْنَا مُوسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً نقل عن سفیان الثوری فیما روی احمد
بن حرب عن خالد بن یزید انه قال کان یقال ما اخلص عبد لله اربعین صباحا
الا انبت الله الحکمة فی قلبه وزهّده الله تعالی فی الدنیا ورغّبه فی الاخرة
وبصّره بلاء الدنیا ودوائها ورسول علیه الصلوة والسلام گفت هر که در مدت
عمر خود یکبار چله نشیند آتش دوزخ بر تن وی حرام شود ودر چله تاثیر بلیغ است
وحق تعالی گفت خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا وفرزند در شکم مادر
چهل کان روز نطفه گردد رسول علیه السلام والصلوة گفت هر که چهل روز از برای
خدای تعالی عبادت کند حق تعالی بدرجهٔ اولیا رساند وگفت علیه الصلوة والسلام
هر که چهل صباح برای خدای تعالی زنده دارد دریاهای علم در دل او بگشاید وازبان
او جاری گردد وپیغمبر علیه السلام چون چهل شب در وادی حرا مشغول بود جبرئیل

زبان نبوت بروی رسانید کذا فی انیس الواعظین و روی ان داؤد علیه السلام
لما ابتلی بالخطیئة خر لله ساجدا اربعین یوما و لیلة حتی اتاه الغفران من ربه
دولت نبوة صلعم بعد چهل سال میسر شد دیگر مفسران اسرار کلام الله ربانی
و محققان رب سبحانی در تفسیر قوله تعالی ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین
ثم جعلنا ه مضغة الی آخره چنین تحقیق نمودند که در خلوت سرای شیمه نطفه در ایام
اربعین بصورت عطا نموده شد علی هذا القیاس علقه در اربعین دیگر شکل مضغه پذیرد تا آخر
هم چنین و در حدیث شریف خلق احدکم لیجمع فی بطن امه اربعین یوما نطفة
ثم تکون علقة مثل ذلك ثم یکون مضغة مثل ذلك ومن قال بشهر استدل بحدیث
عائشة و جابر رضی الله تعالی عنه قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
جاور فی حراء شهرا فلا یخرج عن خلوته لانه الته قبض ولا بسا مسـ ـة
ولا لداعیته من دواعی الهوا بل یکون خروجه عن ضرورة فی الدین او فی الوضوء
و صلوة الجمعة ایضا قال الله تعالی و واعدنا موسی ثلثین لیلة و تجلس اکثر
المشائخ الکبار لاربعین لانه قال الله تعالی فتم میقات ربه اربعین لیلة
پس معلوم شد که راه روان را طلب خلوت گزیدن و باربعین نشستن و نسبت به
متابعت سالکان راه یقین و واصلان درگاه رب العالمین ضروریه و لا بدیه است
بدانکه بنا سلوک راه دین و وصول و مقامات یقین بر خلوت و عزلت و انقطاع
از خلق نهاده اند و جمله اولیا و انبیا در بدایت و اوائل حال خلوت گزیدند تا بمقصود رسیدند

آنها که پای در ره مولا نهاده اند + گام نخست بر سر دنیا نهاده اند +
آورده اند نشست بدین آشیان دهر پس چون فرشته روی بعقبی نهاده اند
آن طوطیان ره چو قدم برگرفته اند طوبی لهم که بر سر طوبی نهاده اند

وفی البخاری حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن
شهاب عن عروة بن زبیر عن عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها انها قالت
اول ما بدئ به رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من الصالحة فی النوم

فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء فكان يخلو بغار
حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله
ويتزود لذلك ثم يرجع الى خديجة رضي الله عنها فيتزود لمثلها حتى جاءه
الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
اقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلت ما انا بقارئ قال فاخذني
فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت وما انا بقارئ
فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ
فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك
الذي خلق خلق الانسان من علق حتى بلغ ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى
ترجف بوادره حتى دخل على اهله خديجة رضي الله تعالى عنها فقال زملوني
زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع الحديث وقال الله تعالى واذا كان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مع تحقيقه بهذه الصفات الحسنة و
عصمة الله تعالى له من هذه الآفات لم يأمن على نفسه فكيف نص لاحد ان يطمع
في القرب الى الله تعالى والاخذ عنه بغير الخلوة والارتياض مع ملابسة
الاخلاق الذميمة فكل مريد يعلم ان الخلوة والعزلة امر جاء في الشرع و
ليس بحرام فالاعتراض لماذا وقوله تعالى عن ابراهيم عليه السلام اني
ذاهب الى ربي سيهدين والذاهب الى الله تعالى هي الخلوة وقوله تعالى
فلما اعتزلهم فالعزلة هي الخلوة وفي قصة مريم عليها السلام كلما دخل عليها
زكريا المحراب وجد عندها رزقا فالمحراب هي الخلوة وكذا داؤد وسليمان
عليهما السلام كان لهما خلوة واعتزل عن الناس وهو قوله تعالى وخر
راكعا واناب فالعاقل الكيس الذي لا يترك الخلوة لان اصلها صحيح بتعبد
النبي صلى الله عليه وآله وسلم في غار حراء ولا يخفى ان حبس الحواس شرط
للمبتدئين اما المنتهون فلا يضرهم الكثرة ومخالطة الناس لانه حصل